عرفان بہجت

علماء وشاگردوں کی زبانی

مؤلف

ڈاکٹر رضا باقی زادہ گیلانی

مترجم

مولانا ذوالفقار علی سعیدی سولنگی

ناشر

جامعہ فاطمیہ (س) شاہ اللہ دتہ۔ اسلام آباد۔ پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ---------------------------------- عرفان بہجت علماء وشاگردوں کی زبانی

مؤلف ---------------------------------- ڈاکٹر رضا باقی زادہ گیلانی

مترجم ---------------------------------- مولانا ذوالفقار علی سعیدی

نظر ثانی ---------------------------------- حجۃ الاسلام سید احمد نقوی

سن اشاعت ---------------------------------- 2017ء

طبع ---------------------------------- دوم

کمپوزنگ ---------------------------------- قائم گرافکس، جامعہ علمیہ، ڈیفنس فیز ۴، کراچی

ناشر ---------------------------------- جامعہ فاطمیہ (س) شاہ اللہ دتہ۔ اسلام۔ پاکستان

ہدیہ ---------------------------------- روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

اسلام آباد۔ پاکستان

فون نمبر: 0333-5234311

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

قائد ملت جعفریہ پاکستان

حضرت علامہ شہید عارف حسین الحسینی

کے نام

جنہوں نے ملک کے قریہ قریہ اور گاؤں گاؤں میں

حسینی پیغام پہنچایا

اور اپنے اجداد کی طرح

اسی راہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

(ذوالفقار علی سعیدی سولنگی)

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

فہرست کتاب

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْمَعْصُوْمِیْنَ.

اما بعد! اسلام میں علم کی بہت زیادہ اہمت وفضیلت ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مردوں اورعورتوں پر حصول علم کوفرض قرار دیتے ہوئے ارشادفرمایاہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلَی كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ.[1]

علم حاصل کرنا تمام مسلمان مردوں اورعورتوں پر واجب ہے۔

ایک اورمقام پرآپؐ نےفرمایا:

إِنَّ الْعِلْمَ حَیَاةُ الْقُلُوبِ مِنَ الْجَهْلِ، وَ ضِیَاءُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلْمَةِ، وَ قُوَّةُ الْأَبْدَانِ مِنَ الضَّعْفِ.[2]

بے شک علم دلوں کی زندگی اور جہالت سے نجات کا باعث ہے۔

[1] مصباح الشریعۃ/ 13، المحاسن/ ج 1 / 225 / باب 13، الکافی (ط-الاسلامیۃ)/ ج 1 / 31

[2] الامالی (للطوسی)/ النص/ 488 / [17]،منیۃ المرید/ 109 / 3،عدۃ الداعی ونجاح الساعی/ 73

Presented by Ziaraat.Com

(علم) تاریکی میں آنکھوں کا نور ہے اور جسم کو ضعف و ناتوانی میں قوت عطا کرتا ہے۔

حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے کہا:

اے میرے بیٹے! ہمیشہ علما کی مجلس میں رہا کرو اور حکما کی باتیں سنا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نورِ حکمت کے ذریعے مردہ دلوں کو زندگی عطا فرماتا ہے جس طرح وہ تیز بارش کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔[۱]

اعلام الدین صفحہ ۲۷۲ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ لقمانؑ نے اپنے فرزند سے کہا:

"علماء کے ساتھ رہو، ان کے قریب جاؤ، ان کے ساتھ بیٹھو اور ان کے گھر جا کر ان کی زیارت کرو کہ شاید تم بھی ان کے جیسے بن کر ان میں شمار ہونے لگو، ان کے صالح افراد کے ساتھ بیٹھو تا کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں کسی رحمت سے نوازے تو تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ، اگرچہ تم برے ہی کیوں نہ ہو۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وُزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَاءِ الشُّهَدَاءِ، فَيُرَجَّحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ.[۲]

"جب قیامت کا دن ہوگا تو علما (کے قلم) کی روشنائی کا خون شہداء کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا اور علما کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون پر

[۱] المعجم الکبیر جلد ۸ صفحہ ۱۹۹، حدیث ۷۸۱۰

[۲] الامالی (للطوسی) / النص / 521 / [18]

Presented by Ziaraat.Com

برتری لے جائے گی۔“

علم عمل کے لئے مقدمہ ہوتا ہے حقیقی عالم اسے کہتے ہیں جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَالِمَ مَنْ يَعْمَلُ بِالْعِلْمِ وَإِنْ كَانَ قَلِيلَ الْعَمَلِ [1]

”عالم وہ ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگرچہ اس کا عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔“

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عباس کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”اے ابن عباس! جو شخص علم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اندھا محشور کرے گا۔“ [2]

امیرالمومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

”(ایمان) دل کے ذریعے تصدیق، زبان کے ذریعے اقرار اور اعضاء و جوارح کے ذریعے عمل انجام دینا ہے۔“ [3]

آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا علم و عمل

جب بھی آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا نام آتا ہے تو علم و عمل خود بخود ذہن میں در آتا ہے

---

[1] ثواب الاعمال و عقاب الاعمال/ النص/ 293

[2] مکارم الاخلاق: ج ۲، ص ۳۴۸، ح ۲۶۶۰

[3] الامالی طوسی: ص ۲۸۴، ح ۵۵۱

Presented by Ziaraat.Com

آپ علم و عمل میں بہت بلند مقام پر فائز تھے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین نائنی کہتے ہیں کہ آپ سے جب بھی کوئی دستور العمل کا تقاضا کرتا تو آپ اسے ہر اس بات پر عمل کرنے کا حکم دیتے جو اسے معلوم ہوتی تھی۔

ایک شخص نے آغا سے عرفان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

"عرفان یہ ہے کہ جو جانتے ہو اس پر عمل کرو اور اسے نظر انداز نہ کرو۔"[1]

ایک اور شخص نے آپ سے پوچھا کہ زیادہ سے زیادہ قرب خدا کے حصول اور معنویات کی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ تو آپ نے اسے جواب دیا:

"بلند مقامات تک رسائی کے لئے اگرچہ تم ہزار سال ہی عمر کیوں نہ پاؤ، اعتقاد اور عمل میں ترک معصیت اور اول وقت میں نماز پڑھنا کافی اور وافی ہے۔"

آپ کے شاگرد استاد رضا خسرو شاہی نقل کرتے ہیں کہ ایک دن آغا نے فرمایا:

"بے عمل عالم دوسروں کو روشنی دینے اور خود کو جلانے والے چراغ کی مانند ہوتا ہے۔"

یعنی آپ بے عمل عالم کو خود کو آگ لگا کر جلا دینے والے شخص کی طرح سمجھتے تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ آغا فرماتے تھے:

"اگر سب لوگ جتنا جانتے ہیں اس پر عمل کرتے تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا۔ یعنی اگر وہ واجبات انجام دیں اور محرمات سے دور رہیں اور حتی الامکان مستحبات پر عمل کریں تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

---

[1] آیت اللہ بہجت کی نصیحتیں: ۸۸

Presented by Ziaraat.Com

اب ہم اس مبارک صحیفہ کی طرف آتے ہیں کتاب "بہجت عارفان در حدیث دیگران" شیخ الفقہاء جمال العارفین حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں علمائے کرام، آغا کے شاگردوں اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے انٹرویوز اور بیانات کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کی تیاری کے لئے مصنف نے بہت محنت کی ہے خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے) امید ہے کہ ہماری یہ کوشش اردو زبان کے قارئین کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ ترجمہ آسان، عام فہم اور سلیس اردو میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے البتہ اس بات کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کریں گے کہ ہم مفاہیم ومطالب منتقل کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

آخر میں حجۃ السلام والمسلمین الحاج قبلہ سید احمد نقوی صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر واشاعت میں بھرپور تعاون کیا۔ ساتھ ہی ساتھ محترم مولانا مجاہد حسین حرؔ صاحب بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کمپوزنگ اور متعلقہ امور کے سلسلے میں میرا ساتھ دیا۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

العبد

ذوالفقار علی سعیدی سولنگی

مدیر

جامعۃ المہدیؑ سادات محلہ ڈھاڈر ضلع بولان بلوچستان

E-mail: saeedipk@hotmail.com

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

جی ہاں! تاریخ کے نشیب و فراز میں علمائے کرام ہی امانت الٰہی اور تعلیمات اہلبیت علیہم السلام کے حامل اور شیعت کی سرحدوں کے محافظ رہے ہیں۔ تشیع کی بقا ہر چیز سے زیادہ ان کی کوششوں اور محنتوں کی بدولت ہے۔

علمائے کرام سالہا سال دینی مدارس میں حصول علم اور تہذیب نفس میں مصروف رہنے کے بعد معنویت کے عظیم مقام پر پہنچ کر لوگوں کی سعادت اور ہدایت کا چراغ اپنے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں۔

شیخ الفقہاء جمال العارفین آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد تقی بہجت ان علمائے کرام میں سے ہیں جو اپنی عمر حصول علم، تہذیب نفس، عرفان سیر وسلوک اور عظیم مقام پر پہنچنے کے بعد معاشرہ میں تعلیمات دین پھیلانے میں مصروف رہے۔

ہم اپنی پہلی کتاب "برگی از دفتر آفتاب" میں حضرت عالی کے پر نور وجود کے بارے میں بیان کر چکے ہیں اب ہم اس "فریاد گر توحید" کے روحانی ومعنوی ساتھیوں کی طرف چل کر ان کے شاگردوں اور دوستوں سے ان کے عظیم نظریات سنتے ہیں بہ الفاظ دیگر کتاب

Presented by Ziaraat.Com

"بہجت عارفان در حدیث دیگران" میں اس عظیم ہستی کی شخصیت کے مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا آغاز کلامی از نور آیت اللہ بہجت اور حضرت عالی کے بارے میں دوسرے لوگوں کے نظریات کا مجموعہ ہے۔

حديثه او حديثه عنه يَطْرِبُنِي.

امید ہے کہ ہماری یہ کوشش طالبان ہرٔدایت کے لئے رہنما ثابت ہوگی اور محبوب کی طرف ان کی رہنمائی کرے گی۔ "وهو الهادی"

آخر میں نہایت عجز و انکساری کے ساتھ ان تمام بزرگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنے انٹرویوز اور بیانات کے ذریعے اس مجموعہ کی تشکیل میں ہمارا ساتھ دیا۔ اسی طرح آیت اللہ العظمیٰ بہجت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی آمادگی کے سلسلے میں اپنے مفید مشوروں کے ذریعہ میری رہنمائی کی۔

اپنی اہلیہ اور اپنے فرزند (محمد آغا) کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے مختلف کیسٹوں سے مطالب نکالنے اور کتاب کی پروف ریڈنگ میں میری مدد کی۔

ساتھ ہی انتشارات زائر آستانہ مقدسہ حضرت فاطمہ معصومہؑ کے تمام کارکنوں کا بھی شکر گزار ہوں۔

والحمد للہ رب العالمین

رضا باقی زادہ گیلانی

محرم الحرام ۱۴۲۱ھ بمطابق بہار ۱۳۷۹ شمسی ہجری

گفتار اول

بیانات

حضرت آیت اللہ سید عباس کاشانی (دام ظلہ العالی)

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ سید عباس حسینی کاشانی کے مختصر حالات زندگی

علامہ سید عباس حسینی کاشانی کا حسب ونصب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے ملتا ہے، آپ صاحب قلم، محقق، عالم، فاضل، فقیہ، دانشور اور گمنام متکلم ہیں۔

آپ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ ق کو بیت علم وتقوی وفضلیت میں پیدا ہوئے اور اپنے والدگرامی علامہ سید علی اکبر حسینی کاشانی کے تحت ترتیب رہے آپ نے مقدمات اور ادبیات کو اپنے والدگرامی کے پاس پڑھا اور کربلا کے اساتید اور مدرسین: الحاج شیخ جعفر مدرس رشتی حائری، آیت اللہ سید محمد طاہر مولوی بوشہید موسوی بوشہری المعروف بحرینی، مرحوم علامہ سید نورالدین جزائری اور دیگر سے سطوح کا علم حاصل کیا۔

اور پھر مزید تعلیم کے لئے سامرا کی طرف عازم سفر ہوئے اور وہاں دو سال تک آیت اللہ مرزا محمود شیرازی، مرزا حبیب اللہ اشتہاردی، علامہ شیخ محمد تبریزی اور (اپنے چچازاد) علامہ کبیر سید نصر اللہ کاشانی کے پاس حصول علم میں مصروف رہے۔

والدگرامی کی وفات کے بعد کربلا معلیٰ گئے اور کربلا کے آیات عظام: الحاج شیخ محمد رضا جرقویہ ای اصفہانی، شیخ محمد خطیب، سید محمد حسن (المعروف الحاج آغا میر) الحاج سید زین العابدین کاشانی اور آیت اللہ العظمیٰ میلانی سے استفادہ کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۳۵٦ ہجری شمسی میں نجف اشرف کی طرف عازم سفر ہوئے اور نجف کی آیات عظام: حمامی، مرزا حسن یزدی اور مرزا عبدالہادی شیرازی سے کسب فیض کیا۔ آپ کی عمر پچیس سال نہیں ہوئی تھی کہ آپ درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔

اور دینی وروحانی خدمات میں مصروف ہوگئے آپ ذوالحج ۱۳۹۱ھ تک سطوح، عالیہ کی تدریس میں مصروف رہے اسی دوران آپ عراقی حکومت کے ظلم وستم کی وجہ سے ایران کی طرف عازم سفر ہوئے اور قم المقدس میں قیام کیا (قم میں آپ) فقہ و اصول اور دیگر علوم کی تدریس اور تصنیف وتالیف میں مصروف ہوگئے۔

آپ کے پاس نجف اور قم کے گزشتہ اور موجودہ اکثر مراجع عظام کے اجتہادی اور روایاتی اجازات موجود ہیں۔

آپ کی تالیفات وتصنیفات میں سے (بعض شائع ہوچکی ہیں اور بعض شائع نہیں ہوئیں) آپ نے درج ذیل کتابیں تالیف کی ہیں:

۱۔ مصابیح الجنان
۲۔ فرائض الاسلام
۳۔ ارث الشیعہ
۴۔ ارشاد اہل القبلہ
۵۔ الرضوان فی تفسیر القرآن
٦۔ فقہ الشیعہ
۷۔ الحجاب فی الاسلام
۸۔ منہاج الحاج
۹۔ الجہاد فی الاسلام۔ وغیرہ

آپ نے مندرجہ ذیل مطالب اپنے بیت الشرف میں بیان فرمائے اور انہیں قلم بند کرکے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

آپ لوگوں نے مجھ سے اسوۂ علم وعمل، زہد وتقویٰ اور نزاہت وفضلیت یعنی حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کے بارے میں پوچھا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

اس عمل کی وجہ سے اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

بندہ اپنی مصروفیات کے باوجود آپ کی خدمت میں حضرت عالی کے حالات زندگی کا خلاصہ عرض کرتا ہوں:

آیت اللہ بہجت مرجع عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن اصفہانی (اعلی اللہ مقامہ) کی مرجعیت کے زمانے میں نجف اشراف میں بلند مرتبہ اساتذہ کے پاس مصروف درس رہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس زمانے میں چند بزرگ اپنی اوسط جوانی میں اس مقدس حوزہ کے محنتی طلاب شمار ہوتے تھے ان میں عالم عامل، زاہد ناسک، متہجد ورع حضرت شیخ محمد تقی فومنی (ادام اللہ للاسلام ذخراً والمسلمین لوذًا) بھی شامل تھے۔

واقعاً آپ کا شمار اس حوزہ کے صاحب افتخار علماء میں ہوتا تھا اور حوزہ کے بہت سے فاضل آپ پر رشک کرتے تھے۔

آپ حصول علم، کسب فنون اور سلوک و رفتار میں واقعاً کم نظیر تھے اور مرحوم سید اعظم امام اصفہانی (عطر اللہ مرقدہ) کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے

اس طرح حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا شمار حوزہ کے فاضل علما میں ہوتا تھا۔

ایک دن میں سید الموحدین امیر المومنین علیہ السلام کے حرم مطہر میں داخل ہوا وہاں میری ملاقات اپنے استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ سید احمد اشکوری (رفع اللہ فی الخلد مقامہ) سے ہوئی وہ بہت نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔

میں نے ان کی خدمت میں تحیت وسلام پیش کیا اتنے میں اچانک حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ بہجت رحمۃ اللہ علیہ بھی حرم میں داخل ہوئے اور کسی کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہایت تواضع اور انکساری کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں مصروف ہو گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

اسی دوران ہمارے استاد بزرگوار نے فرمایا: میں ان کی زیارت سے بہت لذت محسوس کرتا ہوں اور مجھے ان پر بہت رشک آتا ہے واقعاً یہ جوان عالم و فاضل اور صاحب ورع وتقویٰ زاہد ہیں۔

نیز علوم آل محمد علیہم السلام کے حصول میں جدّیت کے ساتھ کوشاں ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حوزہ میں اس طرح کی جلیل القدس شخصیات میں اضافہ فرمائے گا۔"

اور پھر کہنے لگے: "سید بزرگوار (حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن اصفہانی، انار اللہ برھانہ) ان (آیت اللہ بہجت) سے بہت محبت کرتے ہیں اور ان کی بہت تعریف و تمجید کرتے ہیں"۔

ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ "آپ سہم امام زمانؑ استعمال نہیں کرتے تھے بعض فاضل علمانے بھی اس بات کی تائید کی ہے"

نیز مجھ سے ایک فاضل عالم نے نقل کیا ہے کہ اگرچہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کیلئے ضروری نہیں تھا کہ آپ عالم زاہد ناسک مرحوم شیخ طالقانی کے درس اخلاق میں شریک ہوتے لیکن آپ احتراماً ان کے درس اخلاق میں جاتے تھے اس طرح آپ علماء اور بزرگان کا احترام کرتے تھے یہ وہ صفت تھی جو آپ کی سیرت میں واضح نظر آتی ہے۔

نیز بہت سے بزرگ بھی آپ کا احترام کرتے تھے من جملہ زاہد ناسک حضرت آیت اللہ قاضی (قدس سرہ القدوسی) آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔

میرے ایک فاضل دوست نے مجھ سے نقل کیا ہے کہ ایک دن ہم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن اصفہانی کی خدمت میں موجود تھے۔

عالم اسلام میں کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے ایسے علماء بہت کم پائے جاتے ہیں اتنے میں اچانک آیت اللہ بہجت تشریف لائے آغا اصفہانی کی ان پر نظر پڑی تو آپ نے

Presented by Ziaraat.Com

کھڑے ہو کر ان کا احترام کیا۔

ہمارے وہ دوست کہتے تھے کہ میں نے بہت کم دیکھا ہے کہ آغا سید کسی کے ساتھ اس طرح پیش آئے ہوں۔

حضرت آیت اللہ تقی بحر العلوم (جن کا شمار نجف اشرف کے مشہور علماء اور مراجع میں ہوتا تھا آپ جمعرات اور جمعہ کے دن، درس اخلاق اور درس تفسیر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دو دن ایام تعطیل میں، ایام تحصیل ہیں)۔

ایک دن آپ نے درس کے درمیان میں فرمایا: آج کل طلاب کے پاس سہولیت بہت زیادہ ہیں لہٰذا آپ کو چاہئے کہ محنت کریں اور جدیت کے ساتھ مصروف درس رھیں۔

چند ایسے افراد ہیں جو لگن کے ساتھ اچھی طرح حصول علم میں مصروف رہتے ہیں انہوں نے چند طلاب کے نام لئے ان میں شیخ محمد تقی فومنی کا نام بھی شامل تھا۔

اسی طرح میں نے ایک بزرگ سے سنا ہے کہ مجھے آغا بہجت کے زہد وتقویٰ اور ان کی زحمتوں میں مرجعیت نظر آتی ہے۔

یہ وہ مختصر احوال ہیں جو مجھے کو تقریباً پچاس سال سے اس الٰہی مرد، مجتہد اعظم، صاحب زہد جامع معقول ومنقول، علامہ، جامع اصول وفروع اور عظیم الشان اور رفیع الدرجہ مجتہد کے بارے میں یاد ہیں۔

میں نے اس عظیم الشان شیعہ مجتہد کے مفصل حالات زندگی کتاب معجم اعلام الشیعہ میں تحریر کئے ہیں امید ہے کہ (یہ کتاب) عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوگی۔

اَدَامَ اللّٰہُ بَرَکَاتِ وُجُوْدِ شَیْخِنَا الْمُبَجَّلِ وَ مَرْجَعَنَا الْعَظِیْمِ لِخِدْمَۃِ الدِّیْنِ الْحَنِیْفِ وَالْمَذْھَبِ الشَّرِیْفِ اِنَّہُ الْمُوَفِّقُ وَ الْمُعِیْنُ.

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

گفتار دوم

انٹرویو

حضرت آیت اللہ مصباح یزدی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ مصباح یزدی کے مختصر حالات زندگی

آیت اللہ مصباح ۱۳۰۳ھ میں یزد (ایران) کے ایک شہر میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۴ہجری شمسی میں حوزہ علمیہ یزد میں داخلہ لیا آپ (یزد میں) بعض حوزوی دروس پڑھنے کے بعد ۱۳۳۰ہجری شمسی میں نجف اشرف کی طرف عازم سفر ہوئے لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے زیادہ عرصہ نجف میں نہ رہ سکے اور دوبارہ ایران تشریف لائے اور ۱۳۳۱ہجری شمسی میں حوزہ علمیہ قم میں داخل ہوئے۔

آپ نے مکاسب اور کفایہ آیت اللہ شیخ مرتضی حائری کے پاس پڑھی اور خارج فقہ و اصول میں آیات عظام: بروجردی، امام خمینی اور اراکی سے مستفید ہوئے تقریباً دس سال آیت اللہ العظمیٰ بہجت سے استفادہ کیا اور تقریباً دس سال علامہ طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ کے درس تفسیر و فلسفہ میں شرکت کی اور پھر مدرسہ حقانی میں تدریس کرنے لگے۔

۱۳۵۵ہجری شمسی میں آپ کی (نظارت اور) مسئولیت میں "مؤسسۂ در راہ حق" کا تعلیمی شعبہ فعال ہوا اور اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد آپ نے علمی اور تحقیقی امور میں ترقی کے لئے "مؤسسۂ آموزشی اور پژوہشی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ" کی بنیاد رکھی۔

آپ کی بہت سی کتابیں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جا رہا

Presented by Ziaraat.Com

ہے: معارف قرآن، جامعہ و تاریخ از دیدگاہ قرآن، اصول عقائد، اخلاق در قرآن، حکومت اسلامی و ولایت فقیہ دروس فلسفہ، اخلاق اور آموزش فلسفہ وغیرہ۔

مورخہ ۱۳۷۷۔ ۲۔ ۱۸ (ایران میں رائج شمسی تاریخ) کو جمہوریہ اسلامی ایران کی میڈیا نے آپ سے یہ انٹرویو لیا تھا صاحب کتاب نے اس کی ریکارڈنگ حاصل کر کے قلمبند کیا ہے۔

انٹرویو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

اولیاء اللہ کی زندگی تمام انسانوں کیلئے بہترین نمونہ ہے اس میں غور وفکر کر کے اس کے مختلف پہلوؤں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ درحقیقت ان کا وجود خدا کے بندوں کی تربیت کیلئے خدا کی عظیم نعمت ہے۔

عصر حاضر میں حضرت آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ ان (نورانی) شخصیات میں سے ایک ہیں آپ مختلف جہات سے لوگوں کے لئے نمونۂ عمل ہیں۔

آیت اللہ سے بہجت سے میری آشنائی

میں اس وقت آپ سے آشنا ہوا جب میں ۱۳۳۱ سنہ ہجری شمسی میں قم آیا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۳۳۲ء میں جب ہم مدرسہ حجتیہ میں رہتے تھے اس وقت آپ کا گھر مدرسہ حجتیہ کے پہلو میں تھا جس کی وجہ سے تقریباً روزانہ راستہ میں اور حرم میں آپ کی زیارت

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی تھی آپ کا نورانی چہرہ تمام دیکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا آپ کا اٹھنا بیٹھنا اور حرکات وسکنات اپنی طرف جلب کرتے تھے آپ کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی خاص معنوی فضا میں رہتے بسر ہیں اور آپ ایسے عظیم مطالب کی طرف متوجہ رہتے ہیں جن کی طرف کوئی اور متوجہ نہیں ہوتا۔

نیز آپ کا عبادات، سحر خیزی، زیارت حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا اور دیگر عبادات کا پابند ہونا وہ چیزیں جنہیں دیکھ کر ہر کوئی آپ کی طرف متوجہ ہو جاتا تھا مخصوصاً وہ لوگ جو خود سازی کیلئے کسی نمونہ کی تلاش میں رہتے ہیں تا کہ اس کے مطابق زندگی بسر کریں۔

وہ چیز جوان عوامل میں اضافہ کرتی ہیں وہ آپ کی مخصوص توجہ اور نفوذ کرنے والی نگاہیں ہیں جو بعض اوقات بعض افراد میں مائل کرنے والے جاذبہ کی طرح اثر کرتی ہیں۔

بہر حال آپ کی ان خصوصیات نے ہمیں آپ کو اور آپ کی خوبیوں کو جاننے کی طرف مائل کیا جس کی وجہ سے ہم نے اپنے دوست واحباب اور ان لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی جن کے بارے میں ہمیں احتمال تھا کہ وہ معظم لہ سے مانوس ہیں اپنی تحقیقات سے ہمیں معلوم ہوا کہ معظم لہ علمی لحاظ سے بھی ممتاز ہیں اور معنوی لحاظ سے بھی ہم نے جناب عالی سے آپ کے گھر جا کر آپ کی نصیحتوں سے مستفید ہونے کی اجازت لی۔

جیسا کہ پہلے عرض ہو چکا ہوں کہ اس وقت آپ مدرسہ حجتیہ کے پہلو میں کرایہ کے مکان میں رہتے تھے اور پھر خیابان چہار مردان کی ابتدا میں کرایہ کا مکان لیا۔

ظاہراً اس گھر کے صرف دو کمرے تھے ہم جس کمرے میں جناب عالی سے مستفید ہوتے تھے اس میں پردہ نصب تھا اور پردے کی دوسرے طرف آپ کے اہل خانہ رہتے تھے آپ بہت سادہ زندگی گزارتے تھے جو تکلف سے دور اور عالم نورانیت اور معنویت سے مربوط تھی۔

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ بروجردیؒ کے درس میں آغا بہجتؒ کی شناخت

سنا ہے کہ آپ اس وقت سے آیت اللہ بروجردی کے لائق شاگردوں میں شمار ہوتے تھے جب سے انہوں نے قم میں درس شروع کیا تھا آپ آیت اللہ بروجردی کے درس میں اعتراض کرنے کے حوالے سے مشہور ہیں کیونکہ عام طور پر جو اساتذہ درس خارج دیتے ہیں ان کے شاگردوں میں بہت کم تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو سب سے زیادہ مطالب ضبط کرتے ہیں اور ان کے ذہن میں جو اعتراض آتے ہیں انہیں بیان کرکے ان کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں تاکہ مسائل مکمل طور پر حل ہو جائیں آیت اللہ بروجردی کے درس میں آپ بھی ایسے ہی شاگردوں میں سے تھے ہم نے اس وقت تک درس سمجھا تک نہیں تھا اور آپ (آیت اللہ بہجت) آغا بروجردی کے درس میں لائق فضلا کے عنوان سے پہچانے جاتے تھے۔

آیت اللہ بہجتؒ کی شاگردی

سب سے پہلے جس چیز نے ہمیں آپ کی طرف مائل کیا وہ آپ کی معنویت اور روحانیت ہے اور پھر ہمیں معلوم ہوا کہ "معظم لہ علم و فقاہت میں بھی عظیم درجہ پر فائز ہیں" لہٰذا ہم کوشش کرنے لگے کہ آپ کے پاس بھی ہمارا درس ہو تاکہ ہم اس کے ذریعے آپ کے علم سے بھی مستفید ہوں اور روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر روحانی اور معنوی کمالات سے بھی بہرہ مند ہوں۔ ہم نے اپنے بعض دوستوں کے ساتھ آپ کے پاس کتاب طہارت شروع کی۔

ابتدا میں ہم مدرسہ فیضیہ کے ایک کمرہ میں پڑھتے تھے اور پھر ایک دو سال مدرسہ

Presented by Ziaraat.Com

خان میں پڑھا جسے آجکل مدرسہ مرحوم آیت اللہ بروجردی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جب آپ کی طبیعت ناساز گار ہوگئی تو آپ کے بیت الشرف میں پڑھنے لگے۔

بہرحال ہم نے طہارت، مکاسب اور خیارات کا ایک دورہ آپ کے پاس پڑھا (یہ سلسلہ) مجموعاً تقریباً پندرہ سال تک جاری رہا۔

طریقہ تدریس

ہمیں آپ کے درس میں جو چیزیں ملتی تھیں وہ دیگر دروس میں بہت کم ملتی تھیں آپ مطالب بیان کرتے وقت کوشش کرتے تھے کہ پہلے شیخ انصاری کی کتاب سے مسئلہ بیان کریں اور اگر کسی مسئلہ میں دقت کی ضرورت ہوتی تو دیگر علماء مخصوصاً صاحب جواہر اور طہارت کی بحث میں مرحوم الحاج رضا ہمدانی سے (اس کی وضاحت) نقل کرتے اور آخر میں ضرورت ہوتی تو اپنا نظریہ بھی بیان فرماتے تھے۔

یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے انسان کسی خاص موضوع پر عظیم اساتذہ کے نظریات سے باخبر بھی ہوجاتا ہے اور وقت بھی بچ جاتا ہے البتہ دیگر اساتذہ بھی بہت اچھا درس دیتے تھے جو شاید ابتدائی طلاب کیلئے بہت مفید ہوتا تھا کیونکہ وہ ہر استاد کی بات جداگانہ بیان کرتے تھے لیکن اس طرح مطالب بیان کرنے میں وقت زیادہ لگتا ہے اور مطالب کا تکرار بھی ہوتا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ وہ نکات جو ہم درس کے دوران جناب عالی سے حاصل کرتے تھے ان میں بعض ایسے نکات بھی شامل ہوتے تھے جو اپ نے اپنے استاتذہ سے سنے تھے۔ وہ بہت قیمتی، عمیق اور کابل غور مطالب ہوتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ بہجتؒ کے اساتذہ

آپ نے فقہ میں مرحوم آیت اللہ شیخ محمد کاظم شیرازی سے بہت استفادہ کیا، جو نجف اشرف کے برجستہ اساتذہ اور مرحوم آیت اللہ محمد تقی شیرازی کے شاگردوں میں سے تھے اور اصول میں مرحوم آیت اللہ نائینی اور مرحوم آیت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانی سے مستفید ہوئے۔

آپ نے مرحوم اصفہانی سے جو استفادہ کیا اس کی مدت بھی زیادہ تھی اور ان سے آپ نے جنبی استفادہ بھی کیا۔ مرحوم اصفہانی کے عمل و کردار نے بھی آپ پر بہت اثر ڈالا کیونکہ آپ بعض اوقات ان کی کچھ باتیں نقل کرتے تھے اور ہمیں وہ باتیں آپ کے عمل و کردار میں نظر آتی تھیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی معنوی شخصیت کی تشکیل میں اس استاد کا گہرا اثر تھا۔

مجھے یاد ہے کہ آپ (اپنے اس استاد کے بارے میں) فرماتے تھے: ”جب کوئی شخص آیت اللہ شیخ محمد حسین کی علمی خدمات کو دیکھتا تو سمجھتا کہ آپ دن رات، صرف مطالعہ اور تحقیق کرتے ہیں اور کوئی اور کام نہیں کرتے اور جب اسے آپ کی عبادات کے بارے میں معلوم ہوتا تو وہ سمجھتا کہ آپ عبادتوں کے علاوہ کچھ نہیں کرتے ہیں۔“

مجھے بھی یاد ہے کہ آپ اپنے استاد کی علمی فعالیت بیان کرتے ہوئے ان کی ایک داستان نقل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مرحوم آیت اللہ شیخ محمد حسین فرماتے تھے: میں نے صاحب کفایہ مرحوم خراسانی کے پاس تیرہ سال درس پڑھا ان تیرہ سالوں میں، ایک رات میں ان کے درس میں نہ جا سکا (ظاہراً مرحوم آخوند خراسانی رات کے وقت درس دیتے تھے) اس رات میں زیارت کیلئے کاظمین علیہ السلام گیا تھا اور بعض مشکلات کی وجہ سے درس میں نہ پہنچ سکا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

واپس آتے وقت سوچنے لگا کہ آج رات استاد نے درس میں کیا بیان کیا ہوگا اور پھر درس کے بارے میں جو باتیں میرے ذہن میں آئیں انہیں لکھ دیا

نجف واپس آنے کے بعد اپنے دوستوں کے پاس گیا اور ان سے درس کے بارے میں پوچھا، ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ تقریباً وہی مطالب بیان کر رہے تھے جو میں نے سوچ کر لکھے تھے میری تحریر میں تقریبا کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے انہوں نے بیان کیا ہو اور میں نے لکھا ہو۔

وہ بزرگ اتنے اہل علم تھے کہ جب استاد کے درس میں نہ جاتے تو سوچ کر ان کا درس لکھ دیتے تھے اس کے باوجود ان سے استاد کا ایک درس بھی نہ چھوٹا جہاں تک مجھے یاد ہے آپ فرماتے تھے: "مرحوم (آیت اللہ) شیخ محمد حسین نے پورے تیرا سال مرحوم آخوند کے درس میں شرکت کی تھی۔"

ان کی ایک اور علمی کاوش جو بہت مشہور ہے، مکاسب کا حاشیہ ہے، یہ مرحوم شیخ انصاری کی (کتاب) مکاسب پر لکھے جانے والے عمیق ترین حاشیوں میں سے ہے (نیز ان کی ایک اور کاوش) کفایہ کا حاشیہ بھی ہے انہوں نے یہ سب ستائیس (۲۷) سال کی عمر میں تحریر کیا اگر کوئی شخص اس علمی درجہ تک پہنچنا چاہے تو شاید پچاس ساٹھ سال تک بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکے گا۔

یہ آیت اللہ شیخ محمد حسین کی علمی فعالیت تھی جسے آیت اللہ بہجت بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے: "آپ ان علمی کاوشوں کے ساتھ ساتھ عبادات کے اتنے پابند تھے کہ جب کوئی (آپ کی) عبادتوں کو دیکھتا تو سمجھتا کہ آپ عبادتوں کے سوا کچھ نہیں کرتے روزانہ زیارت عاشورہ اور نماز جعفر طیار پڑھنا آپ آیت اللہ بہجت مزید فرماتے تھے:

آپ ہر جمعرات کو مجلس کا اہتمام کرتے تھے علماء نجف عام طور پر ہر جمعرات اور

Presented by Ziaraat.Com

جمعہ کو مجلس کا اہتمام کرتے ہیں تا کہ اس کے ذریعے دوست و احباب، اساتذہ اور شاگرد ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور (یہ مجلس) توسل کیلئے بھی زمینہ ساز ہو۔

آپ اس مجلس میں دروازے کے پاس بیٹھ جاتے اور (مجلس کے شرکاء کی) جوتیوں کو ملا کر رکھتے رہتے اس دوران آپ کی زبان پر کوئی ورد رہتا تھا جس کی وجہ سے آپ کے لبوں میں حرکت رہتی تھیں ہم متوجہ نہیں ہو پاتے تھے کہ آپ کونسا ذکر کرتے تھے جسے آپ ہر وقت پڑھتے تھے آخر کار ایک دن آپ کے ایک قریبی دوست (مرحوم شیخ علی محمد بروجردی) نے آپ سے پوچھا! قبلہ! یہ کونسا ذکر رہے جس کے آپ اتنے پابند ھیں اور سلام اور احوال پرسی کے دوران بھی اسے نہیں چھوڑتے ؟

اس پر آپ مسکرائے اور تھوڑا سوچنے کے بعد فرمایا: بہتر ہے کہ انسان روزانہ ہزار مرتبہ "انا انزلنا" پڑھے۔

بہرحال آیت اللہ بہجت نے ایسے اساتذہ سے تربیت حاصل تھی جو علمی فعالیت کو بہت مقدس سمجھتے تھے اور مطالعہ، اور درس و بحث کو عظیم عبادت سمجھ کر انجام دیتے تھے علاوہ ازیں وہ نماز، زیارت اور توسّلات جیسی عبادات کے بھی پابند تھے۔

آیت اللہ بہجت مرحوم (آیت اللہ) شیخ محمد حسین اور دیگر اساتذہ جیسے مرحوم نائینی (آپ ان سے بھی بہت سے ممتاز اخلاقی نکات نقل کرتے تھے) سے عملی استفادہ کرنے کے علاوہ، مرحوم الحاج مرزا قاضی سے بھی مستقیماً اخلاقیات اور معنویات میں بہرہ مند ہوئے اور سالہا سال ان کے شاگرد رہے۔

آیت اللہ مرزا علی آغا قاضی ان بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے معنویات اور عرفان میں بہت سے لوگوں کی تربیت کی۔ مرحوم شیخ محمد تقی آملی، مرحوم شیخ علی محمد بروجردی اور بہت سے بزرگ مراجع تقلید نے اخلاقیات اور عرفان میں ان سے استفادہ کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ بہجت مرحوم آغا شیخ مرتضی طالقانی وغیرہ سے بھی نکات نقل کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخلاقیات اور معنویات میں ان سے بھی مستفید ہوتے تھے۔

آیت اللہ بہجت بیان کرتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک شخص نے یہ جاننا چاہا کہ حرم امیر المومنین میں سحر کے وقت کتنے سے لوگ نماز وتر میں دعائے ابوحمزہ پڑھتے ہیں جیسا کہ مجھے یاد ہے۔ جب انہوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ستر سے بھی زیادہ تھی بہرحال اس زمانہ میں عبادات اور معنویات کے پابند افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی جبکہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عصر حاضر میں ہمیں ایسے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں۔ البتہ ہم غیب کا علم نہیں رکھتے شاید ماضی میں لوگ ان عبادتوں کو زیادہ تر حرم میں انجام دیتے ہوں اور اب اپنے گھروں میں (ان اعمال کو) انجام دیتے ہیں۔

جبکہ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ عبادات اور معنویات کا پابند ہونا کم ہوگیا ہے اور یہ بہت افسوس کی بات ہے

آیت اللہ بہجت کی شخصیت کے مختلف پہلو

جیسا کہ عرض کر چکے ہیں کہ آیت اللہ بہجت نے مذکورہ اساتذہ سے بہت علمی استفادہ کیا اور آخر میں مرحوم آیت اللہ برجردی سے فقہی مسائل میں مستفید ہوئے۔

ان اساتذہ نے ایک جامع الاطراف شخصیت کو وجود بخشا جو موجودہ زمانہ میں بہت بڑی نعمت ہیں با استعداد افراد کو ان کی عمر کے ہر لحظہ سے مستفید ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو شخصی خصوصیات اور ذاتی استعداد بھی عطا فرمائی ہے جو کسبی نہیں بلکہ خدا دادی ہے وہ یہ کہ آپ بہت ذہین ہیں اور فردی، اجتماعی اور سیاسی مسائل پر اتنی گہری نظر رکھتے ہیں کہ انسان کو تعجب ہوتا ہے کہ جو انسان علمی و عبادی مسائل میں اتنا غرق ہو وہ کس

Presented by Ziaraat.Com

طرح ان دقیق نکات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور انہیں درک کرتا ہے۔

جو لوگ آپ کو صرف عبادت، نماز یا درس میں دیکھتے ہیں وہ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ آپ سیاسی اور اجتماعی مسائل کی طرف متوجہ نہیں رہتے لیکن بندہ عرض کرتا ہوں کہ

آپ اپنے دوستوں اور ان لوگوں کو جو آپ کے درس میں شریک ہوتے تھے مختلف صورتوں سے ان مسائل کو اہمیت دینے کی نصیحت کرتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتے تھے کہ جو لوگ معنوی اور علمی مسائل کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور یہ کام انجام نہیں دیتے ایسا دن بھی آئے گا جب سیاست اور اجتماع نا اہل لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسلامی معاشرہ کو راستے سے ہٹا دیں گے۔

آپ ہمیں مثلاً درس فقہ لکھنے، غور و فکر کرنے اور دیگر اخلاقی نصیحتوں کی تاکید کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم سیاسی اور اجتماعی مسائل سے دور نہ ہوں، نیز ہمیں نصیحت کرتے تھے کہ ہم اس طرح کے مسائل خاص طور پر ثقافتی مسائل میں فعال رہیں۔

آیت اللہ بہجت کا حضرت امام خمینیؒ کے ساتھ ارتباط

بعض اوقات آپ سیاسی مسائل کے بارے میں حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کو خاص پیغام بھی بھیجتے تھے ایک مرتبہ میں نے اور میرے ایک اور دوست نے آپ کا خصوصی پیغام حضرت امام تک پہنچایا تھا۔ امام کی بھی آپ پر خاص عنایت تھی البتہ میں نے اس سلسلے میں ان سے مستقیماً کچھ نہیں سنا کیونکہ میرا اصول تھا کہ میں بہت کم بزرگوں کا مزاحم ہوتا تھا اور ان سے سوال کرتا تھا۔

جو چیزیں میں نے سنیں ہیں یا جو مجھے یاد ہیں وہ غالباً ایسے مطالب ہیں جنہیں میں نے یا مشاہدہ کیا ہے یا پھر انہوں نے خود بیان فرمایا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مرحوم الحاج مصطفیٰ آپ کے بارے میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت امام خمینی نے جو کہ آغا بروجردی کے ساتھ بہت مربوط تھے آیت اللہ بہجت کی طرف کوئی چیز بھیجی کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ آپ کی زندگی بہت سادہ ہے جب وہ چیز آیت اللہ بہجت کے پاس لائی گئی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا۔ حضرت امام اس چیز کو واپس کرنا نہیں چاہتے تھے وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام نے اس کا راہ حل سوچا اور فرمایا کہ "میں یہ چیز آپ کو اپنے مال سے بخش رہا ہوں، اجازت دیں کہ میں اسے دوبارہ واپس نہ لوٹاؤں۔"

آیت اللہ بہجت نے اس چیز کو امام کے ذاتی مال سے ہبہ کے عنوان سے قبول کیا۔

جناب مسعودی خمینی ان افراد میں سے ہیں جن کی حضرت امام کی خدمت میں بہت رفت و آمد تھی، آج کل وہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم کی تولیت کے عہدے پر فائز ہیں وہ نقل کرتے ہیں کہ بعض اوقات جب حضرت امام بہت پریشان ہوتے یا آپ کے پاس کوئی سخت مریض ہوتا تو آپ مجھے آیت اللہ بہجت کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیتے۔ چند مرتبہ ایسا ہوا کہ میں آیت اللہ بہجت کے پاس جاتا تو وہ مجھے قربانی کا حکم دیتے اور میں حضرت امام کی طرف سے ایک دو دنبے خرید کر قربان کر دیتا تھا۔

مرحوم مصطفیٰ (خمینی) اپنے والد گرامی (اعلیٰ اللہ مقامہ) سے نقل کرتے تھے کہ آپ معتقد تھے کہ "حضرت (آیت اللہ) بہجتؒ بہت ممتاز معنوی مقامات پر فائز ہیں۔"

اسی طرح آپ اس بات کے بھی معتقد تھے کہ "ان کے پاس اختیاری موت ہے" یعنی آپ کے پاس اتنی طاقت ہے کہ آپ جب چاہیں جسم سے اپنی روح کو جدا بہ اصطلاح "خلع" کر کے دوبارہ واپس لا سکتے ہیں۔

یہ ان بلند مقامات میں سے ہے جہاں بزرگوں کے لئے عرفانی سیر و سلوک کے ذریعے پہنچنا ممکن ہوتا ہے اسی طرح توحیدی معارف میں اور بھی معنوی مقامات ہیں، جنہیں

Presented by Ziaraat.Com

بیان کرنے سے بندہ کی زبان قاصر ہے۔

اگر میں نے انہیں خود نہ سنا ہوتا تو مجھ میں انہیں بیان کرنے کی طاقت نہ ہوتی۔

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ سالہا سال حضرت عالی کی خدمت میں رہنے کے باوجود ہم اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا نہ کر سکے کہ آپ ہم پر عنایت کرتے، ہمیں کوئی خاص چیز سکھاتے، ہماری رہنمائی فرماتے اور بعنوان مثال ہمیں کسی مقام تک پہنچاتے۔ ہم اس بات پر خدا کے مشکور ہیں کہ آپ کی دعاؤں میں شامل رہے۔ البتہ میرے اندر ذاتی طور پر جناب عالی سے مکمل استفادہ کی صلاحیت نہیں تھی بہت سے ایسے مقام ہیں جن کا ہم صحیح تصور تک نہیں کر سکتے اور اولیائے خدا ان کی حقیقت تک پہنچ چکے ہوتے ہیں۔

آیت اللہ بہجتؒ کے بارے میں شیخ عباس قوچانی کا نظریہ

حضرت آیت اللہ بہجتؒ کے فوق العادہ کمالات کے معتقد لوگوں میں حضرت شیخ عباس قوچانی بھی شامل ہیں آپ اخلاقی اور عرفانی مسائل میں مرحوم قاضی کے جانشین تھے اور نجف اشرف میں رہتے تھے آپ کے فرزند شیخ محمود قوچانی تھے۔

شیخ عباس فرماتے تھے آیت اللہ بہجتؒ جب جوان تھے اور ان کی عمر بیس سال نہیں تھی (میری یاداشت کے مطابق آپ فرماتے تھے: ان کے چہرے پر پوری داڑھی نہیں نکلی تھی، اس وقت وہ عظیم مقام پر فائز ہو گئے تھے چونکہ ہماری ان سے قریبی رفاقت تھی اس لئے ہمیں اس بات کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا۔ انہوں نے مجھے شرعی قسم دی تھی کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ بات کسی کو بھی نہ بتانا آپ سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں اس عظیم مقام پر فائز ہو گئے تھے، میرے خیال میں آپ یہی اختیاری موت والا مسئلہ بیان فرماتے تھے۔

جو شخص بیس سال سے پہلے ہی اتنے عظیم مقام پر پہنچ گیا ہو، ذرا سوچیں کہ وہ اپنی عمر

Presented by Ziaraat.Com

کے اسی (۸۰) برس سیر وسلوک بندگی خدا میں ثابت قدمی اور انجام وظائف میں بسر کرنے کے بعد قرب خدا کے کتنے عظیم مقام پر فائز ہو گیا ہوگا۔

اسی وجہ سے جو بھی پاک طینت مومن آپ کو دیکھتا ہے وہ آپ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ مخصوصاً جب وہ آپ کی عبادی حالت دیکھتا ہے اور آپ کی نمازوں میں شریک ہوتا ہے جو کہ باعث برکات اور عصر حاضر میں لوگوں کے لئے خدا کی عظیم نعمت ہے۔

اس طرح کے لوگ جب عام لوگوں کے سامنے عبادت کرتے ہیں تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حالت بھی ہوتی ہے اور (ان کا یہ عمل) اس بات کا باعث بنتا ہے کہ وہ اسے محض وہم و گمان نہ سمجھیں۔

البتہ یہ ان بزرگوں کے بحرِ کمالات میں سے ایک قطرہ ہے شاید انہیں اس سے زیادہ لوگوں کو دکھانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

رازداری

آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ اپنے معنوی مقام کو ظاہر کرنے کے بجائے اسے چھپاتے تھے۔ بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ اس طرح کوئی عمل بجالاتے یا کوئی بات کہتے کہ دوسرے آپ کی طرف متوجہ ہوجاتے اور سمجھ جاتے کہ آپ کے پاس فوق العادہ کام کرنے کی طاقت یا اس کا علم ہے البتہ چونکہ آپ کے قریبی دوست واحباب سالہا سال آپ سے مربوط تھے اس لئے بعض اوقات انہیں کچھ ایسے نکات نظر آتے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ معظم لہ کے پاس ایسی طاقت ہے جو کسی اور کے پاس نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

دوسروں کو متوجہ کرنے اور رہنمائی کے لئے کوشش

عموماً ہماری کوشش ہوتی تھی کہ ہم وقت سے پہلے ہی درس میں آجاتے تا کہ آپ کے مزاحم ہوں اور آپ کی اخلاقی باتوں سے استفادہ کریں۔ عموماً آپ بھی درس سے پہلے تشریف لاتے اور اکثر بلکہ ہمیشہ مختلف صورتوں میں غیر مستقیم نصیحت کرتے تھے۔ یعنی جب آپ بیٹھتے تو کوئی حدیث یا تاریخی داستان بیان فرماتے آپ کی بیان کردہ حدیث یا تاریخی داستان ہمارے ماضی کے ساتھ اس طرح مربوط ہوتی تھی کہ گویا آپ ہمارے حالات بیان فرمارہے ہیں۔ اسی طرح اگر ہمارے اندر کوئی نقص ہوگا تو آپ حدیث یا تاریخی داستان کے ذریعے ہمیں اس کی طرف متوجہ فرماتے تھے۔

یہ وہ باتیں ہیں جنہیں مختلف مناسبتوں سے تمام دوستوں نے محسوس کیا ہے وہ کہتے ہیں: آپ ہماری زندگی سے مربوط باتیں بیان کرتے ہیں اور حدیث یا تاریخی داستان کے ذریعہ ہماری زندگی کی مشکلات حل فرماتے ہیں یا ہمیں ہمارے قصور یا غلطی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

عام لوگوں کی تربیت کے لئے بھی آپ اسی طریقہ پر عمل کرتے ہیں اور کبھی بھی مستقیماً نہیں کہتے کہ یہ کام کرو یا فلاں بُرا کام نہ کرو بلکہ آپ حدیث یا تاریخی داستان کے ذریعے مقابل کو اس کام کے نقائص اور ان کی اصلاح کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

آپ کی روزانہ کی مصروفیات

تقریباً چالیس سال پہلے حضرت آیت اللہ بہجت کا معمول تھا کہ آپ روزانہ بین الطلوعین (طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان) حرم مطہر سے مشرف ہوتے اور طلوع

Presented by Ziaraat.Com

آفتاب تک وہیں رہتے تھے، آپ نماز جعفر طیار اور دیگر عبادات حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم مطہر میں بجالاتے تھے۔

عصر کے وقت آپ کا معمول تھا کہ غروب سے پہلے پیدل صفائیہ (اس زمانہ میں وہاں گھر نہیں تھے اور صفائیہ کے ٹرین کے گزرنے والے پل کے پاس سے زرعی زمین شروع ہو جاتی تھی) کی طرف روانہ ہو جاتے (اور وہاں پہنچنے کے بعد) کچھ دیر وہاں بیٹھتے اور نماز مغرب بھی وہیں پڑھتے تھے آپ کے بعض عقیدت مند بھی وہاں پہنچ کر آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اگر چہ وہ نمازیں بیابان میں پڑھی جاتی تھیں اس کے باوجود آپ کی عجیب کیفیت ہو جاتی تھی۔

آپ کے ایک ساتھی نقل کرتے ہیں کہ ایک رات آپ نے نماز کے بعد فرمایا:

"اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ عبادت میں انسان کو کتنا مزا آتا ہے تو وہ کبھی بھی مادی مسائل کے پیچھے نہ جاتے"۔

آپ مدتوں پہلے تقریباً تیس اور چند سال پہلے موجودہ مکان میں آباد ہوئے تھے۔ (اس سے پہلے آپ کرایہ کے مکان میں رہتے تھے جو محلہ عربستان قم کی ایک گلی میں بازار کے پیچھے واقع تھا)۔ مجھے دقیقاً معلوم نہیں کہ وہ مکان آپ کی ذاتی ملکیت تھا یا آپ کے والد کی میراث سے خریدا گیا تھا یا پھر کسی نے خریدا تھا چونکہ وہ مکان نزدیک تھا اس لئے بہت سے لوگ نماز کے لیے آپ کے پاس آتے تھے اس کے بعد آپ کو مسجد فاطمیہ میں درس کی دعوت دی گئی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے دلچسپی رکھنے اور آپ سے استفادہ کے خواہاں لوگوں کا اجتماع ہونے لگا۔

آپ تیس سال سے زائد عرصے سے صبح، ظہر اور رات کی نماز اسی مسجد فاطمہ میں باجماعت پڑھتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اپنا درس بھی گھر سے مسجد میں منتقل کیا ہے۔ نیز

Presented by Ziaraat.Com

عیداور ایام سوگواری کے مراسم بھی اسی مسجد میں انجام دیتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کا گھر اتنا بڑا نہیں کہ وہاں زیادہ لوگ جمع ہوسکیں، آپ کے گھر میں دو تین چھوٹے کمرے ہیں اوران میں چالیس پچاس سال پرانے قالین بچھے ہوئے ہیں مرجعیت (کے عظیم درجے پر فائز ہونے کے بعد بھی آپ کے گھر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی نیز آپ سے ملاقات اور مہمانوں کی مہمان نوازی بھی اسی گھر میں ہوتی ہے۔

قبول مرجعیت

میں سمجھتا ہوں کہ آیت اللہ بہجت کا مرجعیت قبول کرنا آپ کی بزرگواری ہے یعنی اسی (۸۰) سال کی عمر میں آغا کے حالات زندگی کسی صورت بھی اس بات کی اجازت نہیں دے رہے تھے کہ آپ اتنی بڑی مسئولیت قبول کرتے، آغا کے دوست واحباب یہ گمان بھی نہیں کرسکتے تھے کہ آغا پرچم مرجعیت کو اپنے کاندھے پر اٹھانے کے لیے تیار ہوں گے اوراس مسئولیت کو قبول کریں گے۔

> "اس میں شک نہیں کہ معین وظیفہ کے احساس کے علاوہ کوئی اور چیز باعث نہیں بنی جس کی وجہ سے آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ نے مرجعیت کی مسئولت کو قبول کیا"۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں آزادی اور پرہیزگاری کے ساتھ آپ کا یہ عمل دوسری دوسروں پر اتمام حجت کہ لباس، خوراک، رہائش، گھراور حالات کی تبدیلی کے بغیر سادہ زندگی والے مجتہد بھی ہوتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ بہجتؒ کی بعض کرامات

اگر چہ آپ لوگوں سے اس طرح پیش آتے تھے کہ ان کے سامنے آپ کی کرامتیں ظاہر نہ ہوں اس کے باوجود جو لوگ سالہا سال سے آپ سے وابستہ تھے بعض اوقات انہیں آپ کی وہ فوق العادہ چیزیں نظر آجاتی تھیں جنہیں اصطلاح میں "کرامات" کہا جاتا ہے۔ بطور مثال چند موارد کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے:

آغا جنتی کی آزادی کی بشارت

حضرت امام (خمینیؒ) کی جلاوطنی کے ایام میں، حکومت (ایران) کی طرف سے بہت سے فضلاء، بزرگان اور امام سے محبت کرنے والے لوگوں کو اذیتیں دی جاتی تھیں مجھے یاد ہے کہ ہم ان دنوں مدرسہ منتظریہ میں تھے (یہ مدرسہ مرحوم شہید قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی نظارت میں چلتا تھا اور جناب آغا جنتی (حفظہ اللہ) اس مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے اس وقت میں بھی ان کی خدمت میں موجود تھا) اور آغا جنتی کو گرفتار کر لیا گیا قراین کچھ ایسے تھے کہ ہم اس بات پر پریشان تھے کہ اگر وہ بعض چیزوں سے باخبر ہو گئے تو آغا جنتی کو بہت تکلیف پہنچائیں گے۔

میں (فوراً) آیت اللہ بہجت کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ ہم بہت پریشان ہیں۔ (آپ نے واقعہ سننے کے بعد) کچھ سوچا اور پھر فرمایا:

"انشاءاللہ آپ میرے پاس ان کی رہائی کی خبر لائیں گے"

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آغا جنتی بہت جلد آزاد ہو جائیں گے اور کوئی مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

اس طرح کوئی بھی کہہ سکتا ہے لیکن اس وقت آغا کی باتیں میرے لئے خوشخبری تھیں اور ہم مطمئن تھے کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ قصہ زیادہ دیر نہیں چلے گا اور کوئی مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔

اسی طرح مثلاً ہم کچھ اور لوگوں کے لیے بھی ہم آپ سے دعا کا تقاضا کرتے تھے لیکن آپ ان کے بارے میں نہ تو اس طرح (جس طرح آغا جنتی کے لئے فرمایا تھا) کہتے تھے اور نہ ہی وہ جلدی آزاد ہو پاتے تھے۔

گمشدہ دلہن کی تلاش

دوسرا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ شادی کی رات ایک دلہن کو اس کے دشمن گھر سے اغوا کر کے لے گئے وہ کہاں تھی؟ یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں تھی۔

دولہا اور دلہن کے رشتہ دار مراسم کی ادائیگی کے لئے جمع ہوئے تو تقریباً سورج غروب ہونے کے وقت انہیں معلوم ہوا کہ دلہن نہیں ہے۔

دلہن کے والدین اور دولہا بہت پریشان تھے انہوں نے دلہن کو بہت تلاش کیا لیکن انہیں دلہن کہیں نظر نہ آئی۔

ہمارے ایک دوست جو ان کے پڑوس میں رہتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کے کیوں نہ آغا بہجتؒ کے پاس جا کر انہیں اس واقعہ کے بارے میں بتاؤں اور ان سے پوچھوں آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں بہت غمگین تھا اور اسی حالت میں جناب عالی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ ان کے سامنے بیان کیا (واقعہ سننے کے بعد) آپ نے تھوڑا سوچا اور پھر فرمانے لگے: ”حرم جائیں شاید وہ وہاں ہوں“

وہ شخص مطمئن ہو کر واپس لوٹا کہ بالکل اسی طرح کرنا چاہیے لہٰذا اس نے فوراً دلہن

Presented by Ziaraat.Com

کے رشتہ داروں کو اس بات کی اطلاع دی۔ دلہن کے رشتہ دار جب حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم میں گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم کے سرہانے والے حصے میں بیٹھی تھی۔

مجھے صحیح یاد نہیں کے اصل واقعہ کیا تھا اور دلہن کس طرح حرم میں پہنچی تھی۔ اس وقت دلہن کے رشتہ داروں کو اس کے وہاں ہونے کا تصور تک نہیں تھا۔

بیٹا ہوگا یا بیٹی ہوگی

ہمارے ایک دوست کہتے تھے کہ ماہ رمضان المبارک سے پہلے میری بیوی حاملہ تھی اور میں سفر پر جانا چاہتا تھا۔ خدا حافظیا ور التماس دعا کے لئے آغا بہجت (قدسرہ) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آغا نے میرے لیے دعا کی اور فرمایا: "اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے گا اس نام محمد حسن رکھنا۔"

ظاہراً آگا کو میری بیوی کے حاملہ ہونے کی خبر تک نہیں تھی بہرحال ۱۵ رمضان المبارک کی رات جو امام حسن علیہ السلام کی ولادت کی رات ہے، خدا نے مجھے بیٹا عطا فرمایا اور میں نے اس کا نام محمد حسن رکھا۔ آیت اللہ بہجت سے اس طرح کے اور بھی بہت سے واقعات ظاہر ہوتے رہتے ہیں لیکن نہ تو آپ خود ان کا اظہار کرتے ہیں اور نہ ہی اجازت دیتے ہیں کہ کسی جگہ بیان کیا جائے۔

مومنین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس دور میں بھی خدا کے بعض بندوں پر خدا کی عنایتیں ہوتی ہیں۔ جب کوئی صدق دل سے خدا کی بندگی کی راہ طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور رہنمائی فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ

Presented by Ziaraat.Com

لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ.

اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انہیں ہم ضرور اپنی راہ کی ہدایت کریں گے اور اس میں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔ [1]

کمال اور انسانیت کا راستہ بند نہیں ہے۔ جو لوگ اس دور میں بھی قرب خدا کا راستہ طے کرنا چاہتے ہیں وہ حضرت ولی العصر علیہ السلام کے زیر سایہ اس طرح کے بندوں کے ذریعے کمال اور قرب خدا کے مراتب تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے امید بخش بھی ہیں اور ہمارے ایمان میں اضافہ کا باعث بھی ہیں۔

جی ہاں! یہ ثابت حقائق ہیں کوئی مذاق یا افسانہ نہیں یہ وجود رکھنے والے عینی حقائق ہیں ہم انہیں دیکھ بھی سکتے ہیں اور ان کے آثار بھی درک کر سکتے ہیں۔

ہم دنیا اور اس کی رنگینیوں کو چھوڑ کر سمجھ سکتے ہیں کہ لذت اور خوشی صرف حیوانی اور شیطانی لذتوں میں منصر نہیں بلکہ انسان کمالات اور ان لذتوں اور سعادتوں تک بھی پہنچ سکتا ہے جن کا مادی لذتوں کے ساتھ مقائسہ تک نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ایمان اور معرفت کی کمزوری اور داخلی، خارجی، انسانی اور جنی شیطانی عوامل کا ہجوم اتنا بڑھ گیا ہے کہ انسان ان قیمتی گوہروں کی طرف بہت کم متوجہ ہوتا ہے۔

نمونہ علم و عمل

---

[1] سورۂ عنکبوت:٦٩

Presented by Ziaraat.Com

ایسے بزرگ علماء بھی ہیں جن کی زیادہ تر متوجہ علمی مسائل پر رہتی ہے اور وہ عبادی مسائل کو کم اہمیت دیتے ہیں اس کے برعکس ایسے (علماء) بھی ہیں جو عبادی مسائل کی طرف زیادہ متوجہ رہتے ہیں اور علمی مسائل مخصوصاً فقاہت کو اہمیت نہیں دیتے آپ (آیت اللہ بہجت) جس طرح اپنے اساتذہ سے نقل کرتے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مکمل طور پر مرحوم شیخ محمد حسین اصفہانی کے تحت تاثیر تھے۔

آیت اللہ بہجت جس طرح علمی مسائل میں فوق العادہ دقت کرتے ہیں اس کا اہتمام کرتے ہیں تعلیم و تعلّم کو ایک جدی واجب عینی وظیفہ سمجھتے ہیں اور فقہی مسائل میں تحقیق کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اسی طرح عبادی اور معنوی مسائل کو بھی کافی اہمیت دیتے ہیں اور انہیں انسان کے پرواز کے لئے دوسرا پر کہتے ہیں اگر ایک پر ہو اور دوسرا نہ ہو تو اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

وقت سے پہلے شکوک وشبہات کے جواب دینا

جیسا کہ اشارہ ہو چکا ہے کہ جس زمانہ میں ہم آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کے پاس پڑھتے تھے اس زمانے میں آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ بعض اوقات درس سے پہلے کوئی حدیث یا داستان بیان کرتے تھے اور بعض اوقات ایسے مطالب پر اکتفا کرتے تھے جن کے بارے میں سب جانتے ہیں جو مطالب آپ درس سے پہلے بیان کرتے تھے ان میں سے ایک امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کا مسئلہ ہے ہمیں اس بات پر تعجب ہوتا تھا کہ ہمیں تو امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر شک نہیں تو پھر بھی آغا ان کی امامت کے اثبات کے دلائل کیوں بیان کرتے ہیں۔

بہر حال ہمیں شکوی رہتا تھا کہ آپ کو ان باتوں کے بجائے اخلاقیات اور معنویات

Presented by Ziaraat.Com

کے بارے میں بیان کرنا چاہئے جن کی ہمیں زیادہ ضرورت ہے؟

جب ہماری عمر، پچاس، ساٹھ سال ہوئی تو ہم نے بہت سے مباحث میں دیکھا کہ آپ نے چالیس سال پہلے امیر المومنینؑ کی امامت کے بارے میں جو باتیں بیان کی تھیں۔ وہ باتیں اب ہمیں کام آرہی ہیں گو یا آپ اس زمانہ میں اپنی گہری نگاہ سے دیکھ رہے تھے کہ بعض مسائل سے غفلت کی جائے گی اور ان پر شکوک وشبہات ہوں گے اس لئے آپ اسی زمانہ سے ہمیں تیار کر رہے تھے تا کہ ہم آج ان سے مقابلہ کرسکیں۔

شاید اگر جناب عالی کی نصیحتیں نہ ہوتیں تو ہم ان مسائل کے بارے میں مطالعہ نہ کرتے یہاں تک کہ بندہ نے اعتقادی اور دیگر مسائل کے بارے میں اپنی تحریروں میں انہیں نکات سے استفادکیا ہے۔

آیت اللہ بہجتؒ اور شرعی آداب کی رعایت

آپ کی مہم ترین خصوصیت جو آپ کی تربیتی روش میں نظر آتی ہے آپ کا شرعی آداب اور سیرت اہلبیتؑ پر عمل کرنا ہے۔

تمام شیعہ علمائے اخلاق متفق ہیں کہ عبودیت کا صحیح طریقہ احکام الٰہی کی اطاعت ہے انسان احکام الٰہی پر عمل کے بغیر کسی مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔

لیکن شرعی آداب اور سیرت اہلبیتؑ پر عمل کرنے میں سب برابر نہیں ہیں۔

حضرت آیت اللہ بہجت شرعی آداب کی رعایت کے بہت پابند ہیں اور ان چھوٹی باتوں پر بھی عمل کرتے ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا بطور مثال ایک بات بیان کرتا ہوں شاید تاریخ میں ثبت ہو جائے اور جو لوگ احکام شرعی کی پیروی کی طرف مائل ہیں وہ جان لیں کہ انسان کو شرعی آداب کی کتنی رعایت کرنی چاہئے۔

Presented by Ziaraat.Com

شمال میں آپ کی زرعی زمین ہے جو آپ کو آباؤ اجداد سے ارث میں ملی ہے وہ زمین زیادہ نہیں ہے اس زمین میں چاول کاشت ہوتا ہے۔ آپ کے گھر کے بعض خراجات اسی سے پورے ہو جاتے ہیں۔ جب بھی آپ کے پاس چاول لائے جاتے ہیں تو آپ اس کا کچھ حصہ اپنے پڑوسیوں اور دوستوں کو بطور ہدیہ دیتے تھے۔

میں دوران جنگ چند ماہ قم میں نہیں تھا کیونکہ ہمارے کچھ دوستوں کو گرفتار کیا گیا تھا اور (ان سے) کچھ مدارک ملے تھے جن میں سے بعض میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جو کسی مشکل کی پیش بینی کر رہے تھے۔ بہرحال ہمارے بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ آپ کچھ عرصے کے لئے قم سے باہر جائیں لہٰذا میں قم سے باہر چلا گیا۔ یہاں تک کہ میرے قریبی دوست واحباب کو بھی معلوم نہیں تھا کہ میں کہاں ہوں۔

اس عرصہ آیت اللہ بہجت کی جانب سے آپ کے فرزند علی آغا (حفظہ اللہ) اور آپ کی اہلیہ محترمہ ایک مرتبہ چاول کا ایک تھیلا اور دوسری مرتبہ ۲۵ تومان (جو اس زمانہ میں بھی زیادہ رقم نہیں تھی) میرے گھر لے کر آئے تھے۔

آپ کے فرزند گلی میں ٹھہر گئے اور آپ کی اہلیہ گھر میں گئیں اور رقم میرے گھر والوں کو دی۔

جب میں قم واپس آیا اور مجھے یہ بات بتائی گئی تو میں کچھ عرصہ حیران و پریشان رہا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ کے میرے گھر تشریف لانے کا (اصل) راز کیا تھا کچھ مدت کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ شرعی آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر سفر پر گیا ہو تو نامحرم مرد کو اس کے گھر میں نہیں جانا چاہیئے، اگر کوئی کام ہو تو اسے کسی عورت کے ذریعے انجام دیا جائے۔

آپ نے اس شرعی ادب کی رعایت کے لئے اپنی اہلیہ کو میرے گھر بھیجا تھا چونکہ

Presented by Ziaraat.Com

آپ کی اہلیہ کو میرے گھر کا ایڈریس معلوم نہیں اس لئے آپ کے فرزند بھی (ایڈریس بتانے کے لئے گھر کے دروازے تک) ان کے ساتھ تھے۔

انہوں نے جو رقم بھیجی تھی وہ اس زمانہ میں بھی کم تھی اور اس سے ہماری زندگی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا تھا۔ لیکن اُن سے جتنا ممکن تھا انہوں نے بھیج دیا تھا رقم اور چاول پہنچانے کی کیفیت بھی مہم تھی جس میں شرعی آداب کا مکمل خیال رکھا گیا تھا۔

اولیائے خدا کے گفتار رفتار اور نشست و برخاست میں اس طرح کی ظرافت اور وقت پائی جاتی ایسے سمجھنے کے لئے بھی ایک خاص علم کا ہونا ضروری ہوتا ہے چہ جائیکہ انسان دقیقاً اس کی رعایت کرے۔

یہی وہ باتیں ہیں جو انسان کو بندگی میں آگے بڑھا کہ خدا کی نظر میں عزیز و بلند مرتبہ بنا دیتی ہیں۔

مسلمات شرع کی رعایت

آپ اپنی نصیحتوں میں مسلمات شرع کی رعایت کی بہت تاکید کرتے تھے جو بھی آپ سے نصیحت یا دستور کا تقاضہ کرتا آپ اسے مسلمات شرع کو صحیح طرح سے انجام دینے کی تاکید کرتے اور مشکوک اور مشتبہ چیزوں کو دوسرے مرحلہ میں قرار دیتے تھے۔ پہلے مرحلہ میں ان چیزوں کی رعایت ضروری ہے جن کا اسلام میں ہونا مسلم ہے۔

اس سلسلے میں آپ ایک بہترین استدلال بیان کرتے تھے اسے میں نے جنا بعالی سے سیکھا ہے اور بعض اوقات اپنی تقادیر وغیری میں بھی بیان کرتا ہوں آپ فرماتے تھے:

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کی ہدایت کرے اور انہیں کمال سعادت تک پہنچائے جو چیزیں انسان کی سعادت اور ہدایت کے لئے زیادہ مفید ہیں اس نے ان چیزوں کی

Presented by Ziaraat.Com

زیادہ تاکید کی ہے۔

لہٰذا اگر ہم دیکھنا چاہیں کہ کونسی چیز انسان کے لئے زیادہ باعث سعادت ہے تو ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی زیادہ تاکید کی ہے انسانی کمال کے لئے زیادہ مؤثر وہ چیز ہے جس کے بارے میں قرآن مجید، روایات، اقوال معصومین علیہم السلام اور ان کی عملی سیرت میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

نماز پر خصوصی توجہ

ان میں سے ایک مہم چیز نماز کا اہتمام ہے قرآن مجید میں بہت سی آیتیں نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہیں بہت سی ایسی روایات ہیں جن میں نماز کے وقت کی رعایت، نماز میں حضور قلب اور آداب نماز کی تاکید کی گئی ہے شاید ابواب فقہ اور دستورات شرع میں کسی بھی باب کے بارے میں اتنے دستور بیان نہیں ہوئے (جتنے نماز کے بارے میں بیان ہوئے ہیں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چیز جو انسان کے لئے سب سے زیادہ باعث سعادت ہے وہ نماز ہے۔ لہٰذا نماز کو زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔

آپ بعض اوقات بعنوان طعن وطنز فرماتے تھے: جی ہاں! ہم اپنے کمال کے لئے ان چیزوں کے پیچھے جاتے ہیں جن کے بارے میں نہ خدا کا فرمان ہے اور نہ ہی پیغمبر اور امام کا حکم ہے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جن چیزوں کے بارے میں زیادہ کہا ہے اور جن کی زیادہ تاکید کی ہے وہی چیزیں انسان کے لئے باعث سعادت ہیں۔

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز انسان کے لئے باعث سعادت ہو اور انہوں نے اسے نظر انداز کر کے بیان نہ کیا ہو؟ اور اسے بیان کرنے کے لئے کسی پیر یا مرشد کے حوالے کر دیا

Presented by Ziaraat.Com

ہو! کیا ایسا ممکن ہے؟

نیز کیا ممکن ہے کہ انہوں نے وہ باتیں تو بیان کی ہوں جو زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں لیکن مہم اور مہم تریں مطالب کو کم اہمیت دی ہو؟!

Presented by Ziaraat.Com

گفتار سوم

بیانات
حضرت آیت اللہ گرامی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ گرامی کے مختصر حالات زندگی

حضرت آیت اللہ گرامی رجب المرجب ۱۳۵۷ھ (مہر ۱۳۱۷ش) میں قم المقدس کے ایک علمی گھرانہ میں پیدا ہوا ہوئے۔ اس گھرانہ کی عظیم شخصیت حضرت آیت اللہ العظمیٰ مرحوم الحاج شیخ ابو القاسم کبیر قمی ہیں جو اپنے زمانہ میں شیعہ اکابرین میں شمار ہوتے تھے حضرت آیت اللہ گرامی کے والد محترم مرحوم الحاج عباس گرامی، آیت اللہ العظمیٰ شیخ ابو القاسم کے بھانجے تھے آپ ایک دیندار تاجر تھے اور اپنے زمانہ میں نفس کی پاکیزگی اور طہارت کے حوالے سے مشہور تھے۔

حضرت آیت اللہ گرامیؒ ابتدائی تعلیم کے بعد حوزہ علمیہ قم المقدس میں داخل ہوئے اور مقدمات اور سطوح متوسطہ اور عالیہ کے بعد ۱۸ سال کی عمر میں حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینیؒ اور حضرت آیت اللہ العظمیٰ بروجردیؒ کے درس خارج میں شامل ہوئے فقہ و اصول میں آیت اللہ اراکی آیت اللہ گلپایئگانی، آیت اللہ حائری آیت اللہ محقق داماد اور آیت اللہ مرزا ہاشم بھی آپ کے استاد ہیں۔

آپ نے فلسفہ اور تفسیر حضرت علامہ طباطبائی کے پاس پڑھا۔

جوانی میں حضرت آیت اللہ گرامی پڑھنے کے ساتھ ساتھ حوزوی علوم کی تدریس بھی

Presented by Ziaraat.Com

کرتے تھے آپ حوزہ علمیہ کی بہت سی علمی کتابوں کی تدریس کر چکے ہیں اس وقت آپ کئی سالوں سے خارج و اصول کی تدریس میں مصروف ہیں آپ نے فقہ و اصول اور دیگر اسلامی علوم پر ایک سو کتابیں تحریر کی ہیں ان میں سے اکثر کتاب شائع ہو چکی ہیں۔

حوزہ علمیہ کے فضلا اور علماء کے اصرار پر چار جلدوں پر مشتمل عروۃ الوثقیٰ کا استدلالی حاشیہ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

علاوہ ازیں بعض مومنین کے اصرار پر آپ کے فتاویٰ پر مشتمل توضیح المسائل اور مناسک حج و عمرہ بھی چھپ چکی ہیں۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی سے پہلے آپ کو بھی شہنشاہ ایران کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔

بزرگ علماء نے آپ کو جو مکاتبات، اجتہاد اور امور میں تصرف کے اجازت نامے دیئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کے علمی اور معنوی مقام پر اعتماد کرتے تھے۔

درج ذیل وہ بیانات آیت اللہ گرامی نے اپنے گھر میں بیان فرماتے تھے جنہیں ہم نے رکارڈ کر کے تحریر کیا ہے۔

آشنائی

میرے خیال میں پہلی مرتبہ میں نے آپ کو مدرسہ ستیہ (وہ مقام جہاں حضرت فاطمہ معصومہؑ کا بیت النور ہے) میں دیکھا تھا وہاں گیلان کے طلاب نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا مجھے بھی دعوت دی گی تھی وہاں آپ نے خطاب کیا اور چند مھم نکات بیان فرمائے۔

دوسری مرتبہ مدرسہ دارالشفاء میں آغا زین العابدین قربانی کے کمرہ میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

Presented by Ziaraat.Com

اور پھر کبھی کبھی نماز پڑھنے کے لئے آپ کے پاس جاتا تھا خاص طور پر ۱۳۴۹ھ کے بعد یا اس سے پہلے۔

نیز قم شہر کے ایک محلہ گزر جدا کی ایک مسجد عشق علی کے پاس ہمارے والد گرامی کا مکان تھا جہاں ہمارے والد ہر سال عشرۂ مجالس پڑھتے تھے آغا بھی اپنے چھوٹے ساحبزادے کے ساتھ وہاں تشریف لاتے تھے۔

طریقہ تدریس

ایک دن میں آپ کے درس خارج میں گیا اس زمانہ میں ہمارا طریقہ یہ تھا کہ پہلے مطالب بیان ہوتے تھے اور پھر ایک ایک کر کے اس پر ہونے والے اعتراض بیان کئے جاتے تھے۔

ہمیں درس کا یہ طریقہ بہت پسند تھا۔

جب میں آپ کے درس میں گیا تو دیکھا کہ آپ اپنے گھٹنوں کو بغل میں دبائے بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک کتاب (ظاہراً مکاسب) کھلی ہوئی ہے۔

آپ نے ایک مسئلہ بیان کیا اور پھر اپنی ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر سوالی اور احتمالی انداز میں بحث کرنے لگے اسی دوران آپ کچھ دیر خاموش بھی رہے۔

مجھے آپ کا یہ طریقہ پسند نہ آیا۔ لیکن بعد میں سمجھ گیا کہ آپ اس روش سے شاگرد کی فکر کو ابھارنا چاہتے تھے تا کہ شاگرد خود سوچے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مخاطب کو سوچنے پر مجبور کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ تا کہ وہ صرف سننے پر اکتفاء نہ کرے (بلکہ فکر بھی کرے)۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ کی ایک اور خصوصیت

ایام جنگ میں بھی میں آپ کے پاس جاتا تھا لیکن جب دیکھا کہ پولیس ہمارے گھر پر نظر رکھتی ہے اور ٹیلیفون اور اس طرح کی دوسری چیزوں پر بھی نظر رکھی جاتی ہے تو میں نے رفت و آمد کم کر دی۔

البتہ جب بھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ کی مجلس معنویت سے پر نظر آتی تھی۔

آپ تھوڑا بولنے کے بعد ذکر میں مصروف ہو جاتے تھے میرے خیال میں آپ زیادہ تر زیارت عاشورہ پڑھتے تھے اور اسے روزانہ پابندی سے پڑھا کرتے تھے آج بھی آپ اسے پابندی سے پڑھتے ہیں۔ چند دن پہلے جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (میری یہ حاضری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ کے حوالے سے تھی) تو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں تسبیح تھی میرے خیال میں آپ اس وقت بھی زیارت عاشورہ پڑھ رہے تھے۔

یہ سارے اعمال (بیدار کر دینے والے، بیدار گر اور پر معنی ہیں۔

آپ کی نصیحتیں

آپ ہر وہ بات بیان کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے جس میں طالبعلم کا فائدہ ہوتا تھا۔ بر خلاف ان لوگوں کے جو صرف فقہ و اصول بیان کرتے ہیں اور دوسری چیزیں بیان کرنے کو اپنے شایان شان نہیں سمجھتے۔

مثلاً: مجھے ایک مشکل درپیش تھی آپ نے اس کے بارے میں مجھ سے فرمایا:

قم کا پانی نمکین ہے جب بھی آپ پانی پئیں تو اس میں تھوڑا شکر ڈال کر میٹھا پانی پیا

Presented by Ziaraat.Com

کریں کیونکہ نمکین پانی نقصاندہ ہوتا ہے۔ نیز آپ نے مجھے پیدل چلنے کی نصیحت فرمائی ایسے علماء بہت کم ہیں جو طالبعلم کے ساتھ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں خود کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی خواہش نہیں تھی۔

زیارت عاشورہ، خاموشی اور نصیحتوں کے علاوہ آپ اموات پر جو نماز جنازہ پڑھتے تھے اس میں بھی بہت اخلاص پایا جاتا تھا ایک دن میں نے جناب عالی کی خدمت میں عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے آپ کی زندگی میں موت آئے تا کہ میری نماز جنازہ آپ پڑھائیں اور عالم برزخ میں میرے بارے میں آپ کی دعا مستجاب ہو۔

برجستہ اساتذہ سے استفادہ

آپ نے حصول علم کے لئے بہت اچھے اور برجستہ استادوں سے استفادہ کیا۔ فقہ و اصول میں مرحوم آغا شیخ محمد حسین اصفہانی سے مستفید ہوئے جن کے معنوی اور ولائی پہلو بہت قوی تھے۔

انہوں نے ائمہ اطہار علیہم السلام کی مدح اور سوگواری میں اشعار لکھے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ کتنی محبت کرتے تھے۔ آغا شیخ محمد حسین نے ہمارے سسر مرحوم الحاج شیخ مہدی تہرانی کو جو خط لکھا تھا۔

اس میں ہے کہ:

"میرا بیٹا جب تہران پہنچ جائے تو اس کا خیال رکھنا" اور پھر فوراً لکھا: "نہیں"

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ﴿۳۶﴾

Presented by Ziaraat.Com

اور تم کو لوگ خدا کے سوا دوسرے (معبودوں سے) ڈراتے ہیں۔

اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔ [1]

اس جملے نے ان پر اتنا اثر کیا کہ انہوں نے ایک اور خط میں ان سے پوچھا کہ جمعرات کو شعر پڑھنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ کیا حافظ شیرازی کے ان دو اشعار جیسے شعر پڑھنا بھی مکروہ ہے؟

ای کہ از کوچہ معشوقۂ مامی گذری
باخبر باش کہ سرمی شکند دیوارش
اگراز وسوسۂ نفس و ہوا دور شوی
بی شکی رہ ببری درحرم اسرارش

ترجمہ اشعار:

....

آغا شیخ محمد حسین نے ان کے جواب میں لکھا: (شاید اس (خط) کی فوٹو کاپی میرے پاس موجود ہے)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ نے ان دو اشعار کا کیا معنی کیا تھا۔ بہر حال آپ میں بہت معنویت پائی جاتی تھی اس سلسلے میں آپ کی بہت سی داستانیں بھی بیان کی جاتی ہیں

آیت اللہ العظمیٰ خوئی (قدس سرہ) کی رحلت کے دن آغا بہجت نے بندہ سے فرمایا تھا:

ہمارے استاد شیخ محمد حسین فرماتے تھے: "میرے شاگردوں میں آغا خوئی سے زیادہ

---

[1] سورۂ زمر: ۳۹

Presented by Ziaraat.Com

محنتی کوئی نہیں۔"

اور پھر کہنے لگے: "آغا شیخ محمد حسین کے درس میں زیادہ سمجھ رکھنے والے لوگ تو تھے لیکن آغا خوئی سے زیادہ محنتی کوئی نہیں تھا۔"

اور پھر کہا: "نجف میں دو آدمی سب سے زیادہ محنتی تھے ایک مرحوم آغا خوئی اور دوسرا مرحوم آغا مظفر صاحب اصول فقہ۔"

بہر حال آغا بہجت آیت اللہ خوئی (قدک سرہ) کے درس کے پہلے دورہ کے شرکاء میں سے تھے آپ کتنا عرصہ ان کے درس میں شامل رہے؟ مجھے معلوم نہیں ہے۔

نیز آپ آغا قاضی کے درس اخلاق میں بھی جاتے تھے۔جس طرح آپ مرحوم سید ہاشم حداد کے ساتھ بھی بہت مربوط تھے۔آغا محسنی ملد یدی کہتے تھے۔

"آغا بہجت کا آغا سید ہاشم حداد کے ساتھ آغا قاضی سے زیادہ رابطہ تھا۔"

قم واپس آنے کے بعد بھی آپ آغا خوئی (قدس سرہ) کے درس میں جاتے تھے آپ اعتراض کرنے والوں میں سے نہیں تھے البتہ ایک دن آپ نے آغا بروجردی کے درس میں مورد بحث مسئلہ (جس کا موضوع علم تھا) پر اعتراض کیا (یہ درس مسجد عشق علی میں ہوتا تھا) اور آغا بروجردی نے جواب دیا اس وقت میں نہیں تھا البتہ منتظری اور اخوان مرعشی جیسے آغایون وہاں موجود تھے وہ سب کہہ رہے تھے کہ بہت اچھا اعتراض تھا ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ آپ نے شہرت سے دوری کی وجہ سے اسے جاری نہ رکھا۔

آپ کی مرجعیت کا اعلان ہوا تو کچھ لوگ کہنے لگے: ہم ہمیشہ آپ کو تقویٰ اور دیانت کے حوالے سے بہت اچھا انسان سمجھتے تھے لیکن ہمیں آپ کے علم کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ بہر حال آپ کے نظریات بہت پختہ ہیں فقہ واصول میں آپ کے علم کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کچھ اور خصوصیات

ایک اور خصوصیات جو میں نے آپ میں دیکھی ہے نظم وضبط ہے مرجعیت اور لوگوں کی رفت وآمد کے بعد بھی آپ نظم وضبط کے پابند تھے۔ آپ روزانہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم مطہر سے مشرف ہوتے اور دیر تک وہیں رہتے ہیں آپ کے توسلات بہت ہیں آپ کتنے اہل مطالعہ ہیں؟ مجھے معلوم نہیں شیخ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ہے کہ زیادہ اہل مطالعہ نہیں تھے بلک زیادہ اہل فکر تھے۔

وہ چیز جس کا طلاب کے مقام اجتہاد تک پہنچنے میں اہم کردار ہے وہ مختلف کتابوں کا مطالعہ نہیں بلکہ اتنا مطالعہ کافی ہے کہ مطالب انسان کے ہاتھ آجائیں اور وہ فکر زیادہ کریں استاد کو چاہیئے کے مختلف اقوال نقل کر کے طلاب کا وقت ضائع نہ کریں بلکہ انہیں کوئی ایسا کام کرنا چاہیئے جس سے طلاب کے ذہن کی پرورش ہو۔

بہر حال اس بزرگوار کے اعمال نظام وضبط، ذکر، رفت وآمد اور ان کی بے تکلفی تمام انسانوں کے لئے درس ہے آپ آج بھی اسی قدیمی گھر میں رہتے ہیں۔ جس کی چھت کو دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ عنقریب گر جائے گی۔

فومن کے اطراف میں آپ کی بہت زمین تھی۔ جس پر لوگوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ آپ سے بارہا کہا گیا کہ آپ کوئی اقدام کریں جس سے آپ کی زمین پر قبضہ نہ ہو لیکن آپ کہتے تھے:

"اس کی کیا قیمت ہے جو کر رہے ہیں انہیں کرنے دو"

نیز آپ کے فرزند نے بھی آپ سے کہا تھا کہ: "کم از کم آپ ہمیں وکالت دیں تا کہ ہم جا کر ان سے اپنی زمیں لے لیں پھر بھی آپ نے فرمایا: "اس کی کیا قیمت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک دن میں نے آپ سے بہت اصرار کیا کہ کتنا اچھا ہوتا جو آپ وہ تمام کرامتیں لکھ لیتے جو آپ نے علمائے نجف میں دیکھی ہیں اہل غرب نے بھی یہ کام کیا ہے وہ روان شناسی کے عنوان سے اپنے بزرگوں کی طرف (لوگوں کو) متوجہ کرنے کے لئے سموئیل سایلز کی اعتماد بہ نفس جیسی کتابیں لکھیں ہیں۔

آپ نے فرمایا: "ہم نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس طرح قحط الرجال ہو جائے گا۔ ہم تو وہاں روزانہ کرامتیں دیکھتے تھے۔"

حکایات اور ہدایات

آپ با الواسطہ نقل کرتے تھے کہ: ایک مرتبہ مرحوم ملا حسین قلی کے پاس آدھی رات کو مہمان آیا آپ کے خادم نے آپ کو اطلاع دی کہ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: گلی میں جا کر سات قدم ایک طرف اور سات قدم دوسری طرف جاؤ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر اچانک دس بارہ گرم روٹیوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوا۔

خادم کہتا تھا کہ روٹیاں مجھے ایک شخص نے یہ کہہ کر دی تھیں کہ آغا کے پاس مہمان آیا ہے یہ روٹیاں ان کی ہیں۔

بہر حال آغا بہجتؒ عاملانہ اور عالمانہ سلوک کے پر ہر عمل کرتے تھے بر خلاف ان لوگوں کے جو صرف عاملانہ عمل انجام دیتے ہیں میں بارہا یہاں تک کہ اس زمانہ میں بھی جب آپ کی مرجعیت مشہور نہیں تھی اپنے طلاب کو تاکید کرتا تھا کہ آغا بہجت سے استفادہ کریں آپ متحرک تاریخ کی طرح ہیں چلے جائیں گے۔ آقا بہجت کے پاس بہت سی چیزیں ہیں ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

میں آخر میں اس بات کا اضافہ کروں گا کہ ہماری زبانیں اس طرح کے بزرگوں کے

Presented by Ziaraat.Com

حقیقی درجات بیان کرنے سے قاصد ہیں ان کی حقیقت اور معنویت "يُدْرَكُ وَلَا يُوصَفُ" ہے بہت سے نکات ان کی نظر میں تو ہوتے ہیں لیکن ان کی گفتگو میں نظر نہیں آتے۔

اگر ہم مختصر جملے میں آپ کی تعریف کرنا چاہیں تو کہیں گے کہ

"آپ صاحب علم وعمل اور ان شخصیات میں سے ہیں جو قیامت پر یقین رکھتے ہیں اور انہوں نے حقائق کو لمس کیا ہے اسی وجہ سے ان کے سارے اعمال وگفتار کا دوسروں پر اثر ہوتا ہے۔"

Presented by Ziaraat.Com

گفتار چہارم

بیانات

حضرت آیت اللہ شیخ جواد کرحنائی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ شیخ جواد حنائی کے مختصر حالات زندگی

آیت اللہ شیخ جواد حنائی المعروف بہ کربلائی ۱۳۰۴ھ ش میں کربلا معلیٰ میں پیدا ہوئے کربلا میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف کی طرف ہجرت کی اور وہاں بقایا ادبی علوم اور سطوح ختم کر کے آیت اللہ شیخ حسین حلی اور سید عبدالہادی شیرازی سے کسب فیض کیا آپ نے تقریباً ۹ سال حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ خوئی (قدس سرہ) سے استفادہ کیا۔

حضرت آیۃ اللہ کربلائی اخلاق اور معارف میں درج ذیل آیات عظام سے مستفید ہوئے: عارف بزرگ سید علی آغا قاضی، سید محمد حسین تہرانی، شیخ عباس قوچانی، شیخ جواد انصاری ہمدانی اور سید ہاشم حداد اور پھر ایران کی طرف ہجرت کی اور معارف ناب ولائی واخلاقی کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔

آپ کی تالیفات

آپ کی تالیفات میں (۱) کتاب انوار الساطعۃ فی شرح الزیارت الجامعۃ پانچ

Presented by Ziaraat.Com

جلدیں (۲) کتاب قرۃ المھج فی زیارت ثامن الحجج علیہ السلام اور (۳) کتاب تولی و تبریٰ درمطاعن غاصبین مقام خلاف الٰہی معصومین علیہم السلام شامل ہیں۔

درج ذیل مطالب آپ نے صاحب کتاب (بہجت عارفان) کے تقاضا پر تحریر فرمائے:

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیۡنَ وَلَعۡنَةُ اللهِ عَلٰی اَعۡدَآئِهِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ.

اما بعدہ بندہ شیخ جواد المعروف بہ کربلائی اگرچہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے مخصوص افراد میں سے نہیں ہوں اور عدم قابلیت کی وجہ سے آپ کی خاص عنایت اور آپ کے رازداروں میں شامل نہیں ہوسکا البتہ اس طویل عرصہ میں کبھی کبھی آغا کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کے کمالات اور وعظ و نصیحت سے مستفید ہوتا رہتا ہوں اس تحریر میں آپ کی بعض خصوصیات کی طرف اشارہ کررہا ہوں۔

نمازشب اورشب بیداری

آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ آدھی رات کونمازشب میں مخصوصا شب جمعہ میں بہت گریہ کرتے ہیں۔ ایک مشہور عالم دین فرماتے ہیں میں نے نجف اشرف کے مدرسہ سید (علیہ الرحمہ) میں آدھی رات کے وقت آیت اللہ بہجت کو سر سجدہ میں رکھ کر بارگاہ الٰہی میں بار بار گریہ کرتے اور یہ کہے سنا:

اِلٰهِیۡ وَرَبِّیۡ مَنۡ لِیۡ غَیۡرُكَ اَسۡاَلُهٗ كَشۡفَ ضُرِّیۡ، وَالنَّظَرَ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ.

میرے معبود، میرے رب! تیرے سوا میرا کون ہے جس سے

Presented by Ziaraat.Com

سوال کروں کہ میری تکلیف دور کر دے اور میرے معاملے پر نظر رکھ۔

[1]

رازداری

جناب عالی آج بھی اجتماعات سے دور رہتے ہیں یہاں تک کہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ آپ کے ساتھ رہنے اور آپ سے مستفید ہونے کے باوجود آپ کے مخفی رہنے اور ان تک نہ ملنے کی وجہ سے آپ سے دور ہو گئے ہیں بہر حال آپ کاملا راز دار ہیں، مخصوصاً اپنے ذاتی حالات اور ان مخصوص مہربانیوں کے سلسلے میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔

آپ صاحب کرامت اور صاحب مکاشفات ہیں

مرحوم الحاج عباس قوچانی جو آیت اللہ الحاج مرزا علی قاضی کے شاگردوں میں سے تھے، ایک خصوصی نشست میں آیت اللہ بہجت کی تعریف کرتے ہوئے بندہ سے کہنے لگے:

میں ایک مرتبہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے ایران گیا وہاں آیت اللہ بہجت کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے مخصوص نشست میں اس بات پر زور دیا کہ آپ مجھے اپنے ذاتی حالات، مکاشفات اور ان مہربانیوں کے بارے میں بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں۔

---

[1] دعائے کمیل

Presented by Ziaraat.Com

آپ نے مجھے تقریباً بیس ایسے مہم امور اور لطف خاص بتائے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے ہیں۔

آپ نے مجھ سے عہد لیا کہ میں ان کے بارے میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا۔

بندہ نے اپنے بعض دوستوں کو ان میں سے ایک چیز بتا دی ہے۔ میں (کربلائی) نے بھی آغا قوچانی سے اصرار کیا کہ وہ چیز مجھے بھی بتائیں اس پر انہوں نے بتایا کہ آیت اللہ بہجت نے فرمایا: "اگر میں چاہوں تو تو میرے پیچھے جو کچھ ہے اسے دیکھ سکتا ہوں" اور پھر وہ (آغا قوچانی) کہنے لگے۔

کچھ سالوں کے بعد میں دوبارہ ایران گیا اور آیت اللہ بہجت کی خدمت میں حاضر ہو کر مخصوص نشست میں عرض کرنے لگا: وہ باتیں جو چند سال پہلے آپ نے مجھے بتائی تھیں کیا وہ باتیں اب بھی آپ کے اندر پائی جاتی ہیں؟

آپ نے فرمایا: "جی ہاں"

بندہ (کربلائی) بھی چند سالوں سے قم اور تہران میں ہوں کچھ لوگوں سے آپ کے بارے میں ایسی باتیں سنیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر خدا کی خاص مہربانیاں ہیں۔

احکام شریعت کی پابندی

آپ نے بندہ سے فرمایا: آپ نے کب مسلمات شرع (جیسے: ترک معصیت، انجام نوافل و واجبات، حضور قلب کے ساتھ خلوت میں قرآن کی تلاوت کرنا۔ مختصر یہ کہ تمام شرائط اجزاء اور شرائط قبولیت کے ساتھ عبادات انجام دینا اور نماز اور دیگر عبادات کے اسرار کی طرف متوجہ رہنا) پر عمل کیا ہے اور آپ کو اس کے نتائج نہیں ملے، جو ہم سے سیر الی اللہ کے لئے دستور العمل کا تقاضا کر رہے ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

آپ کسی پیر کے منتظر ہیں جو کوہ قاف سے آ کر آپ کی رہنمائی کرے گا! کیا یہ تمام شرع مقدس کے مسلمات کافی نہیں ہیں کہ آپ ان پر کما حقہ عمل کر کے کسی مقام پر پہنچ جائیں۔
"

مختصر یہ کہ بندہ نے جناب عالی سے یہ استفادہ کیا ہے کہ سالک کو چاہئے کہ مکمل طور پر من جمیع الجہات شریعت مقدس کے ظواہر کا خیال رکھے، اور اہل کے علاوہ دیگر افراد سے معنوی حالات کو پوشیدہ رکھے۔ کچھ عرصہ پہلے جب میں قم میں درس اخلاق دیتا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا: "وہ باتیں بیان کرو جنہیں اہل علم سمجھ سکیں وہ باتیں نہ کہو جوان کی سمجھ سے بالاتر ہوں۔"

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

گفتار پنجم

انٹرویو

حضرت آیت اللہ مسعودی خمینیؒ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ مسعودی خمینیؒ کے مختصر حالات زندگی

آیت اللہ علی اکبر مسعودی ۱۳۱۰ھ ہجری شمسی میں شہر خمین میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۳۲۶ میں حصول علم کے سلسلے میں اراک گئے اور پھر ڈیڑھ سال بعد حوزہ علمیہ قم المقدس میں داخل ہوئے۔

اتمام سطح کے بعد ۱۳۳۸ھ ہجری شمسی میں درج ذیل آیات عظام کے درس خارج میں شریک ہوئے: آیت اللہ بروجردی، آیت اللہ امام خمینی، علامہ طباطبائی، تقریباً نو (۹) سال حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت سے کسب فیض کیا اور ان کے بابرکت وجود سے علمی اور اخلاقی استفادہ کیا۔

انٹرویو

یہ انٹرویو آپ سے مصنف نے لیا ہے۔

سوال: ہم آپ کے شکر گزار ہیں جو آپ نے انٹرویو کے لئے ہماری دعوت قبول کی سب سے پہلے ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہیں گے کہ حضرت آیت اللہ بہجت کے ساتھ آپ کی آشنائی کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. سب سے پہلے آپ کا شکر گزار ہوں جو آپ نے

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ بہجت جیسی شخصیت کو معرفی کرانے کے بارے میں سوچا، یہ وہ شخصیات ہیں جن کا دوسروں کے لئے مورد توجہ اور عنایت ہونا ضروری ہے۔

جناب عالی کے ساتھ اپنے رابطہ اور آشنائی کے سلسلے میں عرض کروں گا کہ تقریباً چالیس سال پہلے جب میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے صحن اتا بکی سے گزر رہا تھا تو مجھے ایک نورانی جوان ذکر میں مصروف نظر آیا وہ (جوان) ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا، ان کے نورانی چہرے نے مجھے پہلی ہی نظر میں اپنی طرف مائل کرلیا، میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ دو، تین دن بعد میں نے پھر دیکھا کہ وہی جوان اسی جگہ ذکر میں مصروف ہے میں نے آیت اللہ مصباح سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: یہ آغا بہجت ہیں، پہلے نجف میں رہتے تھے اور اب ایران آئے ہیں اور درس شروع کیا ہے۔

ان دنوں ہم درس خارج کیلئے تیار نہیں تھے، دو، تین سال بعد ہم درس خارج کیلئے آمادہ ہوگئے اور آغا مصباح کے ساتھ آیت اللہ بہجت کے درس میں شریک ہونے لگے۔

اس وقت آپ کے تقریبا دس شاگرد تھے آپ مدرسہ فیضیہ کے ایک کمرے کے سامنے زمین پر بیٹھتے تھے اور شاگرد آپ کے سامنے بیٹھ جاتے تھے آپ آدھا گھنٹہ یا چالیس منٹ درس دیتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد ہم آپ کی درسی روش سے آشنا ہوگئے اور آپ اپنے گھر میں درس دینے لگے میں اور آغا مصباح تقریبا دس سال آپ کے درس میں شریک رہے آغا مصباح تقریبا پانچ سال مجھ سے زیادہ آپ کے درس میں شریک ہوئے ہیں کیونکہ میں انقلابی فعالیت میں مصروف ہوگیا جس کی وجہ سے مجھے قم سے باہر جانا پڑا۔

سوال: جناب عالی نے تقریباً دس سال آغا بہجت کے درس میں شرکت کی ہے، آغا کی درسی روش اور خصوصیات بتائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

جواب: آیت اللہ بہجت کا درس دیگر تمام دروس سے مختلف ہے کیونکہ بندہ نے آیت اللہ بروجردی اور امام خمینیؒ کے درس میں بھی شرکت کی ہے، تقریباً دو سال آیت اللہ گلپائیگانی کے درس میں بھی شریک رہا ہوں کچھ عرصہ آیت اللہ بہاء الدینی کے درس میں بھی شریک رہا ہوں اکثر بزرگان اپنے درس میں پہلے مسئلہ بیان کرتے ہیں اور پھر دوسروں کے نظریات ذکر کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں: شیخ طوسی نے اس طرح کہا ہے، علامہ حلی نے یہ کہا ہے، صاحب جواہر کا یہ نظریہ ہے، ہمارے استاد نے یہ کہا ہے اور پھر مختلف اقوال کی نقد و بررسی کے بعد آخر میں کسی ایک نظریہ کی تائید کر کے اسے اختیار کرتے ہیں یا کوئی نیا نظریہ بیان کرتے ہیں۔ لیکن آیت اللہ بہجت اقوال بیان نہیں کرتے بلکہ مسئلہ مطرح کر کے بیان کرتے ہیں، اسی دوران انسان متوجہ ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ دلیل فلاں آغا نے کہی ہو۔ البتہ اگر کسی نے درس سے پہلے مطالعہ کیا ہو اور اس کے ذہنی تصورات بھی درست ہوں تو وہ بحث سننے کے بعد متوجہ ہو جاتا ہے اور سمجھ جاتا ہے کہ آغا کس کا نظریہ بیان کر رہے ہیں اور کس پر اعتراض کر رہے ہیں یا کس کے قول کی تائید کر رہے ہیں۔

ہم نے خارج طہارت اور مکاسب جناب عالی کے پاس پڑھا ہے آپ سب کچھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ البتہ جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ شاگرد کو چاہئے کہ وہ پوری طرح متوجہ رہے۔

آپ کے درس میں شرکاء کی تعداد کے کم ہونے کا سبب بھی یہی ہے کہ آپ کے درس میں شرکت کے لئے ضروری ہے کہ طالبعلم درس کے بعد دقیق مطالعہ کرے اور آپ کے فرامین پر غور و فکر کرے، اس صورت میں وہ سمجھ جائے گا کہ آغا نے کس قول کو اختیار یا رد کیا ہے یا کوئی نیا نظریہ بیان فرما رہے ہیں۔

استدلال اور فہم قطعی کے حوالے سے آپ کی سطح بہت بلند ہے اگر چہ آپ مرحوم

Presented by Ziaraat.Com

غروی اصفہانی اور مرحوم شیخ شریعت اصفہانی کے شاگردوں میں سے تھے لیکن جیسا کہ اشارہ ہو چکا ہے۔

سوال: حضرت عالی کی اخلاقی خصوصیات اور کرامات کے حوالے سے چند نکات بیان فرمائیں۔

جواب: آپ کی اخلاقی، عرفانی خصوصیات اور کرامات بہت ہیں یہاں صرف چند (خصوصیات وکرامات) کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

زہد

آپ جب قم تشریف لائے اس وقت آپ نے ایک ایسے مکان میں قیام کیا جو آپ کے موجودہ مکان کی طرح تھا بلکہ (وہ مکان) اس مکان سے بھی برا تھا حالانکہ آپ کا موجودہ مکان بھی پرانا اور قدیمی ہے اس سے آپ کا زھد اور دنیا کی طرف عدم رغبت ظاہر ہوتا ہے اور یہ سب کی نظروں کے سامنے ہے

اسرار ورموز جاننا اور غیر مستقیم رہنمائی کرنا

ایک اور اخلاقی خصوصیت جو درحقیقت آپ کی کرامت شمار ہوتی ہے یہ ہے کہ آپ کے سامنے موجود لوگ اگر متوجہ ہوں تو (انہیں معلوم ہو جائے گا کہ) آپ انہی سے مربوط باتیں بیان کرتے ہیں۔

ہم جب آغا مصباح کے ساتھ آپ کے درس میں جاتے تھے تو درس سے پہلے سیاسی امور، اور اپنے اقتصادی اور معشیتی حالات جیسے غیر درسی مطالب کے بارے میں بحث کرتے

Presented by Ziaraat.Com

تھے اس زمانہ میں دیگر طلاب کی طرح ہمارے (اقتصادی اور معیشتی) حالات صحیح نہیں تھے۔

آپ جب آتے تو درس سے پہلے بغیر مقدمہ کے وہی مطالب بیان فرماتے جن کے بارے میں ہم آپ کے آنے سے پہلے بحث کر رہے ہوتے تھے (آپ کی باتیں سن کر) ہم ایک دوسرے کو دیکھتے اور اپنے آپ سے کہتے کہ آپ ہمارے سوالوں کا جواب دے رہے ہیں !

مجھے یاد ہے کہ ایک دن ہم آغا مصباح کے ساتھ یہ بحث کر رہے تھے کہ خالی روٹی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کی جاسکتی، اس دن جب آپ آئے تو کہنے لگے:" ایک دن صبح کو شیخ انصاری (علیہ الرحمہ) کا فرزندان کے پاس گیا اور کہنے لگا:

آغا! ہمارے پاس صرف روٹی ہے سالن نہیں ہے۔

شیخ نے فرمایا: روٹی تازہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تازہ روٹی خود ایک سالن ہے۔

ہم جب آپ کی باتیں سنتے تو ہمیں سکون محسوس ہوتا اور ہم کہتے: ہمارے پاس کم از کم روٹی اور پنیر تو ہے۔

ضمناً یہ بات بیان کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک دن میں نے آغا کی خدمت میں عرض کیا کہ میری زندگی بہت سخت ہوگئی ہے میں کیا کروں؟

آپ نے مجھے ایک ذکر بتایا جسے تسلسل کے ساتھ پڑھنے کے نتیجہ میں آج تک میں تنگدست نہیں ہوا ہوں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں اس ذکر کو اپنے پاس رکھوں اور کسی کو بھی نہ بتاؤں میں نے اسے آج تک ظاہر نہیں کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

فضول باتوں سے پرہیز

آپ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ جہاں بھی جاتے ہیں توحید، نبوت وغیرہ جیسے دینی معارف کے بارے میں بتاتے ہیں اسکے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں بیان نہیں کرتے۔

رازداری

آپ بہت رازدار ہیں بلکہ کم نظیر ہیں آپ کے پاس بہت مسائل اور معنوی مطالب ہیں جنہیں آپ چھپائے ہوئے ہیں، آپ سے انہیں اتنا جلدی نہیں لیا جاسکتا۔

بااستعداد لوگوں کی تربیت

آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ بعض لوگوں کو تربیتی امور بتاتے ہیں مثلاً پیغام دیتے ہیں کہ یہ کام کرو یا نہ کرو یا فلاح کام کا ہونا اچھا ہے یا اچھا نہیں ہے۔

ان (باصلاحیت لوگوں) میں سے ایک شیخ پہلوانی بھی ہیں جو عرصہ دراز تک علامہ طباطبائی کے شاگرد رہے ہیں اور آغا بہجت کے ساتھ ان کا عرفانی رابطہ ہے۔

سوال: آیت اللہ بہجت کے سیاسی پہلوؤں کے بارے میں کچھ بتائیں؟ کیا آپ نے درس یا درس کے علاوہ کسی اور مقام پر ان سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے؟ بطور کلی بتائیں کے طاغوت کے زمانہ میں جنگ کے حوالے سے آغا کا کیا نظریہ تھا؟

جواب: آپ روزانہ اس موضوع پر بحث کرتے تھے اور اس بات کی طرف اشارہ

Presented by Ziaraat.Com

کرتے تھے کہ اسلام کو ختم کیا جا رہا ہے بعض اوقات شاہ کے بارے میں بھی فرماتے تھے کہ وہ دین کو ختم کر رہا ہے۔

ایک دن (اس زمانہ میں جب امام خمینی (قدس سرہ) نے شاہ کے خلاف قیام کا آغاز کیا تھا، تقریباً ۱۳۴۱ء، ۱۳۴۲ء ہجری شمسی میں) ایک شخص نے آپ سے کہا: آغا! کیا آپ نہیں سمجھتے کہ آغا خمینی (قدس سرہ) بہت جلد بازی کر رہے ہیں؟

آپ نے جواب دیا: "کیا آپ نہیں سمجھتے کہ وہ بہت سستی کر رہے ہیں"؟

جس زمانے میں امام خمینیؒ، شاہ کے مظالم کے خلاف تقاریر کرتے تھے اس وقت شاید آغا بہجت کے اس جملے "بہت سستی سے چل رہے ہیں" سے مراد یہ ہو کہ امام کو جہاد کا اعلان کرنا چاہئے ان باتوں سے اس کے علاوہ کوئی اور معنی سمجھ میں نہیں آتا۔

انٹرویو

سوال: امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس کے علاوہ آغا بہجت کا رابطہ کیسا تھا؟

جواب: میں چار، پانچ سال امام خمینی (قدس سرہ) کی خدمت میں رہا ہوں مجھے یاد ہے کہ اس عرصہ میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے دو تین مرتبہ مجھ سے فرمایا: کل صبح ہم آغا بہجت کے گھر جائیں گے اور پھر دوسرے دن ہم آیت اللہ بہجت کے گھر جاتے تھے۔

ہم آپ سے ملنے کیلئے اسی گھر میں آتے تھے جہاں آپ اس وقت قیام پذیر ہیں، اسی پہلے کمرے میں اور انہیں قالینوں کے ساتھ جو اس وقت وہاں بچھی ہوئی ہیں ہم کچھ وقت وہاں بیٹھتے اور پھر امام مجھے اشارہ کرتے اور میں کمرے سے باہر چلا جاتا دونوں بزرگوار تقریباً آدھا گھنٹہ آپس میں باتیں کرتے رہتے اس کے بعد امام باہر آتے اور ہم ان کے ساتھ واپس چلے جاتے تھے آپ کیا باتیں کرتے تھے مجھے معلوم نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۴۱۲ یا ۱۴۱۳ ہجری شمسی میں آغا بہجتؒ نے دو تین مرتبہ مجھ سے کہا کہ آغا خمینیؒ سے کہو کہ کل صبح فلاح ٹائم دو دنبے قربان کریں۔ میں جب آپ کا پیغام امام خمینی کو بتا تا تو آپ فورًا کہتے کہ آغا فرجی قصاب (جو آج بھی زندہ وسلامت ہیں) سے کہو کہ ہماری طرف سے دو دنبے قربان کرے، ہم بعد میں قیمت ادا کریں گے ایک مرتبہ آیت اللہ بہجت نے مجھ سے کہا کہ آغا خمینیؒ سے کہو کہ تین دنبے قربان کریں جب میں نے امام تک آپ کا پر پیغام پہنچایا تو آپ نے فورا تین دنبے قربان کرنے کا حکم دیا۔

یہ وہ مسائل تھے جن کے بارے میں وہی جانتے تھے جبکہ ہم صرف ظاہر کو دیکھتے تھے؟ اصل بات کیا تھی ہم نہیں جانتے۔

ایک مرتبہ جب امام خمینی (قدس سرہ) جماران میں مقیم تھے آیت اللہ بہجت نے مجھ سے فرمایا: میرے پاس ایک خط ہے ایسے آغا تک پہنچائیں میں نے آپ سے خط لیا اور اسے لفافہ میں ڈال کر آغا کی خدمت میں پیش کیا آپ نے مجھے خط کا جواب نہ دیا۔

اس کے علاوہ بھی امام خمینیؒ چند مرتبہ آغا صانعی کے ساتھ آیت اللہ بہجت کے گھر گئے تھے اس وقت میں ان کے ساتھ نہیں تھا (امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ جب قم میں رہتے تھے اس وقت آغا شیخ صانعی امام کی خدمت میں رہتے تھے)۔

سوال: کیا آپ نے کبھی آیت اللہ بہجت سے زمانہ غیبت میں ولایت فقیہ اور حکومت کے بارے میں پوچھا ہے تا کہ معلوم ہو کہ اس سلسلے میں ان کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: ایک دن میں نے آغا سے پوچھا: آپ ولایت فقیہ کے موضوع پر بحث کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے جواب دیا: "میں نے نجف میں ولایت فقیہ کے موضوع پر بحث کی تھی اور تفصیل سے بیان کیا تھا۔"

آپ کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ولایت فقیہ اسلام میں مسلم ہے اور اس

Presented by Ziaraat.Com

موضوع پر بحث کی ضرورت نہیں ہے، میں اسکے بارے میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔

سوال: آیت اللہ بہجت کے پاس کون سے اساتذہ کے اجازت نامے ہیں؟

جواب: میں صرف یہ جانتا ہو کہ آپ کے پاس مرحوم شریعت، شیخ شوستری، اور آغا غروی اصفہانی کے اجازت نامے ہیں یہ اجازت نامے کس طرح کے ہیں، اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

سوال: یہ بات تو واضح ہے کہ آغا مرجعیت سے پہلے بھی اسی طرح زندگی بسر کرتے تھے اور مرجعیت کے بعد بھی آپ کی زندگی اسی طرح ہے اور اس میں کچھ فرق نہیں ہوا وہی مسجد اور وہی گھر۔ اس سلسلے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: لوگ کئی بار آغا کے پاس آتے ہیں تا کہ آپ کے لئے گھر خریدیں لیکن آپ قبول نہیں کرتے میں نے بھی چند مرتبہ آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ آغا یہ گھر ٹوٹ رہا ہے، شرعی لحاظ سے بھی معلوم نہیں کہ انسان کے لئے یہاں رہنا کیسا ہے لیکن آپ ہماری باتوں پر توجہ نہیں دیتے ایسا لگتا ہے کہ گویا ہم نے کچھ کہا ہی نہیں آپ صرف اپنی باتیں بتاتے ہیں۔

سوال: حضرت عالی کی مرجعیت کے اعلان کے حوالے سے میں آپ کا کیا نظریہ تھا؟

جواب: امام خمینیؒ، آیت اللہ اراکی اور آیت اللہ گلپایگانی کے بعد میں نے بھی جامعہ مدرسین میں آپ کی مرجعیت کے لئے ارجح ہونے کے اعلان کیا تھا۔

سوال: وہ ملاقاتیں جو آیت اللہ بہجت ملک کے اعلیٰ حکام کے ساتھ کرتے ہیں نیز صدر مملکت سے جو آپ نے حال میں ملاقات کی تھی اسے عموماً ٹیلیویژن میں نہیں دکھایا جاتا کیا یہ آپ کی مخصوص روش ہے؟

جواب: جی ہاں! آغا اس سے بہت نفرت کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ٹیلیویژن

Presented by Ziaraat.Com

میں ان کی تصویر شائع ہو یہ ان کا اپنا مخصوص طریقہ ہے۔

سوال: آیت اللہ بہجت کے ساتھ رہبر معظم کا رابطہ کیسا ہے؟

جواب: رہبر معظم مدظلہ العالی جب بھی قم تشریف لاتے ہیں، آپ کی زیارت کے لئے آپ کے پاس بھی آتے ہیں۔

سوال: آخر میں ہم آپ سے تقاضا کرتے ہیں کہ آغا کے بارے میں کوئی خاص بات ہے تو اسے بیان فرمائیں؟

جواب: آغا بہجتؒ جیسی شخصیات ہر دور میں کم ہوتی ہیں آپ تمام جہات خصوصاً اخلاقی اور معنوی لحاظ سے بہت عظیم مقام پر فائز ہیں لہذا آپ کے وجود سے استفادہ کرنا چاہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس طرح کی شخصیات جب دنیا سے چلی جاتی ہیں تب کہا جاتا ہے کہ آپ علم کے اتنے بلند مقام پر فائز تھے اور تقویٰ اور معنویت کے لحاظ سے ایسے تھے۔

آیت اللہ اراکی، آیت اللہ گلپایئگانی اور آیت اللہ بھاء الدینی جیسی شخصیات اخلاق اور انسانیت کے ستون تھے۔ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کی تعریف و تمجید شروع ہوگئی۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں چاہئے کہ بدنصیب نہ بنیں اور ہر اس گوہر سے استفادہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ لہٰذا سب کے لئے مخصوصاً ان جوانوں کے لئے جو اخلاقی مسائل کی جانب مائل ہیں، ضروری ہے کہ ان بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے تقاضا کریں کہ کم از کم ہفتہ میں آدھا گھنٹہ ضرور درس اخلاق دیں کیونکہ محض ان کی زیارت کرنا بھی انسان ساز ہے۔

ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے استفادہ کرنا چاہئے۔

Presented by Ziaraat.Com

گفتار ششم

انٹرویو
آیت اللہ محمد ہادی فقہی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ محمد ہادی فقہی کے مختصر حالات زندگی

آیت اللہ محمد ہادی فقہی ۱۳۱۴ش میں ایک روحانی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد گرامی اور تبریز کے مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳۳۴ ش میں حوزہ علمیہ قم میں داخل ہوئے ۱۳۳۶ ہجری شمسی میں سطح عالی ختم کرنے کے بعد علامہ طبا طبائی سے آشنا ہوئے اور آپ سے تفسیر، اسفار اور شفا کی تعلیم حاصل کی علاوہ ازیں آپ نے امام خمینیؒ کے درس خارج میں بھی شرکت کی اور تقریباً ۹ سال آیت اللہ العظمٰی بہجت کے درس خارج میں بھی شریک رہے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد آپ مختلف عہدوں پر فائز رہے ان میں شہر بیر جند میں جمعہ نماز کی امامت بھی شامل ہے۔ اس وقت آپ تہران میں علوم اسلامی کی تبلیغ و تعلیم اور معارف قرآن بیان کرنے میں مصروف ہیں علامہ طباطبائی کی کتاب سنن النبیؐ کا ترجمہ و تحقیق بھی آپ ہی نے تحریر کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

انٹرویو

یہ انٹرویو مصنف نے آپ سے جامعہ روحانیت مبارز شرق کے دفتر میں لیا ہے۔

جواب: سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ آیت اللہ جیسی شخصیت کو بیان کرنے لئے ہم جیسے لوگوں کے انٹرویو کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ کا مقام و منزلت مجھ جسے لوگوں کے بیان کرنے سے بہت بلند ہے ضروری ہے کہ آپ کی شخصیت کے بارے میں وہ لوگ بتائیں جو آپ کے ساتھ مرحوم آغا قاضی کے درس میں شریک تھے آیت اللہ قوچانی اور علامہ طباطبائی جیسے لوگ۔ ایک روایت میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسلسل ناشکری ہوتی تھی اور آپ کے نیک کاموں کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا تھا، حالانکہ آپ کی نیکیاں قریش، عرب اور عجم سب کے شامل حال تھیں بنیادی طور پر رسول خدا سے زیادہ کون اس مخلوق کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوسکتا ہے؟

ہم اہلبیتؑ بھی اسی طرح ہیں، مسلسل ہماری ناشکری کی جاتی ہے اور ہمارے نیک کاموں کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا۔

اچھے اور برگزیدہ مومن بھی اسی طرح ہیں، مسلسل ان کی بھی ناشکری کی جاتی ہے ان کے نیک کاموں کی وجہ سے کوئی بھی ان کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔“

لیکن چونکہ آپ لوگوں نے تقاضا کیا ہے لہٰذا آغا کی زندگی کے تاریخی نکات کی طرف اشارہ کرتا ہوں:

آپ سے میری آشنائی اس وقت ہوئی جب میں تازہ حوزہ علمیہ قم میں داخل ہوا تھا اور مدرسہ حجتیہ میں رہتا تھا، اس زمانہ میں آغا کا گھر مدرسہ کے قریب تھا، میں عموماً دیکھتا تھا کہ ایک عالم دین استوار پہاڑ کی طرح آرام وسکون کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے اور جس کے ساتھ بھی

Presented by Ziaraat.Com

اس کی ملاقات ہوتی ہے اسے سلام کرتا ہے اور اس سے اپنے اموال پرستی کر کے چلا جاتا ہے، اس وقت میں واقعاً دلی طور پر ان کا ارادتمند ہو گیا تھا (اس دوران میں نے) کچھ عرصہ آغا کو نہ دیکھا اور پھر ایک دن جب میں علامہ طباطبائی کے پاس گیا تو آپ نے آغا قاضی کے شاگردوں کے نام لئے، آپ نے آغا بہجت کا نام بھی لیا، یہاں میں سمجھا کہ مدرسہ حجتیہ کے پاس جس بزرگ کو میں عموماً دیکھتا ہوں وہ بزرگ آیت اللہ بہجت ہیں۔

سوال: آپ جو عرصہ آغا بہجت کے پاس رہے آپ کو ان میں اور ان کے رفتار و گفتار میں کونسی اخلاقی خصوصیات نظر آئیں ممکن ہو تو ان میں سے بعض خصوصیات بیان فرمائیں ؟

جواب: آغا میں عجیب وغریب اخلاقی خصوصیات پائی جاتی ہیں ان سے درس لینا چاہئے، یہاں آپ کی بعض اخلاقی خصوصیات کی طرف اشارہ کر رہا ہوں:

رازداری

آپ بہت رازدار ہیں ہمارے کچھ اسے استاد تھے جن کے پاس جب بھی کوئی مسئلہ لے کر جاتے تھے وہ اسے بیان فرماتے تھے، لیکن اگرچہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بعض دوست طالب ہیں لیکن آپ اپنے بارے میں کچھ نہیں بتاتے یہاں تک کہ ان مسائل کو بھی ظاہر نہیں کرتے جو آپ نے بزرگوں سے سیکھے ہیں۔

بعض علماء اس کے برعکس ہیں جیسے آیت اللہ قوچانی جب وہ ایران تشریف لائے تو ایک دوست کے گھر میں بعض مسائل کے بارے میں بات ہوئی اور آپ نے ان کے جواب دیئے آخر میں فرمایا کہ میری طرف لکھ کر بھیجیں میں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دوں گا۔

علامہ طباطبائی بھی اسی طرح تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

اہلبیتؑ اور ان کے ساتھ توسل سے محبت

آپ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ اہلبیت اطہار علیہم السلام اور ان کے ساتھ توسل سے بہت محبت کرتے ہیں میں نے آپ کو کئی مرتبہ سو لعن و سلام کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتے دیکھا ہے۔

علماء و فقہاء کو یاد کرنا

آپ علماء اور فقہاء کا بہت احترام کرتے تھے اور انہیں بہت یاد کرتے تھے ایک دن آپ نے مجھ سے تبریز کے حوزہ علمیہ کے بارے میں پوچھا اور میں نے وضاحت سے جواب دیا آپ بہت متاثر ہوئے اور فرمانے لگے: وہ زمانہ بھی تھا جب تبریز کی علمی شخصیات بہت مشہور تھیں وہاں کا حوزہ علمیہ حوزات میں شمار ہوتا تھا۔

ایک دن آپ نے فرمایا: تہران کے باشندوں نے علماء کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں۔

زہد

آپ میں حقیقی زہد پایا جاتا ہے حال ہی میں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے آپ کے گھر میں تیس سال پرانہ قالیچہ نظر آیا، آپ اللہ تعالیٰ کے ان اولیاء میں سے ہیں جن کی نظر میں دنیا بہت چھوٹی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

"عَظُمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ صَغُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ"[1]
اس (خالق کائنات) کے ماسوا ہر چیز ان کی نظروں میں ذلیل وخوار ہے۔

عبادت

آپ کی نماز میں خاص معنویت پائی جاتی ہے انسان کا علماء کے پیچھے نماز پڑھنا بہت بڑی برکت اور نعمت ہے اس سے انسان کی زندگی میں بہت سے آثار رونما ہوتے ہیں۔

مجھے ایک روایت یاد آرہی ہے جسے ابن کثیر نے کتاب بدایۃ والنھایۃ میں اور خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے نقل کیا ہے (یہ روایت) تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام سے بھی منقول ہے:

....

میری نظر میں ہمارے زمانہ میں امیرالمومنین علیہ السلام کے اس کلام کا واضح مصداق آیت اللہ بہجت ہیں۔

سوال: برائے مہربانی ہمارے لئے وہ تذکرات اور درس بیان فرمائیں جو آپ نے آغا سے آشنائی کے عرصہ میں ان سے حاصل کئے ہیں؟

جواب: آپ نے بہت سے تذکرات اور مطالب بیان فرمائیں ہیں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر رہا ہے:

---

[1] نہج البلاغۃ (صبحی صالح): ص ۳۰۳، خطبہ: ۱۹۳، کتاب سلیم بن قیس الھلالی۔ ج ۲، ص ۸۵۰، تحف العقول النص: ص ۱۵۹

Presented by Ziaraat.Com

انسان کی ہدایت کیلئے احکام شریعت کا مکمل ہونا

آپ نے فرماتے تھے: شارع مقدس نے وہ تمام دستوار اور مطالب بیان کر دیئے ہیں جو انسان کی ہدایت کے لئے ضروری ہیں اگر کمال تک رسائی کے لئے دوسری چیزوں کی ضرورت ہوتی تو یقینا شارع مقدس انہیں بھی بیان فرماتے۔

نماز اوّل وقت

ایک دن آپ نے فرمایا: "اگر کوئی شخص روزانہ پابندی کے ساتھ اول وقت میں نماز کا پابند ہو، وہ ہر اس مقام تک پہنچ جائے گا جہاں پہنچانا چاہتا ہو" آپ اس بات کی بہت تاکید کرتے تھے۔

علماء کا احترام

آپ علمائے کرام کا بہت احترام کرتے تھے اور کسی بھی عالم کی بدگوئی پسند نہیں کرتے تھے آپ ان کے ساتھ لڑنے اور ان کی بدگوئی کو عاقبت کے برے ہونے کا باعث سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ احادیث میں ہے کہ "جو شخص اپنے استاد یا کسی عالم کی بے احترامی کرے گا وہ اپنی عمر میں خیر نہیں دیکھے گا۔"

Presented by Ziaraat.Com

روحانیت کی اہمیت

آپ روحانیت اور علماء کے ساتھ مربوط امور کو بہت اہمیت دیتے تھے آپ کا نظریہ تھا کہ عالم دین کو چاہیئے کہ اپنے وظائف اچھی طرح انجام دے اور جتنا ہو سکے وہ کام نہ کرے جو علماء کا وظیفہ شمار نہیں ہوتے۔

ہمارے ایک بزرگ عالم دوست نے [جو ہمارے ساتھ آیت اللہ بہجت کے درس میں شریک ہوتے تھے] نسل نو کی خدمت کے لئے ایک سکول میں پڑھانا شروع کیا۔

ہمیں معلوم تھا کہ آیت اللہ بہجت کو یہ طریقہ پسند نہیں ہے، اس لئے جب بھی ہمارا وہ دوست آغا کے درس میں آتا آپ اسے دیکھتے ہی فرماتے: آپ نے حوزوی علوم میں بہت محنت کی ہے لہٰذا آپ کو علماء کے ساتھ مربوط کام کرنے چاہیں کیونکہ تعلیم و تربیت کے ساتھ مربوط امور دوسرے لوگ بھی انجام دے سکتے ہیں لیکن جو کام آپ سے مربوط ہیں وہ دوسرے نہیں کر سکتے یہاں تک کہ آپ نام لے کر فرماتے تھے کہ مثلاً: آپ کو چاہیئے کہ کسی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیں۔

آپ یہ باتیں اس لئے کہتے تھے کیونکہ ہزار سال سے زائد عرصہ سے ہم معصومین علیہم السلام سے دور ہیں (اس عرصہ میں) علمائے کرام اور مدارس علمیہ نے دین کی حفاظت کی ہے اس وجہ سے آپ تاکید کرتے تھے کہ وہ صرف علمی اور وہ امور انجام دیں جو ان کے ساتھ مربوط ہیں۔

اس وقت ہمارے پاس تہران میں خواہران کا ایک مدرسہ ہے جہاں دو سو سے زائد لڑکیاں حصول علم میں مصروف ہیں، ان میں ایسی لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے یونیورسٹیوں سے بھی تعلیم حاصل کی ہے وہ پڑھتی بھی ہیں اور پڑھاتی بھی ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک دن میں نے آیت اللہ بہجت سے اپنے کاموں کے بارے میں پوچھا اور عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک مدرسہ ہے جس کی یہ خصوصیات ہیں میں سمجھ رہا تھا کہ آپ میری بہت حوصلہ افزائی فرمائیں گے آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ ہی درس پڑھاتے ہیں؟ میں نے کہا: حقیقت یہ ہے کہ میں نے کچھ عرصہ لمعتین پڑھائی ہے لیکن بعض مصروفیات کی وجہ سے سوچا کہ مجھے چاہئے کہ مسجد میں خدمات انجام دوں اور دوسرے کام کروں اس وجہ سے میں نے درس پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ میری باتیں سن کر آپ کو بہت دکھ ہوا اور آپ فرمانے لگے: قبول نہیں ہے۔

سوال: آپ نے آغا کے درس میں کتنے سال شرکت کی ہے؟ نیز آغا کے درس کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: میں تقریباً 9 سال آغا کے درس میں شریک رہا ہوں آپ مرحوم غروی اصفہانی اور ان کے شاگردوں کی طرح اصول میں بہت دقت کرتے ہیں۔

آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے آپ درس شروع کرنے سے پہلے تقریباً دس منٹ لرزا دینے والے جملے بیان فرماتے ہیں، کوئی آیت یا حدیث بیان کرتے ہیں خاص طور پر بدھ کے دن جو ہفتہ کے درس کا آخری دن ہوتا ہے دوگنا درس پڑھاتے ہیں آپ کا مسلسل یہی طریقہ رہا ہے مجھے یاد نہیں کہ آپ نے حتی ایک دن بھی اس طریقہ کو ترک کیا ہو لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ میں نے اس زمانے میں یہ نفیس مطالب نہیں لکھے تھے مجھے جب بھی یہ بات یاد آتی ہے، بہت دکھ ہوتا ہے۔

سوال: آغا کی سیاست کے حوالے سے کچھ مطالب بیان فرمائیں؟

جواب: سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ جو شخص اسلام اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے طریقے کی معرفت رکھتا ہو اور اسے پورا علم ہو، وہ کبھی بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ

Presented by Ziaraat.Com

خاموش بیٹھ جائے اور دین کے دشمن آ کر دین اور قرآن کو ختم کر دیں آغا بھی اپنے درس میں بعض اوقات اس موضوع پر بات کرتے تھے۔ جب امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کو جلا وطن کیا گیا تو آپ نے اپنے درس میں فرمایا: "کیا ایسے لوگ نہیں ہیں جو جا کر ان اعلیٰ عہدیداروں کو قتل کر دیں ؟ یعنی کچھ طاغوتی وزراء کو قتل کریں۔"

نیز آپ نے فرمایا: "چونکہ ان کا کوئی خاص مقصد نہیں اور صرف دنیا کے طلبگار ہیں، اس لئے بہت ڈرتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی قتل ہو جائے تو..........................

....

سوال: آپ کو حضرت آیت اللہ بہجت کی کوئی جالب اور درس آموز داستان یاد ہے تو بیان فرمائیں؟

جواب: یہاں میں چند داستانیں بیان کرتا ہوں:

(۱)۔ میں نے کچھ خواب دیکھے تھے اور مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں علامہ طباطبائی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اپنے خواب بیان کئے۔ آغا بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے: یہ فلاں بات کی نشانی ہے فی الحال آپ جلدی نہ کریں اور صبر کریں اس کے علاوہ انہوں نے کچھ اور باتیں بھی بیان کیں۔ ایک سال گزر گیا اور مجھے اس مشکل سے چھٹکارا نہ ہوا۔

ایک دن میں سب سے پہلے آیت اللہ بہجت کے درس میں حاضر ہوا آپ تشریف لائے تو میں نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا: آغا! میں اس مصیبت میں گرفتار ہوں، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

آپ نے اَن سنا کر دیا اور پھر فرمانے لگے: "یہ طبعی ہے اور مزاج کے ساتھ مربوط ہے۔"

Presented by Ziaraat.Com

چونکہ میرا آیت اللہ بہجت اور علامہ طباطبائی دونوں پر مکمل اعتماد تھا میں نے محسوس کیا کہ دونوں بزرگوں کے جواب ایک دوسرے کے ساتھ ساز گار نہیں ہیں۔ میں اس وقت پریشان ہو گیا، ایک طرف علامہ کی نظر کو ترجیح دے رہا تھا کیونکہ وہ میرے احوال جانتے تھے اور میں نے اپنے تمام مسائل انہیں بتائے تھے اور دوسری طرف آیت اللہ بہجت کا نظریہ تھا؟ جالب بات یہ ہے کہ علامہ طباطبائی نے ایک سال بعد فرمایا: ”یہ طبعی چیز ہے اور مزاج کے ساتھ مربوط ہے۔“

۲۔ ہم اکثر اوقات درس کے بعد آیت اللہ بہجت اور ان کے فرزند کے ساتھ پل صفائیہ کے پیچھے واقع زرعی زمین پر جاتے تھے۔ (اس زمانہ میں پل صفائیہ کے بعد زرعی زمین تھی) اور وہاں آغا کی اقتدا میں نمازِ مغرب اور عشاء پڑھتے تھے بعض اوقات میں چاہتا تھا کہ اپنی عبا آپ کے نیچے بچھاؤں لیکن آپ قبول نہیں کرتے تھے آپ راستے میں بھی کچھ باتیں بتاتے تھے لیکن افسوس میں نے وہ باتیں نہ لکھیں۔

مجھے یاد ہے کے آپ نے ایک دن فرمایا: ”ترکی زبان وسیع ترین بانوں میں سے ہے“ میں آپ کی اس بات سے سمجھ گیا کہ آغا کو ترکی زبان بھی آتی ہے کیونکہ اگر آپ نہ جانتے ہوتے تو اس طرح کا مقائسہ نہ کرتے۔ دوسرے دن آپ نے فرمایا: ”ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ ہزار درجہ کے فاصلہ پر ہے بلکہ مسئلہ اس سے بھی بڑا ہے۔“

۳۔ ایک مرتبہ ہم علامہ طباطبائی کے چند اخلاقی شاگردوں کے ساتھ جمکران گئے اور مسجد جمکران کے اعمال اور نمازِ امام زمانہ علیہ السلام پڑھنے لگے۔ اتنے میں اچانک دیکھا کہ آیت اللہ بہجت بھی جمکران تشریف لائے ہیں ہمیں بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس وقت ہماری آپ کے ساتھ بہت اچھی جان پہچان تھی۔ نماز مغربین کا وقت ہوا تو بہت خوش تھے کہ آغا کی امامت میں نماز پڑھیں گے ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے کے لیے بہت اصرار کیا لیکن آپ

Presented by Ziaraat.Com

نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ "تم لوگوں میں سے کوئی ایک امامت کرائے اور نماز پڑھیں۔"

سوال: ہمارا آپ سے آخری سوال یہ ہے کہ اگر آپ کو آغا ایک جملے میں معرفی کرنا چاہیں تو کیا فرمائیں گے؟

جواب: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے علاوہ اگر انسانیت کے شجرہ طیّبہ نے کوئی سالم میوہ دیا اور یقیناً (سالم میوہ) دیا ہے ان سالم میووں میں سے ایک (میوہ) آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا بابرکت وجود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

گفتار ہفتم

انٹرویو

آیت اللہ محمد حسین احمدی فقیہ یزدی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ محمد حسین احمدی فقیہ کے مختصر حالات زندگی

حضرت آیت اللہ محمّد حسین احمدی فقیہ یزدی علماء کرام کے ایک خاندان میں پیدا ہوئے۔

آپ نے دینی تعلیم کا آغاز اپنے والد گرامی حضرت آیت اللہ الحاج ملاّ احمد احمدی کے پاس کیا اور پھر آیات عظام: آیت اللٰہی، علومی، طباطبائی، بروجردی اور شہید صدوقی کے پاس دروس سطح پڑھ کر درس خارج فقہ واصول، درج ذیل آیات عظام کے پاس پڑھا:

میلانی، خوانساری، گلپایئگانی، اراکی، سید علی بھبھانی، فکور، مرتضیٰ حائری اور بہاء الدینی۔ علاوہ ازیں آپ علوم ہیئت، فلسفہ، حدیث، تفسیر اور عرفان مرحوم علامہ طباطبائی، رفیعی قزوینی، شعرانی، حکیم الٰہی قمشہ ای اور مفکر شہید استاد مرتضیٰ مطہری جیسے اساتذہ کے پاس پڑھ کر درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔

آپ عرصہ دراز سے حوزات علمیہ قم میں خارجِ فقہ واصول کی تدریس میں مصروف ہیں اس کے علاوہ آپ نے درج ذیل کتابیں بھی تحریر کی ہیں: صلوٰۃ مسافر، رسالہ صلح، انفال درفقہ، مباحث الفاظ ومبحث قطع وظن دراصول۔

آپ نے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے لیے امام خمینیؒ کا بھرپور ساتھ دیا اور بہت

Presented by Ziaraat.Com

کوششیں کیں۔

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد آپ درج ذیل عہدوں پر فائز رہے: صوبہ ہرمزگان میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے رہے، تقریباً دس سال بندر عباس کے امام جمعہ رہے اور دانشگاہ علوم پزشکی ایران میں سنہ ۱۳۷۰ ہجری شمسی سے آج تک

....

انٹرویو

صاحب کتاب نے آپ سے یہ انٹرویو آپ کے گھر میں لیا ہے۔

سوال: برائے مہربانی بتائیں کہ آپ آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے ساتھ کس طرح آشنا ہوئے اور کتنا عرصہ ان سے استفادہ کیا؟

جواب: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَعْنَةُ اللهِ عَلٰى اَعْدَآئِهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے ساتھ ہماری آشنائی کئی سال پہلے ہوئی تھی۔ مجھے یاد ہے آپ کے ساتھ آشنائی کا سبب یہ تھا کہ ہم نے آیت اللہ العظمیٰ فکور (قدس سرہ) سے آپ کے بہت فضائل سنیں تھے۔ آغا فکور سال کا آدھا حصہ نجف میں رہتے تھے اور آدھا حصہ ایران اور قم میں بسر کرتے تھے۔ آپ گرمی کے دن نجف اشرف میں گزارتے تھے اور سردی میں قم تشریف لاتے تھے۔

ہم نے آغا بہجت کی اخلاقی خصوصیات اور علمی، فکری اور اخلاقی چہرے کو پہلی مرتبہ ان سے سنا تھا اور وہ آغا بہجت کو اس وقت سے جانتے تھے، جب آپ نجف میں تھے آپ کا نظریہ تھا کہ ہم آغا بہجت کی خدمت میں جائیں اور ان سے استفادہ کریں ہم چونکہ آغا فکور

Presented by Ziaraat.Com

کے علم فکر اور تقویٰ کے معتقد تھے لہٰذا آیت اللہ العظمیٰ بہجتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرصہ دراز تک آپ سے استفادہ کرتے رہے۔

سوال: آپ جتنا عرصہ آغا کے ساتھ رہے ہیں، اس عرصہ میں آپ کو آغا میں کونسی انفرادی خصوصیات نظر آئیں؟ برائے مہربانی بیان فرمائیں۔

جواب: آپ کے سوال کا جواب دینے سے پہلے بطور مقدمہ عرض کروں گا کہ تمام حوزات علمیہ مخصوصاً قم و نجف کے حوزات علمیہ میں بہت سے باعظمت اور با فضیلت لوگ رہتے ہیں ان کی اس عظمت و بزرگی کے بہت سے اسباب ہیں۔ چار محور ایسے ہیں جن میں اس بزرگوار کی عظمت، بزرگی اور جذابیت کا خلاصہ کیا جا سکتا:

۱۔ علمی پہلو

پہلا محور ان کا علمی پہلو ہے، اس سلسلے میں حوزات علمیہ میں بیشتر علم "فقہ" اور علم "اصول" بیان ہوتے ہیں۔ ماضی میں علم تفسیر، قرآن، علم کلام، فلسفہ، نجوم، طب اور ریاضیات بھی رائج تھے۔

جو شخص حوزات علمیہ میں ان علوم کو دوسرے سے زیادہ سمجھتا ہے اس کی عظمت و بزرگی دوسرے کے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے۔

۲۔ تقویٰ و پرہیز گاری

دوسرا محور، تقویٰ اور پرہیز گاری ہے، دیگر علمی مراکز کے برخلاف، حوزات علمیہ میں تقویٰ اور پرہیز گاری فضیلت شمار ہوتا ہے، بغیر تقویٰ کے علم نہ صرف مفید نہیں بلکہ مضر ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

اس شخص اور عالم کے لئے باعث نقص ہے۔ لہٰذا حوزات علمیہ میں جس شخص کا ورع وتقویٰ زیادہ ہوتا ہے اس کی محوریت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کے مقام ومنزلت کی عظمت بڑھ جاتی ہے۔

۳۔ جامعیت

تیسرا محور، جس کی حوزات علمیہ میں بہت عظمت ہے، جامعیت ہے، جو شخص علم و تقویٰ اور اجتماعی، فکری، سیاسی، اور لوگوں کے ساتھ ارتباط میں فعال ہوتا ہے اور اس میں یہ ساری چیزیں پائی جاتی ہیں (لوگوں کی) نظریں اور افکار کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور وہ محور قرار پاتا ہے۔

۴۔ صاحب معنویت ہونا

چوتھی چیز جو حوزات علمیہ میں مرکزیت اور محوریت کی حامل ہے وہ اللہ سبحان وتعالیٰ کے ساتھ معنوی ارتباط ہے، اہل علم اس شخص کو اپنی رائج اصطلاح میں اہل معنیٰ کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور ائمہ اطہار علیہم السلام مخصوصاً حضرت ولی العصر کے ساتھ مربوط ہوتا ہے، جو اہل کشف وکرامات ہوتا ہے لوگوں میں اس کی تاثیر اور جاذبیت بڑھ جاتی ہے اور لوگوں کی نظریں اس کی طرف ہوتی ہیں اور وہ دوسروں کے لئے محور ہوتا ہے۔

حوزات علمیہ میں بزرگوں کی جذابیت ان چار محوروں سے وابستہ ہے اگر کسی میں یہ جہات نہ ہوں تو وہ کبھی کسی کی توجہ کا مرکز نہیں بن سکتا۔

ان چار محوروں کو جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے، بندہ نے اس بزرگ شخصیت

Presented by Ziaraat.Com

(حضرت آیت اللہ العظمٰی بہجت) میں قریب سے دیکھا ہے۔

پہلا محور:

جب ہم آپ کے علمی پہلو کو دیکھتے ہیں تو وہ خصوصیات جو آپ کے درس میں پائی جاتی تھیں اور آپ کی فکر سے نکلتی تھیں، ان سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے کیونکہ آپ جب بھی کسی مسئلہ یا فرع فقہی کو عنوان قرار دیتے تھے تو اس بحث پر دلالت کرنے والی آیت یا روایت کی ظرافتوں پر توجہ کرنے کے بعد اس بحث اور اس کے مشابہ دیگر ابحاث کے درمیان مقایسہ کرتے اور پھر تعادل بین المباحث میں مخصوص عقلی وفکری دقت کے بعد مخصوص فکر واجتہاد کے ذریعے ایک جدید علمی نتیجہ نکالتے تھے۔

شیعہ بنیادی طور پر اس بات کے معتقد ہیں کہ مجتہد جتنا ذہین اور سمجھدار ہوگا اور روایات کے معانی ومطالب میں جتنی دقت کرے گا، اتنا ہی ائمہ اطہار علیہم السلام کی عظمت و بلندی کے قریب ہو جائے گا، ہم واقعا دیکھتے تھے کہ آپ (آیت اللہ بہجت) اپنی مخصوص نظر وفکر سے مباحث کا تجزیہ وتحلیل کرتے تھے حقیقت میں صحیح اجتہاد بھی یہی ہے کہ مجتہد کو چاہئے کہ آیت کے شان نزول اور روایات کے بیان ہونے کو ملاحظہ کرنے کے بعد اس طرح مورد نظر مطلب میں دقت کرے کہ گویا اسے محسوس کر رہا ہے نیز خود کو موضوع بحث واقعہ کے متن میں قرار دے اور پھر آیت کے نزول اور احادیث کے صدور کے زمانہ کو، زمانہ کے ساتھ مقائسہ کرے اور دیکھے کے اس بارے میں مرضی الٰہی اور رضائے خداوند عالم تمام احکام اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے کس چیز میں ہے؟

اجتہاد کیلئے یہ چیز بنیادی حیثیت رکھتی ہے، ہم اس چیز کو آپ کے دروس میں واضح طور پر مشاہدہ کرتے تھے بندہ معتقد ہوں کہ جو مجتہد اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا ہے اسے اپنا

Presented by Ziaraat.Com

فتویٰ اور نظریہ بیان نہیں کرنا چاہئے بلکہ مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ اس میں ملکۂ عدالت واجتہاد کے علاوہ یہ ملکہ بھی پایا جاتا ہو اس طرح کے وہ تمام احکام اور نظریات اسلام پر گہری نظر رکھتا ہو اور مورد بحث موضوع پر فتویٰ دے کر اپنا نظریہ بیان کر سکے میرے خیال میں یہ حالت ان افراد میں پائی جاتی ہے جو ائمہ اطہار علیہم السلام کے پرورش یافتہ ہیں۔

یہ وہ خصوصیت ہے جو آغا بہجت میں واضح طور پر پائی جاتی تھی۔ جو بھی آپ کے درس میں کچھ وقت شریک رہتا اور نزدیک سے آپ سے آشنا ہو جاتا اسے یہ چیز آپ کے استنباط اور اجتہاد میں نظر آجاتی تھی۔

البتہ کچھ لوگ خاص قسم کی مخصوص دقت کے حامل ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ فقہاء کے بعض نظریات وغیرہ محفوظ کرنے اور ان کی جمع آوری اور تدبیر میں بعض خصوصیات رکھتے ہوں، لیکن بلند اجتہادی نظریہ، جس کے بارے میں ابھی بیان ہوا ہے، کے لئے ایسی نظر کی ضرورت ہے جو تمام احادیث و روایات اور اسلام کی بنیاد اور احکام اسلام کے ترتیبی پروگرام کے تمام پس منظر کو دیکھ سکے۔

یہ فوق العادہ نظر ملکہ اجتہاد اور عدالت وغیرہ ہے ہمیں یہ خصوصیات آغا بہاء الدینی، آغا فکور خاص طور پر آغا بہجت میں اچھی طرح نظر آتی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ جب آغا طاہر شمسی کے ساتھ مرجعیت کی صلاحیت رکھنے والی شخصیات کے بارے میں ہماری گفتگو ہوتی تھی تو آپ شاید آغا بہجت کو ترجیح دیتے ہوئے فرماتے تھے:

”آیت اللہ العظمیٰ بہجت ایسے مقام پر فائز ہیں کہ جب بھی اسلام کے احکام اور دسروار پر ان کی نظر پڑتی ہے تو وہ ایسا فتویٰ دیتے ہیں، جس میں خدا کی رضا ہوتی ہے۔“

چونکہ آیت اللہ العظمیٰ بہاء الدینی کا ذکر ہوا ہے لہٰذا بہتر ہے کہ آغا بہجت کے بارے میں ان کا فرمان بھی بیان کیا جائے آیت اللہ بہاء الدینی فرماتے تھے:

Presented by Ziaraat.Com

"آغا بہجت جیسے (انسان) کا ہونا ضروری ہے"

مجھے یاد ہے کہ جب آپ سے حضرت امام خمینی (قدس سرہ) کی رحلت کے بعد پیش آنے والے واقعات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "آیت اللہ بہجت کی طرف رجوع کرنے میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے۔"

حالانکہ آپ بھی اعاظم میں سے تھے اور مرجعیت کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں تھے لیکن آپ ان مسائل میں نہیں پڑھنا چاہتے تھے۔

بہرحال یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جسے ہم نے آغا بہجت میں دیکھا ہے آپ میں یہ کاملہ و عالیہ ملکہ پایا جاتا تھا اس کے ذریعے آپ اپنی بلند نظر سے آثار وحی کی طرف متوجہ ہو کر عمیق اجتہاد بیان کرتے تھے۔

دوسرا محور

دوسرے محور کے بارے میں عرض کروں گا کہ ہمارے پاس دو طرح کے مراجع ہیں ایک وہ مرجع جس کے پاس علمی پہلو ہے وہ شاگردوں کے صرف علمی پہلو کو تقویت دیتے ہیں اور دوسرا وہ جو اس پہلو کے علاوہ اپنے شاگردوں کی اخلاقی تربیت بھی کرتے ہیں دوسرا محور (تربیت کرنا) علمی محور سے زیادہ دشوار ہے اس وقت حوزۂ علمیہ میں ہماری ایک مشکل یہ ہے کہ، ہمارے ہاں مسئلۂ اخلاق و تربیت محور نہیں ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا بابرکت وجود دوسرے محور (شاگردوں کی تربیت) میں بھی حوزہ علمیہ قم اور نجف کے حوزات علمیہ میں، کامیاب اور کم نظیر یا بے نظیر ستون تھا اور ہے یعنی آپ نے اپنی حرکت، عمل، رفتار اور اخلاق کے ذریعے کچھ لوگوں کی تربیت کی ہے اور اپنے اگردوں کو بتایا ہے کہ اگر تم کسی مقام پر پہنچنا اور بلند معارف تک رسائی چاہتے ہو تو تمہیں

Presented by Ziaraat.Com

زہد، ورع اور پرہیز گاری کے ذریعے اس مقام تک پہنچنا ہوگا اس کے علاوہ تمہارا اس مقام تک پہنچنا ناممکن ہے یہ کہنا درست ہوگا کہ حوزہ علمیہ، آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی خصوصیات کا مقروض ہے۔

یہ معنویت اور روحانیت جو اس وقت موجود ہے ان سے اور ان جیسی دیگر شخصیات کی وجہ سے ہے دوسرے لوگوں کا اس میں بہت کم حصہ ہے۔

کتنا اچھا ہوتا جو سب اس جہت میں حصہ دار ہوتے اور دوسروں کو معنوی اور الٰہی جہات کی طرف متوجہ کرتے۔

دوسرے محور کے بارے میں یہ نکتہ بھی بیان کروں گا کہ جو لوگ تقویٰ اور فضیلت کے کامل مرتبہ کے مصداق ہیں حقیقت میں وہ انبیاء اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں اپنے لئے نمونہ عمل سمجھتے ہیں شاید ہمارے پاس صرف یہی ایک راستہ ہے اور تربیت کیلئے اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ حوزہ علمیہ میں آیت اللہ العظمیٰ بہجت اس روش کو عام کر کے انبیاء اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی پیروی کر رہے ہیں امید ہے کہ طلاب عزیز، فضلا اور علما خدا کی توفیق سے آپ کی شخصیت سے بھرپور استفادہ کریں گے روز قیامت جو روزہ احتجاج ہے، یقیناً اس دن آیت اللہ بہجت علماء اور بزرگوں پر الٰہی حجتوں کا حصہ ہوں گے۔

اگر ہم آپ سے صحیح استفادہ نہ کر سکے اور اپنی صحیح تربیت نہ کی تو متأسفانہ محکوم ہو جائیں گے اور حضرت حق کا صحیح جواب نہیں دے سکیں گے۔

البتہ ممکن ہے کہ کچھ لوگ ان باتوں کو غلو اور حقیقت سے زائد سمجھیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ جب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ہے جو معصومین علیہم السلام کا جانشین ہے، مجتہد بہت زحمتوں اور ریاضتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ خالص ملکہ حاصل کرتا ہے جس کی طرف اشارہ ہو چکا ہے، نیز انبیاء اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرح نمونہ سازی میں بھی

Presented by Ziaraat.Com

کردار ادا کرتا ہے یہ بہت مہم ہے، شاید حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو روایت بیان ہوئی ہے اس کا اسی بات کی طرف اشارہ ہو۔

اَلسَّلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ.[1]

سلمان ہم اہلبیت میں سے ہے۔

جو شخص بلند معنوی درجات اور توحیدی مقامات تک پہنچ سکتا ہے وہ عصمت وطہارت کے بلند مقام اور اہلبیت علیہم السلام کی جانشینی کا نمونہ بھی بن سکتا ہے وہ نبوت، رسالت اور امامت کے نور تک بھی پہنچ سکتا ہے پیغمبر اور امام کے صفات اس میں جلوہ گر ہوتے ہیں اور وہ ان دونوں کا جانشین شمار ہوتا ہے۔

تیسرا محور

شاید حوزات علمیہ میں اس محور کی طرف بہت توجہ دی گئی ہے کہ مجتہد کو جامعیت کا حامل ہونا چاہیئے کسی بھی مسئلہ میں جامعیت بہت اہمیت رکھتی ہے، بہت سے علماء کی تعبیر میں مجتہد جامع الشراط ملتا ہے یہاں شرائط سے اجتماعی، فکری، سیاسی، عبادی اور تقوائی شرائط مراد ہیں۔

جامعیت اتنی مہم ہے کہ جب تک کوئی شخص مختلف علوم، فنون اور دین اور اجتہاد کے ساتھ مربوط مسائل میں جامعیت تک نہیں پہنچتا اس وقت تک وہ مرجع نہیں بن سکتا یہ مسئلہ برسوں سے فقہاء اور علمائے کرام کی توجہ کا مرکز رہا ہے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک بیان فرمایا ہے:

[1] منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ (خوئی)۔ ج ۱۴ ص ۴۸، بحارالانوار: ج: ۱۰، ص ۱۲۳، ح ۲

Presented by Ziaraat.Com

مجتہد کو زمان و مکان سے آشنا ہونا چاہئے آپ نے اسے اجتہاد کی شرائط میں سے قرار دیا ہے یہ کوئی بات نہیں بلکہ یہ فقہاء کی وہی تعبیر ہے جیسے وہ "جامع الشرائط" کے عنوان سے یاد کرتے ہیں جامع الشرائط یعنی: زمان و مکان سے آشنا ہونا اور زمان و مکان میں احکام کی موقعیت سے باخبر ہونا یہ ان شرائط میں سے ہے جن (شرائط) کا استنباط اور اجتہاد میں ہونا ضروری ہے۔ شاید حدیث میں موجود "حَافِظًا لِدِينِهِ" [1] کا اشارہ اسی موضوع کی طرف ہے۔

اس جامعیت کو حضرت آیت اللہ بہجتؒ کے بابرکت وجود میں اچھی طرح مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

چوتھا محور

چوتھا محور خداوند منان اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ خصوصی ارتباط اور دنیا کے مافوق عالم کا مشاہدہ کرنا، ارواح طیبہ سے سروکار اور رموز خلقت اور شہود عالم معنی ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ بہاء الدینی اور آغا بہجت، ان قیمتی نمونوں میں سے ہیں جن میں یہ خصوصیاے پائی جاتی تھی۔

سوال: آغا کے درس کی دوسری خصوصیات بھی بیان فرمائیں؟

جواب: آپ کے درس میں شریک ہونے کے اہداف میں سے ایک ہدف وہ بیانات ہیں جو آپ اپنے استادوں سے نقل کرتے تھے آیت اللہ العظمیٰ بہجت بزرگوں کی

[1] الاحتجاج علی اہل اللجاج (للطبرسی)۔ ج ۲۔ ص ۴۵۸، بحار الانوار: ج ۲، ص ۸۸، ح ۱۲

Presented by Ziaraat.Com

زندگی، کلمات اور ان کے اخلاق کی نوعیت کو بیان کرنے کے ذریعے ہم پر بہت عنایت کرتے تھے اسی طرح بہت ظریف علمی نظریات جو ہمارے لئے اہمیت رکھتے ہیں۔ واقعاً ہم ان سے بہت استفادہ کرتے تھے۔ ہم نے ان میں سے بعض مطالب لکھے ہیں فرصت کے اوقات میں جب بھی انہیں دیکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ہم نے یہ مطالب ابھی لکھے ہیں اور ہم انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں۔

سوال: سنا ہے کہ آیت اللہ العظمیٰ بہجتؒ درس کے دوران وعظ ونصیحت بھی کرتے تھے، ممکن ہو تو اس سلسلے میں کچھ مطالب بیان فرمائیں؟

جواب: آپ عموماً سحر خیزی اور شب بیداری کی نصیحت کرتے تھے اور شب بیداری اور سحر خیزی کا بہت اصرار کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ آپ بعض اوقات فرماتے تھے: اصل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو اٹھنے، رات کے ساتھ محبت اور سحر خیزی کے ذریعے معارف الٰہی حاصل کئے تھے۔

ایک دن میں نے آپ سے اس روایت کے بارے میں پوچھا کہ آئمہ علیہم السلام فرماتے ہیں:

> ہم صبر کرتے ہیں تا کہ شب جمعہ آئے اور رحمت الٰہی کے دروازے کھل جائیں۔ شب جمعہ اور شب قدر .... میں ہم آل محمد علیہم السلام کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور مزید نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ [1]

آپ نے فرمایا: جی ہاں! وہ مخصوص لحظات اور سحر کی الٰہی رحمت اور پھر آپ نے چند مرتبہ سحر، سحر۔۔۔ کہا۔ بہر حال آپ سحر، شب جمعہ کی سحر خیزی، سے استفادہ کرنے اور نماز

---

[1] بحار الانوار: ج ۱۷، ص ۱۵۲، ح: ۵۴ و ج: ۲۶، ص ۹۰ ح ۱۰ و ۱۱

Presented by Ziaraat.Com

شب پڑھنے، تسلسل کے ساتھ نوافل پڑھنے اور ہمیشہ ذکر میں مصروف رہنے کی تاکید کرتے تھے۔ نیز بزرگوں سے بھی نقل کرتے تھے کہ وہ اس طرح فیض الٰہی سے استفادہ کرنا چاہتے تو رات اور سحر سے استفادہ کرتے تھے نیمہ ٔ شب، اور سحر کے وقت خلوت اور خدا کے ساتھ ارتباط کا خاص اثر ہے۔

آپ اس سلسلے میں بار بار نصیحت فرماتے تھے۔

ایک اور بات جس کی طرف آپ بعض اوقات اشارہ کرتے تھے، دائم الذکر (ہمیشہ ذکر کرنا) ہے آپ فرماتے تھے: جو بھی دائم الذکر ہوتا ہے وہ خود کو ہمیشہ محضر الٰہی میں دیکھتا ہے اور خدا کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔

بہر حال، آپ بار بار نصیحت فرماتے تھے کہ جو لوگ خدا کی طرف سیر وسلوک کا اشارہ رکھتے ہیں انہیں دائم الذکر ہونا اور خدا کے ساتھ ارتباط برقرار رکھنا چاہئے۔

آپ کا عمل وکردار انسان کو ہمیشہ ذکر کرنے کی دعوت دیتا تھا نیز آپ اس عنون سے حکایتیں، نصیحتیں اور احادیث بھی بیان کرتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

گفتار ہشتم

انٹرویو

آیت اللہ محمد حسن احمدی فقیہ یزدی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ محمد حسن احمدی فقیہ کے مختصر حالات زندگی

حضرت آیت اللہ محمد حسن احمدی فقیہ ایک علمی گھرانہ میں پیدا ہوئے آپ نے دینی تعلیم کا آغاز اپنے والد گرامی آیت اللہ الحاج احمد احمدی کے پاس کیا والد کی وفات کے بعد مرحوم آیت اللہ الحاج شیخ غلام رضا فقیہ یزدی خراسانی (قدس سرہ) سے استفادہ کرتے رہے اور دروس سطح آیات عظام: آیت الٰہی، علومی شہید صدوقی، طباطبائی، سلطانی اور بروجردی (قدس سرھم) جیسے معتبر اساتذہ کے پاس پڑھے خارج فقہ واصول کے سلسلے میں متعدد مراجع تقلید مخصوصاً آیت اللہ گلپایئگانی اور آیت اللہ اراکی کے درس میں شریک رہے۔

نیز حضرت آیت عظام: الحاج سید علی بہبہانی، محقق فکور، الحاج شیخ مرتضیٰ حائری اور بہاء الدینی سے بہت استفادہ کیا اور اجتہاد مطلق کے درجہ پر فائز ہوگئے۔

علاوہ ازیں علم تفسیر، حدیث عرفان، علم ریاضی، ہیئت اور فلسفہ مرحوم علامہ طباطبائی، مرحوم رفیعی قزوینی، شعرانی، حکیم الٰہی قمشہ ای اور شہید مطہریؒ جیسے عظیم اساتذہ کے پاس پڑھا آپ نے اسلامی تحریک کے آغاز ہی سے حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ دیا اور ان کہ آرزوں

Presented by Ziaraat.Com

کی تکمیل کیلئے بہت کوشش کی۔

انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بروجرد میں نمائندہ اور امام جمعہ کے منصب پر فائز رہے آپ نے تدریس اور علمی حوزوی ابحاث کو ترک نہ کیا آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں خاص طور پر آپ کی کتابیں فقہی موضوعات پر مشتمل ہیں۔

انٹرویو:

یہ انٹرویو صاحب کتاب نے آپ کے گھر میں لیا ہے۔

سوال: سب سے پہلے ہم آپ کے شکر گزار ہیں جو آپ نے اپنا (قیمتی) وقت ہمیں دیا ہمارا آپ سے پہلا سوال یہ ہے کہ کون سے اسباب باعث بنے جن کی وجہ سے آپ نے آیت اللہ بہجت کے درس میں شرکت کی اس درس کے انتخاب کا سبب کیا تھا؟

جواب: قم آنے کے بعد ہم ایسے دروس کی تلاش میں تھے جو اخلاقی اور علمی ہونے کے ساتھ ساتھ محدود بھی ہوں تا کہ ہم اپنی بات آسانی سے بیان کریں اور استاد جواب دیں اسی وجہ سے ہم نے آیات عظام: حائری، بہاء الدینی اور فکوری وغیرہ کے دورس کو منتخب کیا اور کئی سالوں تک ان سے استفادہ کرتے رہے اور پھر آیت اللہ فکوری اور آیت اللہ بہاء الدینی کے ذریعے آغا بہجت سے آشنا ہوئے۔

آیت اللہ بہاء الدینی (قدس سرہ) کی مخصوص روش تھی اور آپ ایسے افراد کو معرفی نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے: انسان کے اندر جاذبہ ہونا چاہئے لہٰذا جب بھی آپ ہمارے سامنے کسی بزرگ کو معرفی کرتے تو ہمارے لئے بہت مہم ہوتا تھا۔

آپ (آیت اللہ بہاء الدینی) جن لوگوں کی عظمت و بزرگی کو یاد کرتے تھے، ان

Presented by Ziaraat.Com

میں حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور آیت اللہ بہجت بھی شامل ہیں۔

بہر حال ان دو بزرگوں کے اشارہ کے باعث ہم آیت اللہ بہجت سے مربوط ہوئے، آپ کی نماز (جماعت) میں شریک ہوئے اور آپ کے گھر میں آمدورفت کرنے لگے۔

ایک سال آیت اللہ حائری حج سے مشرف ہوئے اور ہم نے ایت اللہ بہجت کے درس میں جانے کا ارادہ کرلیا۔

اس کے علاوہ آیت اللہ مطہری بھی، آیت اللہ بہجت کے درس میں جانے کی تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے: ان کے درس میں حتماً جائیں، خاص طور پر ان کے اصول کے درس میں ضرور شریک ہوں کیونکہ آغا بہجت آغا شیخ محمد حسین غروی اصفہانی کے درس میں شریک رہے ہیں۔

سوال: آغا بہجت کے بارے، میں امام خمینی (قدس سرہ) کا کیا نظریہ تھا؟

جواب: ہم چند مرتبہ آیت اللہ بہاء الدینی کے ساتھ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت امام نے ایک مرتبہ فرمایا: حوزہ (علمیہ) قم میں اخلاق اور عقائد کے بارے میں بہت کم گفتگو ہوتی ہے۔

اور پھر آغا بہاء الدینی سے فرمانے لگے: آپ کو اور آغا بہجت جیسی شخصیات کو اس کام کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔

سوال: آپ کی واضح ترین خصوصیت کیا ہے؟

جواب: میری نظر میں آپ کی تمام خصوصیات سے (واضح خصوصیت) آپ کی سادہ زندگی ہے یہاں تک کہ مرجعیت کے بعد بھی آپ کا اخلاقِ حسنہ تبدیل نہ ہوا۔

سوال: فقہ اور فقہاء کے ساتھ آپ کا ارتباط کیسا تھا؟

جواب: آپ کی ایک خصوصیت، فقہاء کے ساتھ آپ کی شدید محبت ہے یہ آپ کی

Presented by Ziaraat.Com

فقہی روح اور فقہ دوستی کی نشانی ہے آپ کا نظریہ تھا کہ فقہ کو ترویج دیں اور فقہی کتابوں کی حفاظت اور انہیں منتشر کریں تاکہ ان سے سب مستفید ہوں یہاں تک کہ بعض اوقات آپ بعض فقہی کتابوں کو نشر کرنے کی تجویز دیتے تھے۔

سوال: آپ نے درس کے دوران آغا سے جو تذکرات اور وعظ و نصیحت سنیں ہیں برائے مہربانی ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کریں؟

جواب: اس سلسلے میں ہم نے آغا سے بہت سی باتیں سیکھی ہیں، ان میں سے دو کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

نماز میں حضور قلب پیدا کرنے کا طریقہ

کچھ لوگ آغا کی خدمت میں حاضر ہوکر پوچھتے تھے کہ نماز میں حضور قلب کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ آپ جو دستور العمل بیان فرماتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اول وقت میں نماز پڑھیں، نماز میں توجہ کے ساتھ داخل ہوں اور حمد و سورہ پڑھتے وقت اس کے معنی پر توجہ رکھیں تاکہ ارتباط میں محفوظ رہے۔

یہ ایک مہم نقطہ ہے اور آپ کے فقہی نظریہ سے ہے آپ جرأت کے ساتھ اس طرح کے دستور العمل بیان کرتے تھے کیونکہ بعض آغایون کو ہم نے دیکھا تھا، جب بھی ان سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا نماز میں اس کے معنی کے بارے میں سوچنا اور اسے قصد انشاء سے پڑھنا جائز ہے؟ تو وہ فرماتے: نہیں، یہ کام ممکن نہیں کیونکہ جو بھی حمد و سورہ پڑھتا ہے وہ یا قصد قرأت رکھتا ہے یا اس کے معنی کا قصید انشاء رکھتا ہے یہ دونوں آپس میں جمع نہیں ہو سکتے حمد سورۃ قرأت کے ارادے سے پڑھتے ہیں لہٰذا معنی کو انشاء نہیں کر سکتے اس سلسلے میں آیت اللہ بہجت کا نظریہ یہ تھا کہ عقلی اور ثبوتی لحاظ سے ان دونوں کا قصد کرنا ممکن ہے لہٰذا آپ یہ دستور العمل

Presented by Ziaraat.Com

بتاتے تھے کہ معانی پر توجہ رکھیں تا کہ ذہن کسی اور طرف نہ جائے۔

یقینیات پر عمل کرنا

آپ فرماتے تھے: یقینیات پر عمل کرو تا کہ آہستہ آہستہ اس سے اوپر والے مطالب تک پہنچ جاؤ۔

یقینیات میں یقینی واجبات اور مسلم مستحباب دونوں شامل ہیں آپ کے استاد مرحوم آغا شیخ محمد حسین "سورہ انا انزلنا" پڑھنے کی بہت تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے:

"جو بھی اسے پڑھ سکتا ہے اسے چاہئے کہ اسے پڑھے (کیونکہ) اس کے بہت آثار ہیں خاص طور پر ماہ رمضان کی راتوں میں مخصوصاً شب قدر میں اس کے آثار مزید بڑھ جاتے ہیں ان آثار میں سے ایک اثر یہ بھی ہے کہ یہ سورہ معروف قرآن سمجھنے کا باعث ہے یہ یقینیات مستحبی ہے یقینیات واجب جیسے نماز پڑھنا۔

اول وقت نماز میں دونوں صورتیں شامل ہوتی ہیں، یعنی نماز کی حیثیت سے یقینیات واجب ہے اور چونکہ اسے اول وقت میں پڑھا جاتا ہے اس لئے یقینات مستحب ہے۔

سوال: ممکن ہو تو کسی ایسے سوال کی طرف اشارہ کریں جو آپ نے آیت اللہ بہجت سے پوچھا ہو اور آغا نے اس کا جواب دیا ہو؟

جواب: ایک دن میں نے آغا بہجت سے پوچھا کہ سب سے پہلے عروۃ الوثقیٰ کا حاشیہ کس نے تحریر کیا تھا؟

آپ نے جواب دیا: ....

سوال: آغا کو فقہ کی فتوائی کتابوں میں سے کون سی کتاب سب سے زیادہ پسند تھی؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: آپ اپنے استاد شیخ کاظم شیرازی کے وسیلۃ النجاۃ کے حاشیہ کی طرف بہت مائل تھے وہ کتاب میرے پاس تھی میں نے اس کی فوٹو کاپی آغا کو دی تھی گویا آپ وسیلہ [1] کو اپنے نظریات کے مطابق منظم کرنا چاہتے تھے۔ [2]

سوال: اگر آپ نے حضرت عالی سے کوئی آیت سنی ہے تو ہمارے لئے نقل فرمائیں ؟

جواب:

---

[1] اس سے آپ کے استاد سید ابوالحسن اصفہانی کا وسیلہ النجاۃ مراد ہے اس کتاب کو امام خمینی (قدس سرہ) نے بھی تحریر وسیلہ کے نام سے اپنے نظریات کے مطابق منظم کیا ہے۔

[2] آیت اللہ بہجت کی وسیلۃ النجاۃ کی پہلی جل آپ کہ فتویٰ کے مطابق منظم ہو کر شائع ہو چکی ہے امید ہے کہ اس فقہ مجموع کی تحریر آپ کے قلم سے انتقام پزیر ہو کر شائع ہو گی۔

Presented by Ziaraat.Com

گفتار نہم

بیانات
حجۃ اسلام والمسلمین الحاج شیخ ہادی قدس

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حجۃ اسلام والمسلمین الحاج شیخ ہادی قدس کے مختصر حالات زندگی

حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج شیخ ہادی قدس ۱۳۱۱ ش میں "اشکور رودسر" کے علاقہ "لیماچال" میں پیدا ہوئے ۱۳۲۵ ش میں اپنے بھائی حجۃ الاسلام شیخ اسد اللہ قدس کے ہمراہ "رودسر" کے مدرسہ علمیہ میں داخلہ لیا اور تقریباً چار سال کے عرصہ میں مقدمات، علوم اسلامی اور معالم ومطول کا کچھ حصہ پڑھا۔

پھر قزوین کی طرف عازم سفر ہوئے اور وہاں الحاج مزار عبد رحیم سامت دیلمانی قزینی، حجۃ اسلام شیخ قدس اشکوری قزوینی سے اخلاقی استفادہ کیا۔

۱۳۳۴ ش میں آل محمد علیہم السلام کی پناہ گاہ قم المقدس تشریف لائے اور مدرسہ حجتیہ میں قیام کیا، آپ سطوح عالی کو بزرگ اساتذہ کے پاس پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بعد آیت عظام: بروجردی، شاہرودی، داماد، گلپایگانی اور مرعشی نجفی کے فقہ کے درس خارج میں شریک ہوئے۔

نیز اصول میں آیات عظام: امام خمینی اور فکوری یزدی (حشرھم اللہ مع الائمۃ

Presented by Ziaraat.Com

الطاھرین) سے مستفید ہوئے۔

اسی دوران سب سے زیادہ عرصہ یعنی تقریباً ۱۳۳۹ھ ہجری شمسی سے ۱۳۵۷ھ ہجری شمسی کے آخر تک حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت سے استفادہ کرتے رہے۔

اور پھر ماہ خرداد ۱۳۵۸ھ ش میں جامعہ مدرسین اور دفتر امام خمینی (قدس سرہ) کی جانب سے صوبہ گیلانی میں اعزام ہوئے پہلے آپ "رودسر" شہر کی عدالت میں اور پھر اسلامی انقلاب کی کمیٹی کے مسئول کے عنوان سے فعال رہے اسی زمانہ میں شہر کلا چای کے امام جمعہ مقرر ہوئے اور آج تک اس منصب پر فائز ہیں تقریباً دس سال تک گیلان کی یونیورسٹیوں میں تدریس کرتے رہے نیز ۱۳۵۷ھ ہجری شمسی سے آج تک "رودسر" کے مدارس علمیہ میں مصروف تدریس ہیں۔

آپ نے صاحب کتاب کے کہنے پر درج ذیل مطالب تحریر کئے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ، وَ اللَّعْنُ عَلٰی اَعْدَآئِہِمْ اَجْمَعِیْنَ.

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی شاگردی کے زمانہ میں بندہ نے آپ میں بہت سی باتیں دیکھیں ان میں سے چند نکات پر اکتفا کرکے انہیں تحریر کر رہا ہوں امید ہے کہ (یہ نکات) معارف ناب کی تلاش کرنے والوں کے لئے مفید ثابت ہونگے۔

Presented by Ziaraat.Com

(الف) اخلاق اور عرفانی خصوصیات

تواضع اور انکساری

انسان جتنا زیادہ حق تعالیٰ کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اتنا ہی اس میں تواضع اور انکسار پایا جاتا ہے اسی وجہ سے جو لوگ سب سے زیادہ معنویت رکھتے ہیں وہ سب سے زیادہ متواضع ہوتے ہیں۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت وہ عظیم عارف ہیں جن کے گفتار و کردار میں انانیت نہیں پائی جاتی۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دن میں اپنے مہمان حجۃ الاسلام مرحوم شیخ نصر اللہ لاہوتی کے ساتھ آغا کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آغا لاہوتی کہنے لگے: آغا میں مشہد گیا تھا وہاں کسی نے آپ پر تنقید کی جس پر مجھے بہت غصہ آیا۔

آغا نے فرمایا: روایت میں ہے کہ جو عالم دنیا کی طرف مائل ہو اسے متہم کرو۔

مجھے بہت دکھ ہوا اور میں اپنے آپ سے کہنے لگا: خدایا! اگر ان کی زندگی دنیا کی طرف مائل ہونا ہے تو پھر ہمارا کیا وظیفہ ہے؟

آپ صاحب کرامت تھے۔ اور (دنیا کے علاوہ) دیگر عوالم کو بھی دیکھتے تھے۔

حضرت آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان گنے چنے افراد میں ہوتا ہے جو ماوریٰ عالم طبیعت کے بارے میں بھی جانتے ہیں بطور مثال، مجھے یاد ہے کہ مازندران کے ایک عالم دین (جو اس وقت ایران کے ایک صوبہ کے............ ہیں) نے حقیر کے سامنے نقل کیا کہ آیت اللہ

Presented by Ziaraat.Com

کوہستانی مازندرانی کی وفات کے بعد ان کے فرزند آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی خدمت میں حاضر ہوئے آغا نے ان سے فرمایا:..........................

حقیر نے ان سے پوچھا: اس کلام کا کیا مقصد ہے؟ تو نقل کرنے والے نے بتایا کہ مجھے اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے۔

اسی طرح ایک دن ہم کلاس میں تھے کہ اتنے میں ایک شخص جو ظاہراً فقیر و تنگ دست لگ رہا تھا، دروازے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا: میں بے چارہ ہوں، بد بخت اور پریشان ہوں۔ اس وقت کلاس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس شخص نے بہت اصرار کیا لیکن آغا نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور درس میں مصروف رہے اور پھر وہ شخص وہاں سے چل گیا۔

حالانکہ میں نے کئی بار آغا کو دیکھا تھا کہ آپ صبح کے وقت حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم مطہر کی مسجد بالاسرا میں فقرا کے پاس جا کر انہیں کچھ دیتے تھے ہماری نظر میں آیت اللہ بہجت کا اس طرح پیش آنا، آپ کا باطن عالم سے آشنائی کی وجہ سے تھا۔

(ب) دروس واشارات

آیت اللہ العظمیٰ بہجت درس شروع کرنے سے پہلے تقریباً دس منٹ وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ آپ نصیحت کے عنوان سے نہیں بلکہ گذشتہ بزرگوں کے حالات نقل کرنے کے عنوان سے بیان کرتے تھے، اس سے آغا کا مقصد تذکر اور اخلاقی استفادہ تھا۔

آیت اللہ مصباح یزدی کئی سال (۱۵ سال) آپ کے فقہ کے درس خارج میں شریک رہے۔ انہوں نے آپ سے علمی استفادہ کے علاوہ آپ کی نصیحتوں اور آپ کی روحیہ ملکوتی سے بھی خوب استفادہ کیا یہاں بعض دروس و حکایات کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

گناہ ترک کرنے کا طریقہ

حضرت آیت اللہ بہجت، گناہ ترک کرنے کی بہت تاکید کرتے تھے آپ اسے سالک الی اللہ کے لئے..................... ایک دن آپ نے فرمایا: کیا ہم نے اپنی اس بے سرو سامانی (گناہ اور حق تعالیٰ کی نافرمانی) کے لئے کوئی پروگرام یا وقت معین کیا ہے؟ یعنی کیا ہم نے آئندہ گناہ نہ کرنے کا مضبوط ارادہ کرلیا ہے یا اپنی اسی روش کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ اگر ہم نے اس بری صفت سے نجات پانے کا مکمل ارادہ کرلیا ہے تو ہمیں بیٹھ کر اس کے لئے ایک وقت معین کرنا چاہئے، ایک مہینہ چھ (۶) مہینے، ایک سال یا چند سال۔

مختصر یہ کہ اگر ہم اپنی پوری زندگی اسی طرح گذارنا چاہتے ہیں تو یہ بہت خطرناک ہے لہٰذا ہمیں اپنے گناہ کی کوئی حد معین کرنی چاہئے۔

دوران نماز حضور قلب نہ ہونے کا ایک سبب عدم معرفت

ایک دن میں نے آغا سے پوچھا: آغا نماز کے دوران حضور قلب میں اضافہ کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

آغا نے اپنا سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: چراغ میں تیل کم ہے۔

میں نے اپنے نظریہ کے مطابق اس جملہ کا یہ معنی سمجھا یعنی: معرفت کم ہے اور قلبی اور باطنی ایمان کمزور ہے، ورنہ کافی مقدار میں معرفت ہو تو حضور قلب نہ ہونا ناممکن ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

موجودات کی تسبیح دیکھنا، انسان کے کامل ہونے کی نشانی ہے

ایک دن میں آغا کی خدمت میں عرض کیا: ایک طالب علم خواب دیکھا ہے کہ وہ ایک مقدس مقام پر نماز پڑھ رہا ہے جب وہ سجدے میں جاتا ہے تو سارے پتھر بھی اس کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔

آغا نے فرمایا: جب انسان کامل ہو جاتا ہے تو ان چیزوں کو بیداری کے عالم میں بھی سنتا اور دیکھتا ہے۔

امام زمانہ علیہ السلام کا اپنے عقیدتمندوں کی حمایت کرنا

ایک دن میں نے آغا کی خدمت میں عرض کیا تبلیغ کے لئے ایک گاؤں میں میرا جانا بہت اثر رکھتا ہے وہاں کے لوگ مجھ پر بہت مہربان ہیں ان پر میری باتیں بھی اثر کرتی ہیں۔ لیکن وہ فقیر اور تنگدست ہیں جس کی وجہ سے محرم اور رمضان میں بہت کم رقم دیتے ہیں جبکہ دوسری جگہوں کے لوگ معنوی اعتبار سے ان کی طرح نہیں لیکن ان کا مادی پہلو بہت اچھا ہے

آغا نے فرمایا: اگر آپ امام زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں مصروف ہوں تو کیا ممکن ہے کہ انہیں آپ کی فکر نہ ہو؟

روایات نقل کرنے میں دقت کرنا

تقریبا پینتالیس (۴۵) سال قبل میں نے آغا کو ماہ رمضان میں اپنی مصروفیات کے بارے میں بتایا تھا دوران گفتگو میں نے آغا کو بتایا کہ میں ماہ رمضان میں دن کے وقت

Presented by Ziaraat.Com

خطاب نہیں کرتا آغا نے مجھ سے پوچھا: تم دن کے وقت خطاب کیوں نہیں کرتے؟

میں نے عرض کیا کیونکہ میں جو باتین بیان کرتا ہوں، ان میں سے بہت سی باتوں کے صحیح ہونے پر مجھے یقین نہیں ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ باتیں جھوٹ نہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: کیا رات کے وقت آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ آپ جو باتیں کہتے ہیں سب سچی ہوتی ہیں؟!

آغا کی باتوں سے میں متوجہ ہو گیا کہ میں نے جو راستہ منتخب کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

وضو اور طہارت کی اہمیت

ایک دن میں درس سے پہلے آغا کے گھر پہنچ گیا دیکھا کہ آغا کے پاس ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور آپ پوری توجہ کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہیں کچھ وقت گذرنے کے بعد آپ فرمانے لگے: یہ (بوڑھا) شخص کبھی بھی بغیر وضو کے نہیں سوتا اگر انہیں رات کو چند مرتبہ اٹھنا پڑتا ہے تب بھی حتماً وضو کرتا ہے۔

(ج) سیاسی نظریات

اس سلسلے میں ہم آپ کے اجتماعی سیاسی نظریات سے مربوط صرف ایک نکتہ کی طرف اشارہ کریں گے۔ یہ نکتہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور کیا جامع الشرائط ولایت فقیہ، ولایت مطلقہ ہے یا اس کی ولایت محدود اور فقہ کے بعض ابواب کے ساتھ مفید ہے آپ نے مکاسب محرمہ کے باب "خراج و مقاصد میں اس موضوع کے بارے میں فرمایا (نقل بہ معنی)

ہم جانتے ہیں کہ اسلام آخری دین ہے اور اسلام کے احکام اور قوانین آخری

Presented by Ziaraat.Com

قوانین ہیں جنہیں خداوند عالم نے بنایا ہے خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے یہ کتاب قیامت تک قانون ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت علیہ السلام اسے بیان کرنے والے ہیں۔

یہ بھی واضح ہے کہ امت محمدی معصومین علیہم السلام کے زمانے میں (اگر چہ وہ جلاوطن اور قید و بند میں ہی کیوں نہ تھے) ان سے اپنا وظیفہ دریافت کرتے تھے چاہے انہیں (اپنا وظیفہ معلوم کرنے کے لئے) کتنی ہی زحمتیں اور مشکلات برداشت کیوں نہ کرنی پڑتیں۔لیکن اصل مسئلہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کبریٰ کا زمانہ ہے۔ان ایام میں کسی بھی مسئلہ کے لئے صرف تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

۱۔ کتاب خدا، احکام اور قوانین دین کو ختم کر دیا جائے۔

۲۔ خودبخود باقی ہوں یونی خود ہی اپنی بقا کا وسیلہ ہوں۔

۳۔ سر پرست، حاکم اور بیان کرنے والا ہو۔ اسے ولی امر اور جامع الشرائط مجتہد کہا جاتا ہے۔

پہلا فرض عقلاً اور نقلاً باطل ہے کیونکہ اسلام آخری آئین ہے۔ یہ انسانی نسل کے ختم ہونے تک امت کے لئے رہنما ہے۔

دوسرا فرض بھی باطل ہے کیونکہ کوئی بھی قانون خودبخود جاری نہیں ہوتا اس کے لئے کسی شخص یا اشخاص کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی حفاظت بھی کریں اور اسے جاری بھی رکھیں۔

مجبوراً ہمیں تیسرے فرض کا قائل ہونا پڑے گا اور وہ یہ کہ اسلامی معاشرے کے لئے ولی امر ہونا چاہئے جو اس کے تمام ابعاد اور احکام کو جاری کرے۔

نیز یہ بات بھی واضح ہے کہ معاشرے کے لئے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی

Presented by Ziaraat.Com

ہے جن میں افواج، تعلیم و تربیت، عدلیہ وغیرہ شامل ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام مادی اور معنوی امور پر ولی فقیہ کا ہاتھ ہو اور وہ ان کے لئے مبیّن، شارح، رہنما اور مشکلات کو حل کرنے والا ہو۔

نتیجہ یہ ہو گا کہ امامت اور ان چیزوں کے علاوہ جو معصوم امام کے لئے مخصوص ہوتی ہیں ولی فقیہ کے پاس معصوم امام کے تمام اختیارات ہونے چاہئیں تا کہ وہ اسلامی معاشرہ تشکیل دے سکے۔ حکومت نہیں ہو گی تو دشمن اسلامی قوانین رائج نہیں کرنے دیں گے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ کوئی بھی معاشرہ اور حکومت ہرج و مرج کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا لہٰذا قانون، حاکم اور حکومت کا ہونا ضروری ہے طاغوتی حکومت حاکم ہو گی تو دین مبین اسلام باقی نہیں رہ سکے گا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ نقلی و عقلی دلائل سے ثابت ہے کہ قیام قیامت تک اسلام باقی رہے گا۔

وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝٨٥

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں سخت گھاٹے میں رہے گا۔ [۱]

---

[۱] سورۂ آل عمران: ۸۵

Presented by Ziaraat.Com

حکایات اور ہدایات

احیائے سنن و مستحبات اسلام

آغا ہمیشہ نصیحت کرتے تھے کہ آپ لوگوں کو چاہئے کہ احیائے شریعت کے لئے سنتوں کو فراموش کر کے ان کی جگہ رسومات اور بدعتوں کو نہ آنے دیں۔

ایک دن آپ نے فرمایا: مرحوم الحاج شیخ مرتضیٰ طالقانی (جو استاد اخلاق اور نجف کے بزرگ علما میں سے تھے ظاہراً آغا کے بھی استاد تھے) کو آیت اللہ العظمیٰ خوئی اور دیگر علمائے کرام کے ساتھ افطار کی دعوت دی گئی جب کھانا تیار ہو گیا اور سب لوگ دسترخوان پر بیٹھ گئے تو شیخ مرتضیٰ طالقانی نے فرمایا کہ دسترخوان پر نمک نہیں ہے۔ آپ نے کھانا شروع نہ کیا حالانکہ باورچی خانہ افطار والی جگہ سے بہت دور تھا (ظاہراً دوسرے گھر سے کھانا لایا جا رہا تھا)۔ بہرحال مرحوم طالقانی نے کھانا شروع نہ کیا اور دیگر افراد یہاں تک کہ آیت اللہ خوئی نے بھی ان کے احترام میں دسترخوان کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا، اسی دوران بہت دیر ہوگئی اور پھر نمک لایا گیا۔

جب سب فارغ ہو گئے اور جانے لگے تو آیت اللہ خوئی نے ان سے فرمایا: حضرت آغا اگر آپ اتنے ظاہر سنت کے پابند ہیں کہ نمک کھانے سے پہلے کھانا نہیں کھاتے تو آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

چاہئے کہ اس طرح کی مجلسوں میں آتے وقت اپنے ساتھ نمک بھی لایا کریں تا کہ لوگوں کو انتظار نہ کرنا پڑے۔

آغا طالقانی نے فوراً ہاتھ جیب میں ڈالا اور ایک چھوٹی سی ڈبیا نکال کر کہنے لگے: ”میرے پاس نمک تھا لیکن میں چاہتا تھا کہ سنت اسلام جاری ہو اور اسے ترک نہ کیا جائے۔“

ائمہ اطہار علیہم السلام کی کرامت اور بزرگواری

ایک دن آغا نے ائمہ اطہار علیہم السلام کی بزرگواری کے بارے میں فرمایا: نجف اشرف کے قریب جہاں دجلہ اور فرات ملتے ہیں ”مصیب“ نامی آبادی ہے وہاں سے ہر جمعرات کو ایک شیعہ امیرالمومنین کی زیارت میں جاتا تھا راستہ میں ایک غیر شیعہ رہتا تھا اسے معلوم تھا کہ وہ شخص حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کے لئے ہمیشہ اسی راستہ سے گزرتا ہے اس لئے جب بھی وہاں سے گزرتا غیر شیعہ اس کا مذاق اڑتا یہاں تک کہ ایک دن اس نے امیرالمومنین علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی جس سے شیعہ کو بہت دکھ ہوا جب وہ امام کی زیارت سے مشرف ہوا تو بے تاب ہو گیا اور رو کر امام کی خدمت میں عرض کرنے لگا: آپ جانتے تھے کہ یہ مخالف کیا کرتا ہے اس رات اس شخص نے رات میں امیرالمومنین علیہ السلام کو دیکھا اور ان سے شکایت کی۔

امامؑ نے فرمایا: اس شخص کا ہم پر ایک حق رہتا ہے جس کی وجہ سے ہم اسے دنیا میں سزا نہیں دے سکتے!

شیعہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا:.................................

امامؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ ایک دن یہ شخص فرات اور دجلہ کے ملنے والی جگہ کے پاس بیٹھ کر فرات کی طرف دیکھ رہا تھا اچانک اسے واقعہ کربلا اور سید الشہداء کا پانی نہ پینا یاد آ گیا جس پر یہ اپنے آپ سے کہنے لگا: ”عمر سعد نے انہیں پیاسا قتل کر کے اچھا نہیں کیا اگر وہ انہیں

Presented by Ziaraat.Com

پانی پلانے کے بعد قتل کرتا تو بہتر تھا۔“

یہ سوچ کر یہ غمزدہ ہوگیا اور اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ گرا اس وجہ سے اس کا ہم پر ایک حق ہے جس کی وجہ سے ہم اسے سزا نہیں دے سکتے۔

شیعہ کہتا ہے کہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد جب میں واپس (اپنے گھر) جانے لگا تو اس غیر شیعہ سے میری ملاقات ہوئی اس نے جیسے ہی مجھے دیکھا میرا مذاق اڑاتے ہوئے کہنے لگا: آپ کی آغا سے ملاقات ہوئی اور میرا پیغام ان تک پہنچایا؟

شیعہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے تیرا پیغام پہنچایا ہے اور تیرے لئے ایک پیغام بھی لایا ہوں۔

وہ ہنس کر کہنے لگا: مجھے پیغام بتاؤ؟

شیعہ نے اس کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا اور جب اس نے امامؑ کا یہ فرمان بتایا کہ اس نے جب پانی دیکھا تھا تو اسے کربلا کا واقعہ یاد آگیا تھا۔ (یہ سن کر) اس نے اپنا سر جھکالیا اور کچھ سوچنے کے بعد سر اٹھا کر کہنے لگا: اے خدا! اس وقت وہاں نہ تو کوئی تھا اور نہ ہی میں نے یہ بات کسی کو بتائی ہے؟ امام کو کیسے معلوم ہوگیا اور پھر فوراً کہنے لگا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ“

خدا کی رضا میں راضی رہنا

ایک دن میں درس سے پہلے آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے گھر پہنچ گیا کیونکہ اکثر اوقات جب شاگرد پہنچ جاتے تو اگرچہ ایک شاگرد ہی کیونکہ ہوتا آپ کلاس میں آجاتے اور کوئی داستان، حدیث یا اخلاقی نکتہ بیان فرماتے تھے میں بھی مذکورہ مطالب سننے کیلئے وقت سے

Presented by Ziaraat.Com

پہلے آ گیا تھا جب آغا نے میری "یا اللہ" کی آواز سنی تو فوراً تشریف لائے اور احوال پرسی کے بعد فرمانے لگے: نجف میں ایک ایرانی آغا زادہ رہتا تھا جو ہمدان کا رہنے والا تھا وہ جوان خوبصورت اور سفید پوش تھا اس کی خوبصورتی بہت مشہور تھی اتفاقاً وہ کسی مرض میں گرفتار ہو گیا جس سے اس کے دونوں پاؤں مفلوج ہو گئے اور وہ عصا کے ذریعے باہر آنے لگا میری کوشش ہوتی تھی کہ اس کے سامنے نہ جاؤں کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ وہ اپنی اس حالت کی وجہ سے میرے سامنے شرمندگی محسوس کرے گا لہٰذا میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کے غم میں مزید اضافہ ہو ایک دن جب میں گلی سے نکلا تو وہ مجھے سامنے نظر آ گیا اور میں نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے پاس چلا گیا اور فوراً اس سے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں؟ احوال پوچھنے کے بعد بہت دکھ ہوا اور اپنے آپ سے کہنے لگا: یہ ایک غیر سنجیدہ بات ہے کیا تجھے اس کی حالت نہیں نظر آ رہی ہے؟ یہ سوال پوچھنے کی کیا ضرورت تھی؟ بہر حال مجھے بہت برا لگا لیکن مجھے جس بات کا انتظار تھا اس کے برخلاف ہوا، اس نے جب جواب دیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے اس نے میرے داخلی غم پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہے وہ حمد و ثنا بجالایا اور فوق العادہ خوشی کے ساتھ اس طرح جواب دیا کہ گویا اس کے پاس تمام نعمتیں ہیں اس کی باتیں سن کر مجھے بھی سکون محسوس ہوا اور میرا غم ختم ہو گیا۔"

ولایت کی عظمت

ایک دن آغا نے فرمایا: کہ نجف یا کاظمین میں ایک عالم دین نے 10 یا 15 علمائے کرام کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی ان کے قاصد نے اشتباہاً ایک مدرسہ کے 60 یا 70 طلاب کو کھانے کی دعوت دے دی جب مہمان آئے تو (مہمانوں کو) بٹھانے کے لئے ان کے پاس جگہ نہیں تھی اور کھانا بھی بہت کم تھا۔ فوراً ان کے ذہن میں آیا کہ آیت اللہ الحاج شیخ فتح علی کاظمینی کو اس واقعہ سے باخبر کردوں۔ جب آغا کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: میرے آنے سے

Presented by Ziaraat.Com

پہلے کچھ بھی نہ کرنا۔

جب وہ تشریف لائے تو فرمانے لگے:.............................

اور پھر فرمایا: اب مجھے برتن دو، میں (برتنوں میں) کھانا ڈالتا ہوں اور تم تقسیم کرو آپ بار بار فرما رہے تھے:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ.

"آگاہ رہو کہ علیؑ بہترین انسان ہیں جو بھی ان کی ولایت کو قبول نہیں کرتا وہ کفر کرتا ہے۔"[۱]

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے عظیم مقام کی شرافت کی بدولت اس ایک دیگ سے تمام مہمانوں کو کھانا دیا اور کھانا ختم نہ ہوا۔

خالص عمل کی اہمیت

ایک دن آغا نے فرمایا: "نجف کے ایک عالم نے ایک دن راستے میں فقیر کو ایک درہم دیا (ان کے پاس اس سے زیادہ نہیں تھا) رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ انہیں ایک بہتریں باغ میں دعوت دی گئی ہے، ایسا کا باغ کسی نے نہیں دیکھا، اس باغ میں ایک بہترین اور خوبصورت محل بھی تھا انہوں نے جب پوچھا: یہ باغ اور محل کس کا ہے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ آپ کا ہے انہیں بہت تعجب ہوا کہ میں نے اس احترام کے مقابلے میں کوئی عمل انجام نہیں دیا تھا اس پر ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو تعجب ہو رہا ہے؟

انہوں نے کہا: جی ہاں!

---

[۱]

Presented by Ziaraat.Com

تب ان سے کہا گیا: یہ اس ایک درہم کا صلہ ہے جو آپ نے خلوص اور اچھی نیت کے ساتھ دیا تھا۔

دینداری میں ثابت قدمی

ایک دن آپ نے فرمایا: ایک بزرگ اور اہل معنی عالم نے ایک شخص کو امیر المومنین علیہ السلام کے صحن میں دیکھا وہ امیر المومنین کے عظیم مقام کے سامنے اس طرح تواضع، ادب اور ذلت کے ساتھ سر جھکائے کھڑا تھا گویا سر کے بل چل رہا ہو۔

وہ عالم ربانی اس شریف اور محترم شخص کے پاس گیا۔ اس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی اور اس سے اس کی زندگی کی وضعیت و کیفیت کے بارے میں پوچھا، اس شریف انسان نے انہیں بتایا کہ ”جب سے مجھ پر شرعی وظائف عائد ہوئے ہیں اس وقت سے میں نے جان بوجھ کر کوئی گناہ نہیں کیا۔ اس طرح کی مواظبت، دقت اور مراقبت کا ایسا ہی نتیجہ ہوتا ہے“

امام زمانہ علیہ السلام کی اپنے حقیقی شیعوں پر خاص توجہ

ایک دن آپ نے فرمایا: صاحب اہل ولایت، دیندار شیعہ ڈاکٹر بڑے عرصہ سے امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھیوں کی تلاش میں تھا وہ چاہتا تھا کہ ان کے نام مل جائیں ایک دن وہ اپنی کلینک میں اکیلا بیٹھا تھا اس کے گھر میں تھی اچانک ایک شخص اس کے پاس آیا اور سلام کے بعد کہنے لگا:

آغا صاحب امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھی یہ ہیں وہ تیزی سے ان کے نام لینے لگا، ان میں سے ایک کا نام ”بہرام“ تھا بہرحال اس نے چند منٹوں میں سارے 313 نام لئے اور پھر

Presented by Ziaraat.Com

کہنے لگا: یہ مہدی علیہ السلام کے ساتھی ہیں یہ کہہ کر اس نے خدا حافظ کہا اور چلا گیا، ڈاکٹر کہتا ہے: جب وہ چلا گیا تو مجھے ہوش آیا کہ وہ کون تھا؟ میں سو رہا تھا یا جاگ رہا تھا؟ میری بیوی جو کہ کمرے میں تھی میں نے اس پوچھا: کیا کوئی کسی کام سے میرے پاس آیا تھا؟ اس نے بتایا کہ ایک شخص آیا تھا اور جلدی جلدی باتیں کر رہا تھا میں سمجھ گیا کہ میں نیند میں نہیں تھا اور وہ کوئی عام انسان نہیں تھا۔

مردانِ خدا کی توجہ اور خودسازی

ایک دن آپ نے فرمایا: نجف کے طلاب عموماً زیارت کے دنوں میں گروہ گروہ اور بعض اوقات ننگے پاؤں کربلا جاتے تھے وہ رات کو نماز شب پڑھنے کے لئے راستے میں قیام کرتے تھے اور الگ الگ کسی گوشہ میں نماز شب میں مصروف ہو جاتے تھے۔

ایک سفر میں ایک بوڑھا عالم بھی ان کے ساتھ تھا وہ تھوڑی دور جا کر نماز شب میں مصروف ہو گیا اتنے میں سب نے اچانک قریب سے کسی شیر کے غرانے کی آواز سنی جس کی وجہ سے سب دفاع کے لئے تیار ہو گئے انہوں نے دیکھا کہ شیر اس بوڑھے کی طرف جانے لگا، سب "انا اللہ وانا لیہ راجعون" پڑھنے لگے وہ (اسے بچانے کے لئے) کچھ بھی نہیں کر پا رہے تھے شیر اس کی طرف بڑھتا گیا اور پھر اس کے قریب پہنچ کر رک گیا آغا بھی ظاہراً اس وقت وتر پڑھ رہے تھے شیر ان کے قریب آیا اور انہیں دیکھنے لگا آغا مجسمہ کی طرح بغیر حرکت کے کھڑے ہو گئے کچھ منٹ ٹھہرنے کے بعد شیر وہاں سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد سارے طلاب فوراً ان کے پاس گئے اس نے نماز وتر ختم کی تو ان سے کہنے لگے: آغا! کیا آپ کو شیر سے ڈر نہیں لگ گر رہا تھا؟ آپ کے نہ بھاگنے پر ہمیں تعجب ہے شاباش آپ کتنے بہادر اور جرأتمند انسان ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

آغا نے کہا: جی ہاں! میں ڈر گیا تھا، بلکہ مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا لیکن میں نے سوچا کہ اگر بھاگا تب بھی اس سے نجات حاصل نہیں کرسکوں گا لہٰذا اپنے آپ سے کہنے لگا: اس سے بہتر ہے کہ شیر کا شکار ہو جاؤں اور قاضی الحاجات کے ساتھ راز و نیاز میں مصروف رہوں اور اس بہترین حالت سے نہ نکلوں۔

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی اپنی اولاد پر توجہ

ایک دن آپ نے فرمایا: رشت کا ایک مالدار شخص نجف اشرف میں مقیم تھا اس نے اپنی بیٹی کی شادی ایک غریب عالم دین سید کے ساتھ کرائی تھی چونکہ وہ خاتون امیر گھرانا میں بڑی ہوئی تھی اس لئے اسے اپنے شوہر کے لئے کھانا پکانا نہیں آتا تھا۔

ایک رات اس نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا آپ نے اس (خاتون) سے فرمایا: بیٹی! تم میرے بیٹے کے ساتھ اچھی طرح پیش کیوں نہیں آتی اور اس کے لئے کھانا کیوں نہیں پکاتی ہو؟

خاتون نے جواب دیا: مجھ میں کھانا پکانے کا حوصلہ نہیں ہے۔

بی بی نے بہت اصرار کیا لیکن اس نے وہی جواب دیا آخر کار حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے اس سے فرمایا: تم صرف کھانے کے لئے ضروری مواد آمادہ کر کے اسے دیگچی میں ڈال کر آگ پر رکھ دو، اس کے علاوہ تمہیں کوئی اور کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی دوران وہ نیند سے بیدار ہوگئی اور تعجب کرنے لگی اس نے آزمانے کے لئے اس طرح کیا دوپہر یا رات کے کھانے کے وقت جب اس نے دیگچی سے ڈھکن اٹھایا تو دیکھا کر کھانا تیار تھا اور سالن کی خوشبوء سے پورا گھر مہک رہا تھا۔

وہ ہمیشہ اسی طرح کرتی تھی ایک دن ان کے ہاں مہمان آیا اور کہنے لگا میں نے

Presented by Ziaraat.Com

پوری اپنی زندگی میں اس طرح کا کھانا نہیں کھایا تعجب اس بات پر ہے کہ بارہا اس کرامت کو دیکھنے کے باوجود اس خاتون نے کھانا نہ پکایا۔

اولیائے خدا کی زندگی

ایک دن آغا نے اولیائے خدا کے بارے میں اگرچہ وہ ظاہراً فوت ہو چکے ہوں فرمایا: ایک پاک انسان کا جنازہ (میرے خیال میں آغا نے فرمایا تھا کہ وہ شخص گیلانی تھا) نجف لے جایا جا رہا تھا۔ ایک قاری قرآن کو بھی اجرت پر لیا گیا تھا تاکہ وہ مقصد تک میت کے ساتھ ہو اور قرآن کی تلاوت کرتا رہے۔

ایک رات سب لوگ تھک کر سو گئے اور قاری صاحب سورہ یٰسین کی تلاوت کرنے لگا وہ آیت کریمہ "اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ" [1] پر پہنچا تو لفظ "اعہد" کو جس طرح ادا کرنا چاہیئے اس طرح ادا نہیں کر پا رہا تھا جب اس نے چند مرتبہ اس لفظ کا تکرار کیا تو اچانک اس نے تابوت کے اندر سے اس مرد خدا کی آواز سنی انہوں نے دو یا تین مرتبہ شیرین بیانی اور اچھی تجوید اور قرائت کے ساتھ اس لفظ کو پڑھا۔

ا۔ یٰس:/۶۰

قاری صاحب کے ہوش اڑ گئے کہ کس طرح مردہ انسان نے جسے فوت ہوئے چند دن گزر گئے تھے، سن لیا کہ میں آیت صحیح نہیں پڑھ رہا ہوں اور وہ (مردہ شخص) بہترین تجوید

---

[1] اے آدمؑ کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا۔ وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ (یٰسین:۶۰)

Presented by Ziaraat.Com

قرات کے ساتھ مجھے سمجھا رہا ہے۔(قدس سرہ)۔

اسی طرح ایک دن آپ نے فرمایا کہ قاجاریہ کے زمانہ میں تہران کے مدرسہ میں ایک عالم دین کا کمرہ تھا وہ کرامت کے حوالے سے مشہور تھے لیکن اپنی کرامت ظاہر نہیں کرتے تھے طلاب میں مشہور ہو گیا کہ آغا اختیاری موت رکھتے ہیں (یعنی: جب چاہیں انہیں موت آسکتی ہے) ایک دن کچھ طلاب جمع ہو کر آغا کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے کہ آغا! آج ہم آپ کی کوئی کرامت دیکھنے کے لئے آئے ہیں آغا نے بہت غدر پیش کئے لیکن انہوں نے قبول نہ کیا جس کی وجہ سے وہ مجبوراً راضی ہو گئے (مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے عہد لیا تھا کہ ان کی زندگی میں اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کریں گے) اور فرمایا: میں سوتا ہوں، تم نہ تو مجھے پکارو اور نہ ہی میرے ساتھ تمہارا کوئی کام ہو وہ شہادتیں پڑھ کر روقبلہ سو گئے، طلاب نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گئے تھے انہوں نے انہیں اٹھانے کی بہت کوشش کی حتیٰ اطمینان کے لئے انہوں نے ماچس کی تیلی سے ان کے پاؤں کو جلایا لیکن وہ واقعاً فوت ہو چکے تھے۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد آغا نے سانس لی اور اٹھ کر بیٹھ گئے اور طلاب سے کہنے لگے: "تمہیں میں نے نہیں کہا تھا کہ تمہارا میرے ساتھ کوئی کام نہ ہو تم نے مجھے جانے سے کیوں روکا۔"

امامؑ کی خدمت میں حاضری کیلئے تہذیب نفس ضروری ہے

ایک دن آغا نے فرمایا: تہران میں ایک روحانی عالم لمعتین پڑھاتے تھے ان کا ایک طالب علم تھا جو درسی لحاظ سے اچھا نہیں تھا لیکن اس کے بارے میں فوق العادہ امور کا ہونا سنا اور دیکھا گیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک دن استاد کا چاقو[1] گم ہو گیا اس (چاقو) سے انہیں بہت پیار تھا انہوں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن وہ انہیں کہیں نہ ملا وہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے بچوں نے اسے گم کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھی طرح پیش نہیں آرہے تھے وقت گزرتا گیا لیکن انہیں چاقو نہ ملا جس کی وجہ سے ان کا غصہ اور بڑھ گیا۔

ایک دن ان کے شاگرد نے بغیر مقدمہ کے ان سے کہا: آغا! آپ اس چاقو کو اپنی جیب میں رکھ کر بھول گئے ہیں اس میں بچوں کا کیا قصور ہے؟

استاد کو یاد آگیا اور ان کو تعجب ہوا کہ اس کے بارے میں اس شاگرد کو کیسے معلوم تھ ہوا لہٰذا ان کے یقین میں مزید اضافہ ہو گیا کہ (یقیناً) اولیا اللہ کے ساتھ ان کی وابستگی ہے۔

ایک دن استاد نے اس سے کہا کہ درس کے بعد مجھے آپ سے ایک کام ہے جب (تمام طلاب چلے گئے اور) خلوت ہوگئی تو استاد نے اس سے کہا: عزیزم! یہ بات مسلم ہے کہ کسی کے ساتھ آپ کا رابطہ ہے مجھے بتاؤ کہ تم امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت سے شرف ہوئے ہو؟

استاد نے جب بہت اصرار کیا تو شاگرد نے امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی داستان کے سامنے بیان کر دی۔

استاد نے اس سے کہا: عزیزم! آئندہ جب تم امام کی خدمت سے شرف ہو تو آغا تک میرا اسلام پہنچانا اور ان سے کہنا کہ اگر مناسب سمجھیں تو حقیر کو بھی چند دقیقہ شرفیاب ہونے کے لئے عطا فرمائیں۔

کچھ مدت گزر گئی اور شاگرد نے انہیں کچھ نہ بتایا استاد نے بھی اس ڈر سے کہ کہیں منفی جواب نہ ہو اس سے پوچھنے کی جرات نہ کی لیکن چونکہ بہت زیادہ عرصہ ہو چکا تھا اس لئے

---

[1] ماضی میں تراشے ہوئے قلم سے لکھا جاتا تھا اور لوگ قلم تراشنے کے لئے ایک چھوٹا چاقو اپنے پاس رکھتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور انہوں نے ایک دن اس سے پوچھا کہ میں نے جو پیغام عرض کیا تھا اس کے بارے میں کیا خبر ہے؟ استاد نے دیکھا کہ شاگرد بتانے سے گریز کر رہا ہے اس لیے استاد نے کہا: عزیزم! تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں انہوں نے تم سے جو فرمایا ہے اسے حقیر کے سامنے بیان کرو کیونکہ تم صرف ایک قاصد ہو۔

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ.

اور رسولؐ پر تو صرف صاف طور پر (احکام کا) پہنچانا فرض ہے۔ [1]

شاگرد نے نہایت افسوس سے کہا کہ آغا نے فرمایا ہے: "ضروری نہیں کہ ہم آپ کو ملاقات کے لئے وقت دیں آپ تہذیب نفس (نفس کی پاکیزگی) کریں، میں خود تمہارے پاس آؤں گا۔"

امام رضا علیہ السلام کے ساتھ توسل کا نتیجہ

ایک دن آغا نے فرمایا: نجف اشرف کے ایک عالم دین اپنے کسی مرض کے سلسلے میں تہران آئے جب انہوں نے ڈاکٹر سے رجوع کیا تو یہ طے پایا کہ سر کے مغز کی طرف سے ان کا آپریشن ہو گا اس پر وہ بہت وحشت زدہ اور پریشان ہو گئے اور ڈاکٹر سے اجازت لے کر مشہد مقدس کی طرف عازم سفر ہوئے تشرف اور توسل کے بعد ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پاس ایک بزرگ تشریف لائے ہیں اور ان سے فرما رہے ہیں کہ آپ اتنے پریشان کیوں ہیں بہتری اس میں ہے کہ آپ کی سرجری نہ ہو اور دوا سے آپ کا علاج کیا جائے نیند سے بیدار ہونے کے بعد وہ کہنے لگے: مجھے جواب مل گیا ہے، تہران واپس چلو۔

---

[1] سورۂ نور: ۵۴

Presented by Ziaraat.Com

وہ جب تہران پہنچے تو ڈاکٹر نے ان کا چیک اپ کیا اور کہا: آپ پریشان نہ ہوں، بہتری اس میں ہے کہ آپ کا آپریشن نہ ہو بلکہ دوا کے ذریعے آپ کا علاج کیا جائے۔

عالم خواب اور عالم بیداری میں ایک ہی جملہ سننے سے ان کے یقین میں مزید اضافہ ہو گیا اور ثامن الحج (امام رضا علیہ السلام) کے ساتھ توسل کے ذریعے ان کا علاج ہوا اور انہوں نے شفا پائی۔

ائمہ اطہار علیہم السلام کا اولیاء اللہ کو سلام کا جواب دینا

ایک دن آغا نے فرمایا: گذشتہ زمانہ میں قم کے علاقے "جاسب" سے کچھ کسان اونٹوں اور خچروں پر سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کی زیارت سے شرفیابی کے لئے روانہ ہوئے جب واپس لوٹے اور "جاسب" کے علاقہ میں داخل ہوئے تو انہیں ایک بوڑھا شخص نظر آیا جو شدید گرمی میں گھاس اٹھا کر اپنے گھر لے کر جا رہا تھا۔

مشہد مقدس کے مسافروں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو اس کی بہت سرزنش کی اور کہنے لگے: اے بوڑھے! دنیا کے لئے تکلیف کرنا چھوڑ دو اور کم از کم ایک مرتبہ مشہد مقدس کے سفر پر جاؤ انہوں نے اس بات کا تکرار کیا اور اس کی مذمت کی۔

تھکے ہوئے، پاک دل بوڑھے نے زبان کھولی اور کہنے لگے: تم لوگ جو امام کی زیارت کے لئے گئے تھے اور انہیں سلام کیا تھا انہوں نے تمہیں جواب دیا تھا یا نہیں؟

وہ کہنے لگے: اے بوڑھے! کیسی باتیں تم کر رہے ہو؟ آغا زندہ ہیں جو ہمارے سلام کا جواب دیں گے؟!

بوڑھا بولا: عزیزو! امام کے لئے زندہ یا مردہ ہونے کی کیا بات ہے وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور ہماری باتیں سنتے ہیں زیارت ایک طرفہ نہیں ہوتی۔

Presented by Ziaraat.Com

اس پر وہ بولے: کیا تم میں یہ طاقت ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے وہیں کھڑے ہو کر مشہد مقدس کی طرف رخ کیا اور کہنے لگے:

السلام علیکم یا امام ھشتم

اے اٹھویں امام آپ پر سلام ہو۔

سب نے واضح طور پر سنا کہ اس بوڑھے کا نام لے کر آواز آئی: "علیکم السلام اے فلاح" اس پر تمام زائر شرمندہ اور پشیمان ہوئے کہ وہ ایک نورانی انسان کے دل شکستگی کا باعث بنے ہیں۔

وہ فکر جو ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے

آپ نے ایک دن فرمایا: نجف کے ایک بزرگ عالم دین نے سحر اور نماز شب کے وقت کمرہ میں سوئے ہوئے اپنے نوجوان فرزند کو آواز دی اور کہا کہ: اٹھو اور نماز شب کی چند رکعتیں پڑھو بیٹے نے جواب دیا: حاضر۔ آغا نماز میں مصروف ہو گئے اور نماز کی کچھ رکعتیں پڑھ لیں لیکن ان کا فرزند بیدار نہ ہوا۔

آغا نے دوبارہ اسے پکارا اور کہا بیٹا! اٹھ کر نماز کی چند رکعتیں پڑھ لو بیٹے نے دوبارہ کہا حاضر۔ آغا نماز میں مصروف ہو گئے اور دیکھا کہ ان کا بیٹا بستر سے نہیں اٹھ رہا ہے تیسری بار پھر پکارا۔ تب ان کے بیٹے نے جواب دیا کہ آغا میں وہی فکر کر رہا ہوں جس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ.

Presented by Ziaraat.Com

"ایک ساعت فکر کرنا، ایک سال عبادت سے بہتر ہے۔" [1]

آیت اللہ العظمٰی بہجت نے فرمایا:

آیت اللہ العظمٰی بہجتؒ نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا تھا البتہ ہم سمجھ گئے کہ آپ فرمانا چاہتے تھے کہ بیٹا! وہ فکر ایک سال یا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جو انسان کو نماز شب پڑھنے پر مجبور کرے۔

نہ کہ انسان نماز شب کے وقت سو کر فکر کرے اور اس بہانہ سے نماز شب نہ پڑھے۔

بلوغ سے پہلے گناہ سے بچنے کی توفیق

ایک دن آیت اللہ بہجت نے ان نیک اور بزرگ لوگوں کے بارے میں، جو بلوغ سے پہلے بھی نامناسب کام نہیں کرتے فرمایا:

اموات کے لئے نماز وحشت کا فائدہ

ایک دن آیت اللہ بہجت نے نیک عمل کی تاثیر اور اس کی قبولیت کے بارے میں فرمایا: مرحوم آیت اللہ حاج شیخ فتح علی کاظمینی (جو مرجع تقلید اور جامع فقہ و اصول اور عرفان

[1] تفسیر العیاشی/ ج 2 / 208 / [سورۃ الرعد (13): آیۃ 19] ..... ص: 207

Presented by Ziaraat.Com

تھے) کہ آپ حرم کاظمین میں تدریس کرتے تھے۔ اکثر اوقات آپ کے درس کے دوران کوئی میت لائی جاتی اور اسے دفنایا جاتا تھا آغا کی عادت تھی کہ آپ روزانہ رات کو اموات کے لئے نماز وحشت پڑھتے تھے۔

کاظمین کے ایک بزرگ نے ایک رات اپنے ایک رشتہ دار کو خواب میں دیکھا اور اس سے حال، احوال پوچھا اس نے بتایا کہ: میری حالت بہت خراب تھی آغا کی نماز نے میری فریادرسی کی اور میرے امور میں وسعت کا باعث بنی۔

ایک دن آپ نے فرمایا: تہران کے کچھ تاجر نجف اشرف گئے اور اپنے مال کا خمس ادا کرنے کے لئے شیخ انصاری (علیہ رحمہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے جب شیخ کے گھر کی سادگی دیکھی تو آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: رہبر و رہنما اس طرح ہوتے ہیں یعنی: علی کی طرح زندگی گزارنا ملا علی کنی کی طرح شیخ جو اس وقت لکھنے میں مصروف تھے اور ان کی پوری توجہ ان کی باتوں پر تھی، پہلے آپ نے انہیں سخت جملہ کہا، اور پھر فرمانے لگے: تم لوگ کیا کہتے ہو؟ میں چند طلاب کے ساتھ مربوط ہوں لہٰذا مجھے اس سے زیادہ تشریفات کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن آخوند ملا علی کنی ناصر الدین شاہ جیسے لوگوں سے مربوط ہیں اگر وہ اس طرح زندگی نہیں گزاریں گے تو ناصر الدین شاہ ان کے گھر نہیں جائیں گے آخوند ملا علی دین کی حمایت کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

اسلام کے طبی احکامات پر عمل اور تندرستی

آپ نے فرمایا: نجف کے ایک معمر عالم دین [جن کی عمر تقریباً سو سال سے بھی زیادہ تھی] نے فرمایا: میں آج تک کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں گیا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

لوگوں نے پوچھا: آغا یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا آپ اپنی زندگی میں آج تک مریض نہیں ہوئے؟

آپ نے فرمایا: میں صرف شریعت مقدس کی پیروی کرتا ہوں یعنی: کھانا کھانے اور دیگر امور میں احکام شریعت پر عمل کرتا ہوں۔

نماز میں لذت محسوس کرنا

آپ نے فرمایا کہ نجف کے ایک بزرگ عالم دین جن کی عمر تقریباً سو سال تھی کھانا کھا رہے تھے ایک اور آغا ان کے پاس کھڑے تھے انہوں نے بتایا کہ عالم دین نے فرمایا:
مجھے کھانا کھاتے وقت لذت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ میری ذائقہ چکھنے کی قوت ختم ہوگئی ہے میری زبان اور منہ مٹھاس، کڑوائٹ، ترش اور نمکین ہونے کو مشخص نہیں کرسکتا۔ مختصر یہ کہ میں کسی بھی صورت میں لذت کو مشخص نہیں کرسکتا میں جب کھانے کو منہ میں رکھ کر کھاتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ گویا کھانے کو کسی تھیلے میں ڈال دیا ہے مجھے صرف نماز میں لذت محسوس ہوتی ہے اور بس۔

شیخ کا اپنے زمانہ کے علما کا احترام کرنا

حال ہی میں (شعبان ۱۳۷۸ سنہ ہجری شمسی) جب میں آغا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مرحوم شیخ انصاری (اعلی اللہ مقامہ الشریف) کے زھد کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے: خاندان قاجار (جن میں مرد و خواتین شامل تھے) کے کچھ لوگ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتفاقاً وہ شیخ کے دوپہر کے کھانے کے وقت آئے تھے شیخ نے کھانا لانے کا

Presented by Ziaraat.Com

کہا کیونکہ شیخ وقت کے بہت پابند تھے، لہٰذا آپ نہیں چاہتے تھے کہ حکومتی خاندان کے آنے کی وجہ سے آپ کے کھانے کے وقت میں خلل پڑے بہر حال ایک بوڑھے شخص جو آغا کے گھر میں تھا آپ کے لئے کھانا کھانے میں خشک روٹی، لسی سبزی اور نمک شامل تھا۔ جب حکومتی خاندان نے آغا کا کھانا دیکھا تو کہنے لگے:

امام کا (حقیقی) جانشین یہ ہے، ملا علی کنی (جانشین امام) نہیں ہے۔ شیخ نے ان کی باتیں سن لیں اور اسی بوڑھے کو آواز دی اور کہا کہ: انہیں یہاں سے نکال دو اس نے دوبارہ یہ ہی جملہ کہا وہ لیکن چونکہ حکومت کا جار کے خاندان کے لوگ تھے لہٰذا انہیں باہر نکال ممکن تھا۔

جب شیخ نے دیکھا کہ یہ لوگ یہاں سے نہیں جائیں گے تو آپ نے فرمایا: ”آخوند ملا علی، ائمہ اطہار علیہم السلام کی عزت کا مظہر ہیں اور میں ان کے زہد کا مظہر ہوں“۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

گفتار دہم

انٹرویو

حجۃ الاسلام والمسلمین استاد شیخ محمود امجد

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حجۃ الاسلام والمسلمین استاد شیخ محمود امجد کے مختصر حالات زندگی

حجۃ الاسلام استاد شیخ محمود امجد ۱۳۱۸ھ ہجری شمسی میں "کرمانشاہ" کے ایک علمی گھرانہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی شعلہ بیان خطیب تھے اور آپ کے جد بزرگوار صاحب فنون علماء میں سے تھے اور انہیں "افصح المتکلمین" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

آپ تقریباً آٹھارہ سال کی عمر میں عصری علوم ترک کر کے دینی علوم کے حصول کے لئے حوزہ علمیہ قم المقدس تشریف لائے اور قلیل مدت میں مقدمات اور سطح کو پایہ تکمیل تک پہنچ کر درس خارج میں مصروف ہو گئے۔

آپ نے خارج فقہ و اصول آیات عظام: امام خمینیؒ، داماد، بھاء الدینی اور بہجت (قدس اللہ اسرار الماضین و دامت برکات الباقین منہم) کے پاس پڑھا اور فلسفہ اور عرفان علمی میں علامہ طباطبائی (قدس سرہ) سے مستفید ہوئے ان سے مانوس رہے اور ان کے عمومی اور خصوصی جلسات میں شرکت کرتے ہے۔

۱۳۵۱ھ ہجری شمسی میں آیت اللہ العظمیٰ بہاء الدینی سے مانوس ہوئے اور ان سے بہت استفادہ کیا۔ ۱۳۵۰ھ ہجری شمسی میں آیت اللہ العظمیٰ بہجت رحمۃ اللہ علیہ سے مربوط ہوئے اور

Presented by Ziaraat.Com

اس عارف کے خارج فقہ واصول کے درس سے استفادہ کیا، ان کے ساتھ آپ کا قریبی اور خاص رابطہ ہے آپ تقریباً دس سال سے تہران میں مقیم ہیں اور اسٹوڈنٹس اور نوجوان آپ کے علمی جلسوں سے مستفید ہوتے ہیں۔

"مصنف نے آپ سے یہ انٹرویو مدرسہ علمیہ صدوق میں لیا ہے"

انٹرویو

سوال: ممکن ہو تو آپ نے جو ہمیں مختصر وقت دیا ہے (اس وقت میں) حضرت آیت اللہ بہجت کے اخلاق معنوی پہلو سے مربوط چند نکات بیان فرمائیں؟

جواب: آیت اللہ العظمیٰ بہجت ہمارے زمانہ کے باعث افتخار علما میں سے ہیں جو لوگ آپ سے کم وبیش آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپ علم ومعنویت کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں بندہ معتقد ہوں کہ آیت اللہ بہجت کا علم ومعنویت بےنظیر ہے بہ الفاظ دیگر آپ روئے زمین پر فرشتہ ہیں۔آپ کے بابرکت وجود سے استفادہ کرنا چاہتا آپ بچپن اور جوانی سے میں معنویت کو محسوس کرتے تھے اور جو اہل سیر وسلوک تھے آپ کے ایک دوست، جو آپ کے ساتھ آغا قاضی کے درس میں جاتے تھے، فرماتے ہیں ایک دن آغا قاضی مقرر وقت پر درس میں نہ آئے، آغا بہجت کہنے لگے: آپ کی صحت صحیح نہیں ہے اور پھر یکے بعد دیگرے گھر سے درس تک ان کے حالات بیان کرنے لگے آغا قاضی کلاس میں داخل ہونے کے بعد آغا بہجت کے پاس گئے اور فرمایا: "آج آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے" ہمیں چاہیے کہ آپ سے استفادہ کریں صرف آپ کے پڑوس میں رہنا کافی نہیں ہے۔

حضرت آیت اللہ بہاء الدینی فرماتے تھے: میں نے آغا بہجت سے کہا کہ "آپ باہر آئیں" یعنی: آپ حوزہ کے لئے مناسب ہیں آپ نے جواب دیا: "میں معذرت چاہتا

Presented by Ziaraat.Com

ہوں۔"

یہ ایک اصولی بات ہے کہ جو بھی زیادہ موحّد ہوتا ہے اس کا اخلاق بھی اتنا اچھا ہوتا ہے اور خدا کی نظر میں سب سے زیادہ محترم وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ صاحب تقویٰ ہیں:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ

اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار

وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو۔ [۱]

آغا بہجت بھی اسی طرح تھے، بقول علامہ طباطبائی: آپ (آیت اللہ بہجت) عبد صالح ہیں۔

میں تمام طلاب اور آپ کے عقیدت مندوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کو تکلیف نہ دیں، فقط دور سے آپ کی زیارت کریں اور آپ سے دعا کی التماس کریں۔ آپ کا ایک فرمان یہ بھی ہے: "معصیت نہ کریں۔" اس بات پر کان دھریں؛ یہی درس اول و آخر ہے۔

سوال: آیت اللہ بہجت کی علمیت کے بارے میں جناب عالی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آپ علمیت میں بھی افق اعلیٰ پر فائز ہیں، آپ بہت بڑے فقیہ ہیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ مجتہدین کو بھی آپ کے درس میں جانا چاہیئے تا کہ انہیں بھی کچھ نکات مل جائیں حق تو یہ ہے کہ ان جیسے لوگوں کو درس خارج دینا چاہیے، بندہ کا عقیدہ ہے کہ علم میں آپ جیسا کوئی نہیں۔

سوال: آغا کا سیاسی پہلو کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کے لوگ "اہل کیاست" ہیں۔

---

[۱] سورۂ حجرات: ۱۳

Presented by Ziaraat.Com

"الْمُؤْمِنَ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ" [۱]

مومن خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔

یہ روح سیاست سے آشنا ہیں، اگر ان عوالم پر توجہ کریں تو دوسروں سے زیادہ سمجھیں گے۔

سوال: آپ حضرت عالی کا کوئی واقعہ یاد ہے تو بیان فرمائیں؟

جواب: آیت اللہ بہجت کے ساتھ جب میں پہلی مرتبہ آشنا ہوا تھا ان دنوں مجھے کچھ مشکلات درپیش تھیں، میں نے جب اپنی مشکل آغا کے سامنے بیان کی تو آپ نے مجھے "معوذتین" [۲] پڑھنے کا حکم دیا۔ میں نے آپ کے حکم پر عمل کیا جب گھر پہنچا تو میری ساری مشکلیں حل ہو چکی تھیں۔

---

[۱] بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد صلی اللہ علیہم/ ج 1 / 80 / 11 باب، عیون اخبار الرضا علیہ السلام/ ج 2 / 61 / 31 باب، فضائل الشیعۃ/ 27 / الحدیث 21، ارشاد القلوب الی الصواب (للدیلمی) / ج 1 / 131، تفسیر الصافی/ ج 5 / 51 / [سورۃ الحجرات (49): آیۃ 10] ..... ص: 51، مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول / ج 7 / 302، بحار الانوار (ط - بیروت) / ج 7 / 323 / باب 16، کشف الاسرار فی شرح الاستبصار/ ج 1 / 363، تفسیر نور الثقلین/ ج 5 / 88 / [سورۃ الحجرات (49): الآیات 9 الی 10] ..... ص: 84

[۲] دو سورہ؛ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

Presented by Ziaraat.Com

گفتار یازدہم

انٹرویو

حجۃ الاسلام استاد سید رضا خسروشاہی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حجۃ الاسلام استاد سید رضا خسروشاہی کے مختصر حالات زندگی

حجۃ الاسلام استاد سید رضا خسروشاہی ۱۳۳۸ھ میں سات سو سال سے زائد عرصہ سے روحانیت سے وابستہ خاندان میں تبریز میں پیدا ہوئے، آپ کو بچپن سے دینی تعلیم کا شوق تھا۔ آپ نے نحو، صرف، منطق، مطول، اور معالم اپنے شہر میں پڑھا اور دوران تعلیم تدریس بھی کرتے رہے۔ پھر حوزہ علمیہ قم کی طرف ہجرت کی اور قوانین، رسائل، مکاسب اور کفایہ حضرت آیت اللہ ستودہ جیسے عظیم اساتذہ کے پاس پڑھا۔ اور فلسفہ، کلام، منطق اور عرفان ۱۴ سال تک حضرت آیت اللہ انصاری شیرازی کے پاس پڑھتے رہے۔

آپ نے ۲۱ سال کی عمر میں درس خارج شروع کیا اور ۹ سال حضرت آیت اللہ العظمٰی بہجت کے فقہ واصول کے درس خارج میں شریک رہے۔ اسی طرح آیات عظام حاج سید محمد روحانی، حاج شیخ جواد تبریزی اور حاج شیخ مرتضٰی حائری یزدی کے درس خارج فقہ سے بھی استفادہ آپ اس وقت حوزہ علمیہ قم میں سطح اور خارج کی تدریس میں مصروف ہیں۔

یہ انٹرویو مصنف نے آپ سے مدرسہ علمیہ بنیاد جانباز اں میں لیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

انٹرویو

سوال: ہم آپ کے شکر گزار ہیں جو آپ نے حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے بارے میں گفتگو کے لئے اپنا قیمتی وقت ہمیں دیا سب سے پہلے آپ حضرت عالی کی اخلاقی خصوصیات کی طرف اشارہ فرمائیں۔

جواب: میں نے جن چند سالوں میں آپ سے کسب فیض کیا ہے اس دوران میں نے آپ میں بہت سی خصوصیتیں دیکھی ہیں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر رہا ہوں:

ہمیشہ ذکر کرنا

آیت اللہ بہجت کی ایک واضح صفت آپ کا دائم الذکر ہونا (ہمیشہ ذکر میں مصروف رہنا) ہے

ایک دن جب آپ اقامۂ نماز جماعت کے بعد اپنے گھر کی طرف جانے لگے تو کچھ طلاب بھی (احتراماً) آپ کے پیچھے چل پڑے، آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کو مجھ سے کوئی کام ہے؟ سب نے کہا: نہیں بلکہ ہم چند قدم آپ کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ آغا نے فرمایا: میں مسجد سے گھر تک ایک مخصوص ذکر پڑھتا ہوں، جب میں سوچتا ہوں کہ آپ کا مجھ سے کوئی کام ہوگا تو ذکر چھوڑ دیتا ہوں گھر پہنچ کر دیکھتا ہوں تو ذکر کی مقررہ تعداد مکمل نہیں ہوتی اس پر مجھے دکھ ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بولنے سے پہلے سوچنا

آپ کی ایک واضح خصوصیت یہ ہے کہ جب بھی بات کرنا چاہتے ہیں حالات کے تقاضا کو مدنظر رکھنے کے علاوہ پہلے اس بات کے بارے میں سوچتے ہیں جسے بیان کرنا چاہتے ہیں یہاں تک کہ آپ یہ بھی سوچتے ہیں کہ مطلب کو کس طرح اور کن جملوں میں بیان کیا جائے تا کہ جو بات آپ کہنا چاہتے ہوں وہ مختصر بھی ہو اور مطلب کو بھی پہنچا دے۔

غفلت سے دوری

آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی غفلت میں نہیں گزارتے بلکہ آپ کے تمام اوقات کے لئے ٹائم ٹیبل مقرر ہے۔

صاحب کرامات

آپ معنویات کے عظیم مقام پر فائز ہیں، صرف ایک واقعہ کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں:

(یہ واقعہ) میں نے ایک طالبعلم سے سنا ہے وہ طالب علم آج بھی زندہ وسلامت ہے انہوں نے بتایا کہ شادی کے بعد میں نے قم میں کرایہ کا مکان لیا، گھر میں قیام کے بعد بہت مالی مشکلات کا شکار ہو گیا یہاں تک کہ ایسا وقت بھی آیا جب ہم اتنے تنگدست ہو گئے کہ ہمارے پاس رات کا کھانا تک نہیں ہوتا تھا اور ہم اس کے لئے بھی پریشان رہتے تھے۔ دوسری جانب میرے حالات ایسے تھے کہ میں کسی سے قرض بھی نہیں لے سکتا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

میں ایک دن گھر سے نکلا اور حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کی نیت سے روانہ ہوگیا۔ زیارت کرکے جب واپس جانے لگا تو کوئی میرے پیچھے آیا اور کچھ رقم دے کر کہنے لگا: یہ (رقم) آپ کے لئے ہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آیت اللہ العظمیٰ بہجت تھے، حالانکہ میں نے کبھی بھی ان کے سامنے اپنی تنگدستی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

میں نے اس طرح کا واقعہ ایک اور طالب علم سے بھی سنا تھا۔

یہ دو واقعات سننے کے بعد مجھے آیت اللہ بہجت کا قول یاد آ گیا آپ فرماتے تھے:

"کیا ہوسکتا ہے کہ ہمارے مولا ہم سے بے خبر ہوں اور ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دیں؟" آپ تاکید کرتے تھے طالبعلموں کو چاہئے کہ اپنے وظائف پر عمل کریں اور دوسری چیزوں کے لئے پریشان نہ ہوں ہمارے مولا و آقا ہمارے نگران ہیں، وہ ہمیں نظر انداز نہیں کرتے۔

سوال: آغا کے بارے میں علماء اور بزرگوں کا کیا نظریہ کیا ہے؟

جواب: آپ میں پائی جانے والی خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک ربانی عالم تھے۔ اس لئے علماء اور بزرگان بھی آپ پر خاص عنایت کرتے تھے بطور مثال:

ایک دن علامہ محمد تقی جعفری (قدس سرہ) آغا سے ملاقات کے لئے تشریف لائے، ملاقات کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو راستہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا: روایات میں ہے کہ جو شخص چالیس دن کسی عالم کے ساتھ ملاقات نہ کرے "مات قلبہ" اس کا دل مرجاتا ہے نیز روایت میں ہے کہ

"زِيَارَةُ الْعُلَمَاءِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ سَبْعِينَ طَوَافاً حَوْلَ الْبَيْتِ"

علماء کی زیارت کرنا اللہ تعالیٰ کو خانہ کعبہ کے گرد ستر مرتبہ طواف

Presented by Ziaraat.Com

کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

علماء کے واضح مصادیق میں سے ایک آغا بہجت ہیں اور پھر کہنے لگے: "انہیں دیکھنا اور ان سے ملاقات کرنا سر سے پاؤں تک موعظہ اور نصیحت ہے، میں جب بھی آغا کو دیکھتا ہوں چند دنوں تک میرے اندر اس ملاقات کا اثر باقی رہتا ہے"

سوال: آپ جتنا عرصہ آغا کے ساتھ رہے اس عرصہ میں آغا نے ایسے کون سے تذکر اور وعظ و نصیحتیں فرمائیں جنہیں نقل کرنا دوسروں کے لئے مفید ہے؟

جواب: آغا بہت سے مطالب بیان فرماتے تھے ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔

سیر الی اللہ کی طرف پہلا قدم

آیت اللہ بہجت فرماتے تھے: سیر الی اللہ اور قرب الٰہی کی طرف بڑھنے کے لئے انسان کا پہلا قدم جب خودسازی کی طرف بڑھتا ہے رؤتو اس کے اور اس کے مولا (خداوند جلت وعزمت) کے درمیان تھورا فاصلہ ہوتا ہے سب سے پہلے اسے خیال رکھنا ہوگا کہ وہ اگر مزید آگے نہیں بڑھ سکتا تو حد اقل اپنے اور مولا کے درمیان موجود فاصلہ میں اضافہ نہ کرے اور بعد میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر اپنے مولا کا قرب حاصل کرے۔

امام زمانہ علیہ السلام کی تائید اور دستخط حاصل کرنا

آپ اپنے بیانات میں فرماتے تھے: ہم طلاب کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کس طرح

[1] بحار الانوار (ط-بیروت) / ج 1 / 205 / باب 4

Presented by Ziaraat.Com

اپنے مولا حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے دستخط اور تائید حاصل کریں؟ یعنی کس طرح پڑھیں اور ہمارا عمل کیسا ہو جسے دیکھ کر ہمارے مولا اس پر دستخط اور اس کی تائید کریں ہر طالب علم چاہے متبدی ہو یا فارغ التحصیل ہو، اس کا ہم وغم اور سوچ یہ ہو کہ میری رفتار کردار اور گفتار امام زمانہ علیہ السلام کا مورد تائید ہونا چاہیے۔

اگر کسی طالب علم کی ہمیشہ یہ سوچ ہو اور اس راہ پر چلتا رہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے دستخط حاصل کر لے تو وہ کبھی بھی منحرف نہیں ہوگا نہ اپنے کردار میں، نہ اپنے گفتار میں اور نہ ہی اپنی رفتار میں۔ اس سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہوگا جو اس کے شایان شان نہ ہو۔

ایسا طالب علم نہ تو سرگرداں ہوگا اور نہ ہی بحران کا شکار ہوگا۔

زبان پر کنٹرول

آپ زبان پر کنٹرول کرنے کی بہت تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے: ہمیں اپنی زبان پر کنٹرول کرنا چاہیئے؟ ہمیں چاہیے کہ 24 گھنٹہ غور و فکر کریں اور ایک گھنٹہ بولیں، بلکہ شاید ایک گھنٹہ بھی زیادہ ہے۔

علم کی اہمیت اور مقام

آپ نے ایک دفعہ گھر سے حرم کی طرف جاتے وقت، اپنے پاس موجود طلاب سے فرمایا: "یہ کیسی نعمت ہے جس میں اللہ نے آپ کو طالب علم کی راہ میں قرار دیا ہے، علم بہت بڑی نعمت ہے۔"

اور پھر دنیاوی مال و دولت اور علم کے درمیان مقائسہ کرتے ہوئے فرمایا: "علم اور

Presented by Ziaraat.Com

دنیاوی مال میں یہ فرق ہے کہ مال کی آپ حفاظت کرتے ہیں جبکہ علم آپ کی حفاظت کرتا ہے، دوسرا فرق یہ ہے کہ اگر آپ مال خرچ کریں گے تو کم ہو جائے گا لیکن علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔"

اس طرح آپ طلاب کو حصول علم کی تشویق کرتے تھے۔

طلاب کے وظائف

آپ مبتدی طلاب کو تعلیم و تعلم کی تاکید کرتے تھے کہ وہ تعلیم و تعلم اور درس و بحث کو کبھی ترک نہ کریں نیز فرماتے تھے:

اور جو طلاب کچھ آگے بڑھ چکے ہوتے اور ان کی علمی صلاحیت کچھ زیادہ ہوتی ان سے اور طرح سے بات کرتے تھے، آپ ان سے متنبہ کرنے والے اور بیدار کرنے والے نکات بیان فرماتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دن میں اقامہ نماز جماعت کے لئے آپ کے ساتھ گھر سے مسجد کی طرف جا رہا تھا آپ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: طلاب جب شروع کرتے ہیں تو پہلے مقدمات، پھر معالم، پھر مغنی پڑھتے ہیں اور پھر کسی چیز پر پہنچتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: لمعہ۔

آپ نے پوچھا: "ثم ماذا" (اس کے بعد)

میں نے کہا: مکاسب

پھر پوچھا: ثم ماذا" (اس کے بعد)

میں نے عرض کیا: درس خارج۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر پوچھا: "ثم ماذا؟"

(اس کے بعد) میں نے عرض کیا: مقام اجتہاد۔

پھر پوچھا: "ثم ماذا" (اس کے بعد)

یہ ایک بہت بڑا درس اور مہم نصیحت تھی، آپ اس جملے "ثم ماذا" (اسکے بعد) کے ذریعے سمجھانا چاہتے تھے کہ آپ علم کو مطلوب بالاصالہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ اسے قرب خدا کے حصول کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

دنیا مسافر خانہ ہے

آیت اللہ بہجت فرماتے تھے:

"دنیا ایک بہت بڑا مسافر خانہ ہے اس مسافر خانہ میں کوئی بھی نہیں رہے گا بلکہ سب کو اس مسافر خانہ سے جانا ہے کوئی بھی یہاں نہیں ٹھہرے گا۔"

آپ دنیا کو پل کی طرح سمجھتے تھے، ایک ایسا مسافر خانہ جس میں کچھ لوگ آتے ہیں اور کچھ چلے جاتے ہیں۔

معنویات کو اہمیت دینا

آیت اللہ بہجت فرماتے تھے: اگر انسان اپنے جسم کو جتنی اہمیت دیتا ہے، اگر اتنی اہمیت اپنی روح کو بھی دیتا تو اسے کسی چیز کا غم نہ ہوتا۔

لیکن افسوس کہ انسان ہر اس چیز کو مہیا کرتا ہے جو اس کے جسم کے لئے مفید ہوتی

Presented by Ziaraat.Com

ہے اوراس کے پیچھے جاتا ہے مثلاً اسے ہر اس غذا کی تلاش رہتی ہے جو اس کے جسم کے لئے مفید ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ ڈاکٹروں کے پاس جا کر ان سے مفید غذاؤں کے بارے میں بھی پوچھتا ہے) لیکن کیا وہ اسی طرح ان چیزوں کی تلاش میں رہتا ہے جو اس کی روح کے لئے فائدہ مند ہو؟

مختصر یہ کہ انسان اگر جتنا مادیات کی تلاش میں ہے معنویات کی تلاش میں بھی ہوتا تو اسے کسی چیز کا دکھ نہ ہوتا ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اس چیز کی تلاش میں رہیں جو ہماری روح کے لئے مفید ہو مثلاً ہم جانتے ہیں کہ مستحبات انسانی روح کے لئے بہت مفید اور موثر ہیں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ انہیں انجام دینے کی کوشش کریں۔

علم وعمل

آیت اللہ بہجت اس بات کی بہت تاکید کرتے تھے کہ علم وعمل کو ساتھ ہونا چاہیے ایک دن آپ نے فرمایا:

"بے عمل عالم دوسروں کو روشنی دینے اور خود کو جلانے والے چراغ کی طرح ہوتا ہے۔"

یعنی آپ بے عمل عالم کو خود کو آگ لگا کر جلا دینے والے شخص کی طرح سمجھتے تھے۔

خوف اور امید میں اعتدال

بندہ نے ایک دن آیت اللہ بہجت سے "اعتدال خوف اور امید" کے بارے میں پوچھا علمائے اخلاق اس بات کی بہت تاکید کرتے ہیں آغا نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

"وہ خوف اور امید مطلوب ہے جس میں اعتدال پایا جاتا ہو، اگر حد اعتدال سے نکل جائے تو مطلوب نہیں ہے کیونکہ غیر معتدل خوف رحمت حق سے مایوسی کا باعث ہے غیر معتدل امید سرکشی کا باعث ہے"۔

میں نے آپ سے یہ روایت بھی سنی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے "الْمُؤْمِنُ بَيْنَ خَوْفَيْنِ خَوْفِ مَا مَضٰى وَ خَوْفِ مَا بَقِيَ"[1] یعنی مومن ہمیشہ دوخوفوں میں ہوتا ہے گزشتہ (اعمال میں کمی) کا خوف اور آئندہ (آنے والی ذمہ داریوں کا) خوف۔

نیز آپ فرماتے تھے: اگر ماضی میں ہم سے کوئی قصور یا خطا ہوگئی ہو تو ہمیں اس سے ڈرنا چاہئے اور اس بارے میں سوچیں کہ آئندہ اس اشتباہ اور غلطی کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

دوران نماز حضور قلب حاصل کرنے کا طریقہ

ایک دن میں نے آغا سے پوچھا کہ دوران نماز اپنے اندر کس طرح حضور قلب پیدا کریں۔آپ نے فرمایا:

"حضور قلب کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ چوبیس گھنٹے اپنے تمام حواس باصرہ و سامعہ وغیرہ پر کنٹرول رکھیں کیونکہ حضور قلب کے لئے مقدمات طے کرنا ضروری ہے لہٰذا آپ کو چاہئے کہ سارا دن اپنے کان، آنکھ اور دیگر اعضا پر کنٹرول رکھیں، حضور قلب کا طریقہ یہ ہے۔"

---

[1] مصباح الشریعۃ/ 180 / الباب الخامس والثمانون فی الخوف والرجاء

Presented by Ziaraat.Com

خدا پر یقین رکھنا

آپ فرماتے تھے:

”اگر ہم اپنے مولا پر اس بچے جتنا بھی اعتماد کرتے جو (اعتماد) وہ اپنے والدین پر کرتا ہے تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا“۔

زیارت کے آداب

ایک مرتبہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ثامن الائمہ (امام رضا علیہ السلام) کی زیارت کا ارادہ کیا آغا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے آداب زیارت کے بارے میں پوچھا آپ نے کچھ سوچا اور پھر فرمانے لگے:

”زیارت کے آداب میں سے مہم ترین ادب یہ جاننا ہے کہ معصومین علیہم السلام کی زندگی اور موت میں فرق نہیں ہوتا“۔

آپ نے اس کے علاوہ کچھ بھی نہ فرمایا اس کے بعد ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کچھ دیر (اس موضوع پر) بات کی اور غور وفکر کیا ہم نے دیکھا کہ جناب عالی نے شاید مہم ترین بلکہ تمام آداب زیارت کا خلاصہ اس جملے میں بیان فرمایا تھا۔

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا مقام ومنزلت

Presented by Ziaraat.Com

ایک دن میں نے آغا سے پوچھا کہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے اس جملے "مَنْ زَارَهَا عَارِفاً بِحَقِّهَا فَلَهُ الْجَنَّةُ" [1] (جو شخص ان کے حق کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرتا ہے اس پر جنت واجب ہے) میں "عَارِفاً بِحَقِّهَا" سے کیا مراد ہے؟

آپ نے ایک جملے میں جواب دیا اور فرمایا: ہمیں چاہئے کہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے مقام کو معصومین علیہم السلام سے کم اور دوسروں سے زیادہ سمجھیں۔

معلومات پر عمل کرنا

آپ فرماتے تھے: "اگر سب لوگ جتنا وہ جانتے ہیں اس پر عمل کرتے تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا" یعنی اگر وہ واجبات انجام دیں، محرمات سے دور رہیں اور حد الامکان مستحبات پر عمل کریں تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

اپنے اچھے کام کو چھوٹا اور دوسروں کے اچھے کام کو بڑا سمجھنا

ایک چیز جو میں نے آغا میں دیکھی ہے وہ آپ کا ان عبادات اور احکام کو کم سمجھنا ہے جو آپ انجام دیتے تھے اور فرماتے تھے:

> کتنا اچھا ہوتا جو ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کے بارے میں کہتا کہ میں نے کچھ نہیں کیا اور جب وہ دوسروں کا کوئی اچھا کام دیکھتا تو کہتا کہ تم نے کتنا بڑا کام انجام دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے اچھے کام کو چھوٹا اور

---

[1] بحار الانوار (ط - بیروت) / ج 99 / 266 / باب 1 زیارة فاطمة بنت موسی ع بقم ..... ص: 265

Presented by Ziaraat.Com

دوسروں کے اچھے کام کو بڑا سمجھیں۔

سوال: آپ نے کتنے سال آغا کے درس میں شرکت کی ہے؟ آغا کے طریقۂ تدریس کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب: میں تقریباً آٹھ یا نو سال آغا کے فقہ واصول کے درس خارج میں شریک رہا ہوں البتہ آپ کے درس اصول میں زیادہ شرکت کی ہے۔

آغا کی درسی خصوصیت کے بارے میں بہتر ہوگا کہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ مرتضیٰ حائری کا ایک جملہ بیان کروں۔

میں ان کے درس فقہ (بحث خیارات) میں جاتا تھا عمر کے آخری حصہ میں جب وہ مریض ہوگئے اوران کا درس بند ہوگیا ایک دن میں نے انہیں حرم سے باہر آتے دیکھا، فوراً ان کے سامنے گیا اور سلام کے بعد عرض کرنے لگا: انشاءاللہ آپ درس شروع کریں گے۔

انہوں نے فرمایا کہ نہیں اور پھر کہنے لگے:

"آپ جوان ہیں، میں آپ کے لئے ایک ضابطہ بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ ان لوگوں کے درس میں جائیں جو صرف نقل اقوال پر اکتفانہ کرتے ہوں بلکہ اقوال کو بررسی کر کے درس میں ایسے نکات بیان کریں جو ملکہ اجتہاد کی فعلیت میں زیادہ مفید ہوں۔ آپ کے لئے وہ درس مفید ہے جو اس ملکہ اجتہاد کو قوۃ سے فعلیت تک پہنچادے"۔

میں نے آغا سے پوچھا کہ جناب عالی کسی کا نام لے کر معرفی فرمائیں۔

آپ نے کہا: میں کسی کا نام لینے کے سلسلے میں معذرت خواہ ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا: میں آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے درس میں جاتا ہوں۔ اس پر انہوں نے اظہار رضا وتبسم کیا اور کہنے لگے:

Presented by Ziaraat.Com

”دقت اور محتوا کے لحاظ سے ان کے درس میں وہ قاعدہ اور ضابطہ موجود ہے جو میں نے آپ سے کہا ہے ان کے درس میں شرکت کرنا اچھا ہے ان کا درس ہر لحاظ سے مفید ہے علمی لحاظ سے بھی اور اخلاقی لحاظ سے بھی اس درس کو جاری رکھیں۔“

سوال: اگر آپ ایک جملے میں آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا تعارف کرانا چاہیں تو کس طرح بیان کریں گے؟

جواب: آیت اللہ العظمیٰ بہجتؒ اور ان کے کمالات کو تہذیب نفس اور وجود کی وسعت کے بغیر جاننا ممکن نہیں ہر انسان اپنے وجود کی وسعت کے مطابق ان کے کمالات کو درک کرسکتا ہے لہٰذا ان کے کمالات کو پہچاننا تہذیب نفس اور انسان کے وجود کی وسعت سے وابستہ ہے انسان جتنا زیادہ تہذیب نفس کا حامل ہوگا اور اپنے وجود کو وسعت دے گا وہ اتنا بہتر انداز سے ان کے کمالات سے آشنا ہوکر ان سے مستفید ہو سکے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

گفتار دوازدہم

انٹرویو:
استاد مہدی ہادوی تہرانی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

حجۃ الاسلام استاد مہدی ہادوی تہرانی کے مختصر حالات زندگانی

حجۃ الاسلام استاد مہدی ہادوی تہرانی ۱۳۴۰ھ ش میں تہران میں پیدا ہوئے۔

آپ نے ۱۳۵۹ھ ہجری شمسی میں قم میں تعلیم کا آغاز کیا اور دورۂ سطح کو بڑی محنت کے ساتھ پانچ سال میں پایہ تکمیل تک پہنچایا آپ حوزہ میں بار بار ممتاز انسان کے عنوان سے معرفی ہوئے ہیں اور پھر فقہ و اصول کے درس خارج میں شریک ہوئے اور حضرات آیات شیخ جواد تبریزی، وحید خراسانی، بہجت فومنی، مکارم شیرازی، مرزا ہاشم آملی، اور جعفر سبحانی جیسے اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ آپ سب سے زیادہ حضرت آیت اللہ سید کاظم حائری سے مستفید ہوئے اسی طرح آپ نے فلسفہ میں آیات عظام: جوادی آملی، حسن زادہ عاملی، اور مصباح یزدی سے استفادہ کیا اس وقت آپ حوزہ علمیہ قم میں مصروف تدریس ہیں۔ نیز یونیورسٹیوں او رعلمی مراکز میں علمی خدمات بھی انجام دیتے ہیں آپ کی بعض کتابیں شائع ہو چکی ہیں، ان میں گنجینہ خرد، ولایت فقیہ، مبانی کلامی اجتہاد، مکتب، و نظام اقتصادی اسلام، باورھا و پرسش ھا اور ولایت و دیانت شامل ہیں آپ کی درج ذیل کتابیں زیر طبع ہیں: تاریخ علم اصول، ھرمنوتیک و متون دینی، الھدایہ حاشیہ علی البدایہ، تاریخ کربلا، حیات پس از موت اور آفاق نو در حوزہ۔۔۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ انٹرویو آپ سے مصنف نے "مؤسسہ خانہ خرد" میں لیا ہے۔

انٹرویو

سوال: ہم آپ کے شکر گزار ہیں جو آپ نے ہمیں وقت دیا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ کس طرح آیت اللہ بہجت سے آشنا ہوئے؟

جواب: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. میں آغا سے اس وقت آشنا ہوا جب میں حصول علم کے لئے پہلی مرتبہ حوزہ علمیہ قم آیا تھا۔ اس وقت میں آپ کے نام سے آشنا ہوا اور سنا کہ آپ خاص قسم کی نماز پڑھتے ہیں اور خاص لوگ (جماعت میں) شریک ہوتے ہیں۔

اسی سال ماہ رمضان میں اسی مسجد میں جہاں آپ نماز پڑھاتے ہیں (مسجد فاطمیہ میں) آپ کی نماز جماعت میں شریک ہوا، ان دنوں ایام رمضان میں وہاں بہت کم لوگ نماز پڑھنے آتے تھے آپ کی اس نماز نے مجھ میں اور میرے مستقبل کے ارادوں میں بہت اثر کیا۔

سوال: آغا کی نماز جماعت کے تربیتی اثر پر روشنی ڈالیں؟

جواب: میرا عقیدہ ہے کہ ان تمام سالوں میں آپ کی نماز کچھ لوگوں کی تربیت کے لیے اخلاقی مکتب شمار ہوتی ہیں یہ نماز مستقیماً کچھ کہنے کے بجائے عینی اور عملی صورت میں اثر ڈالتی ہے اور معنوی بلندی پیدا کرتی ہے۔

بنیادی طور پر آپ کا اس طرح نماز کا اہتمام کرنا اسی اہتمام کی طرف جاتا ہے جو شریعت نے نماز کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس میں ہے کہ "اَلصَّلَاۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ"[۱] نماز مومن کے لئے (حق کی طرف) عروج کرنے کا وسیلہ ہے۔

جو بھی معرفت اور سیر و سلوک کے ذریعے کسی مقام پر پہنچا ہے وہ نماز ہی کے ذریعے (اس مقام پر) پہنچا ہے ظاہر ہے کہ ہر انسان کی نماز اس کی دیانت کے مطابق ہوتی ہے کیونکہ "اَلصَّلٰوۃُ عَمُوْدُ الدِّیْنِ"[۲] نماز دین کا ستون ہے۔

لہٰذا نسان کا دین اسی ستون جتنا ہوتا ہے جتنا وہ نماز کا اہتمام کرتا ہے چاہے وہ اوقات نماز کا اہتمام ہو یا نماز میں حضور قلب کی طرح باطنی اہتمام۔ وہ شخص اتنا ہی دیانتدار ہوتا ہے۔

آیت اللہ بہجت کی نماز میں وہی معرفت، اعتقاد اور ایمان نظر آتا ہے جو ظاہری افعال و اعمال کے پیچھے ہوتا ہے۔

سوال: آپ کس وقت آغا کے درس میں شریک ہوئے اور آغا کے درس کی خصوصیت کیا تھی؟

جواب: مجھے اس وقت آغا کے درس میں شرکت کی توفیق ہوئی جب آپ اپنے گھر میں کتاب الصلوۃ تدریس کرتے تھے اس وقت آپ کے درس میں بہت کم لوگ آتے تھے اور آپ کتاب جواہر کے طرز پر درس دیتے تھے۔

سوال: آغا اپنے درس میں علمی مطالب کے علاوہ کون سے مطالب بیان کرتے تھے ؟

جواب: آپ کے درس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ درس سے پہلے اور درس کے

---

[۱] سفینۃ البحار/ ج2 / 268 / حضور القلب روح الصلاۃ..... ص:268

[۲] المحاسن/ ج1 / 44 / 44 ثواب الصلاۃ..... ص:44

Presented by Ziaraat.Com

بعد اخلاقی اور اجتماعی نکات بیان فرماتے تھے عموماً آپ یہ نکات بغیر مقدمہ کے بیان کرتے تھے اوران میں عمومی پہلو پایا جاتا تھا۔

البتہ بعض دوستوں کا کہنا ہے (میں نے تجربہ نہیں کیا) کہ آپ جلسہ میں موجود لوگوں کے ذہن میں ابھرنے والے سوالات کے جواب دیتے تھے اور اس سلسلے میں بات کرتے تھے۔

بطور مثال، ایک عالم دین نقل کرتے ہیں کہ ایک دن آپ بغیر مقدمہ کے اپنے درس میں کہنے لگے:

> "کچھ لوگ ذکر اور درود پڑھتے ہیں تا کہ انہیں امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہو آپ ان کی زیارت کے لئے اتنا اصرار کیوں کرتے ہیں؟ آپ کوشش کریں کہ حضرت عالی پر تمہارے عقیدہ میں مضبوطی ہو اور وہ تم سے راضی وخوشنود ہوں۔"

وہ (عالم) کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ آپ مجھ سے مخاطب تھے کیوں کہ میں اس طرح کرتا تھا لیکن درس میں موجود دیگر افراد اس بات کی طرف توجہ نہیں تھے کہ اس طرح کیوں کہہ رہے تھے

آپ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ درس کے دوران جب وقفہ ہوتا اور درسی مطالب بیان نہ کر رہے ہوتے تو آپ ذکر میں مصروف ہو جاتے تھے یہاں تک کہ دوران درس بھی آپ ذکر کرتے تھے۔

سوال: آغا کی بعض اخلاقی خصوصیات کی وضاحت کریں؟

جواب: آغا کی ایک خصوصیت آپ کا دائم الذکر ہونا ہے اس لئے آپ ظاہراً غمگین، فکر کرتے ہوئے اور حق تعالیٰ کی طرف متوجہ نظر آتے تھے بعض اوقات جو لوگ آپ کو نہیں

Presented by Ziaraat.Com

جانتے وہ آپ کو سمجھتے تھے حالانکہ آپ اپنے اسم گرامی کے مصداق تھے اور" بہجت" اور سرور میں رہتے تھے اور لوگوں کے ساتھ کشادہ روی سے پیش آتے تھے بلکہ بعض اوقات لطیف مذاق بھی کرتے تھے۔

سوال: آیت اللہ بہا الدینی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آغا کا رابطہ کیسا تھا؟ آپ کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے تو بیان فرمائیں؟

جواب: میں بھی ہمیشہ سوچتا ہوں کہ آیت اللہ بہاء الدینی اور آیت اللہ بہجت کے درمیان دوستی تھی یا نہیں؟

چند سال پہلے جب آیت اللہ بہاء الدینی تندرست تھے، تب میں نے ان سے پوچھا کہ آیت اللہ بہجت کے ساتھ آپ کا رابطہ اور رفت آمد ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں' چند سالوں سے نہ میں ان کی خدمت میں گیا ہوں اور نہ ہی وہ یہاں آئے ہیں۔"

اور پھر فرمانے لگے: "ایک دن آیت اللہ بہجتؒ نے مجھ سے ایک جملہ کہا تھا میں اس جملے کو نہ سمجھ سکا (وہ یہ کہ) کسی زمانہ میں، مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تھی، جس کی وجہ سے میں روزہ نہیں رکھتا تھا آغا بہجت نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ روزہ نہیں رکھتے؟ میں نے جواب دیا: نہیں میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔ آپ نے فرمایا: اس وقت آپ روزہ نہیں رکھ سکتے، بعد میں جب آپ میں روزہ رکھنے کی طاقت ہوگی تب آپ کے لیے ان روزوں کی قضا بجا لانا مشکل ہوگی میں اس جملے کا معنی نہ سمجھ سکا کیوں کہ آج تک مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے۔"

ایک دوست نقل کرتے ہیں کہ آیت اللہ بہاء الدینی کی زندگی کے آخری دنوں میں آیت اللہ بہجت ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور ان کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: انقلاب کے مسائل کے حوالے سے حضرت عالی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آپ نے انقلاب کے لئے نہ کوئی مشکل پیدا کی اور نہ ہی کبھی اس کی مخالفت کی بلکہ اس کی تائید کے سلسلے میں بھی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔

جنگ کے دنوں میں ایک شخص جنگ کے لئے تیار ہوا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: میں جنگ پر جانا چاہتا ہوں لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھے نماز شب کی توفیق سلب نہ ہو جائے۔

آغا نے اس سے فرمایا: نماز شب کے لئے میں تجھے بیدار کروں گا وہ شخص کہتا ہے کہ میں جتنا عرصہ جنگ پر رہا ہمیشہ نماز شب کے لئے بیدار ہو جاتا تھا۔

سوال: اگر آپ کو حضرت عالی کا کوئی واقعہ یاد ہے تو بیان فرمائیں؟

جواب: میری بیٹی بیمار تھی میں آغا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دعا کا تقاضا کیا۔آپ نے مجھے ایک دعا بتائی اور فرمایا: آپ روزانہ یہ دعا پڑھا کریں:

اَللّٰهُمَّ اشْفِهَا بِشِفَآئِكَ وَدَاوِهَا بِدَوَائِكَ وَعَافِهَا بِعَافِيَتِكَ.[١]

اسے تین مرتبہ پڑھیں اور پھر تین مرتبہ کہیں:

بِالْاِمَامِ الْكَاظِمِ فَاِنَّهَا اَمَتُكَ وَبِنْتُ عَبْدِكَ.[٢]

سوال: آپ سے آخری سوال یہ ہے کہ اگر آپ حضرت عالی کو ایک جملے میں معرفی کرنا چاہیں تو کیا فرمائیں گے؟

---

[١] اے اللہ! اس لڑکی کو اپنی شفا کے ذریعے شفا عطا فرما اور اپنی دوا کے ذریعے اس کا علاج فرما اور اپنی عافیت کے ذریعے اسے خیر و عافیت عطا فرما۔

[٢] امام موسیٰ کاظمؑ کے صدقہ میں یہ (لڑکی) تیری کنیز اور تیرے بندے کی بیٹی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

جواب: آیت اللہ بہجت کو ایک جملے میں معرفی نہیں کیا جا سکتا پھر بھی اگر ہم کہنا چاہیں تو کہیں گے کہ:

Presented by Ziaraat.Com

گفتارِ سیزدہم

تحریر:

حجۃ الاسلام والمسلمین استاد احمد عابدی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

أُولَئِكَ وَاللهِ الْأَقَلُّونَ عَدَداً وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللهِ قَدْراً. [1]

خدا کی قسم وہ تو گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔

علامہ مجلسی بحار الانوار میں فرماتے ہیں:

"ہر طالبعلم کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ امیر المومنین علیہ السلام کا یہ کلام پڑھے۔ اسے آپ نے حضرت کمیل ابن زیاد سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔"

جی ہاں! ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

"میں نے نہج البلاغہ کے خطبہ ۲۲۲ کو ہزار سے بھی زیادہ مرتبہ پڑھا ہے اس میں موت اور اس سے متعلق امور کے بارے میں وعظ و نصیحت مذکور ہے۔"

میں نے جب بھی اسے پڑھا مجھے ہر مرتبہ اس میں ایک نئی چیز ملی جبکہ علامہ مجلسی معتقد ہیں کہ اس کلام کو ہزار مرتبہ نہیں بلکہ روزانہ پڑھنا چاہیے کیونکہ حضرت کمیل

[1] نہج البلاغۃ (للصبحی صالح)/ 497 / [143] 147..... ص:495

Presented by Ziaraat.Com

امیر المومنین علیہ السلام کے راز دار (صحابی) تھے وہ چیزیں جو آپ دوسروں سے نہیں کہتے تھے انہیں ان کے سامنے بیان فرماتے تھے۔

حضرت کمیل سے منقول امیر المومنین علیہ السلام کی تمام احادیث غرر روایات اور عرشی احادیث کے زمرہ میں آتی ہیں: دعائے کمیل، حدیث حقیقت، حدیث نفس وغیرہ کا کوئی مثل نہیں۔

"میرے سینہ میں بہت علم ہے لیکن کسی میں بھی اسے تحمل کرنے کی طاقت نہیں، علما کی موت سے علم بھی مر جاتا ہے۔"

امیر المومنین علیہ السلام نے اس عظیم قول کے بعد حضرت کمیلؒ سے فرمایا:

چار قسم کے لوگ علم کی اہلیت اور لیاقت نہیں رکھتے:

۱۔ وہ لوگ جو علم کو جو کہ ایک دینی آلہ ہے، دنیا کے لئے استعمال کرتے ہیں اور علم ان کے لئے غرور اور خود کو دیگر بندگان خدا سے افضل سمجھنے کا باعث بن گیا ہو۔

۲۔ وہ سادہ انسان جن کے پاس بصیرت نہیں ہوتی اور وہ کمترین شبہ سے دو چار ہو کر تردد کا شکار ہو جاتے ہے۔

۳۔ شہوتوں کے غلام انسان جو جنسی لذتوں کے سامنے فوراً تسلیم ہو جاتے ہیں۔

۴۔ وہ لوگ جو مال دنیا جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

ان چار گروہوں میں سے کسی نے بھی علم کی اہمیت کو نہیں سمجھتا بہتر ہے کہ علم ضائع تو ہو جائے لیکن ان کے ساتھ نہ آئے۔

اس کے بعد امامؑ فرمانے لگے: جی ہاں! زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں ہوتی

Presented by Ziaraat.Com

حجت خدا کو ہمیشہ زمین پر ہونا چاہیے تا کہ الٰہی نشانیاں ختم نہ ہوں۔

خدا کی نظر میں ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے ان لوگوں کی خصوصیات یہ ہیں:

(الف) اللہ تعالیٰ ان کے زریعے دوسروں پر اتمام کرتا ہے۔

(ب) یہ حاملان امانت الٰہی ہیں اور اسے اپنے بعد والوں کے حوالے کرتے ہیں۔

(ج)

(د) یہ لوگ یقین کے درجہ پر فائز ہیں اورانہوں نے اس کی روح حاصل کرلی ہے۔ .... کے لئے جو چیز مشکل ہوتی ہے وہ ان کے سامنے آسان ہوتی ہے۔

(ز) ان کو ایسی چیز سے محبت ہوتی ہے جس سے جاہل بیزار ہوتے ہیں۔

(س) یہ اس دنیا میں مادی جسم کے ساتھ رہتے ہیں جبکہ ان کی روح عالم بالا کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔

(ط) یہ خدا کے خلیفہ ہیں۔

(ی) یہ لوگوں کو خدا کے دین کی طرف بلاتے ہیں۔

اس نورانی حدیث میں ان علمائے ربانی کی دس خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

استاد معظم، شیخ العرفاء، فقیہ الفلاسفہ، فیلسوف الفقہاء، آیت اللہ العظمیٰ بہجت رحمۃ اللہ علیہ علمائے ربانی کے ان روشن مصادیق میں سے ہیں، جن کا ذکر امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کلام میں کیا ہے، مائیں ایسا بچہ پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔

۱۳۵۱ھ ہجری شمسی میں آغا کے بیت الشرف میں آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا

Presented by Ziaraat.Com

شرف حاصل ہوا، اس وقت آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کی تعداد بہت کم تھی کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے زمانے کے مرجع تقلید بنے اور آپ کا شمار معروف شخصیات میں ہونے لگا دونوں ادوار میں (مرجع تقلید بننے سے پہلے اور مرجع بننے کے بعد) نہ تو آپ کی عبادت میں کوئی فرق ہوا اور نہ ہی آپ کی فردی اجتماعی زندگی میں۔

جی ہاں! جب آپ کی آنکھیں خراب ہوگئیں اور ڈاکٹروں نے آپ کو طویل سجدوں سے منع کر دیا ان چند دنوں میں آپ کی نماز کی کیفیت میں تھوڑی تبدیلی ہوئی تھی حال ہی میں آپ کا جو بے مثل تشییع جنازہ ہوا تھا شاید (موجود زمانہ) کے کسی بھی مرجع تقلید کا تشییع جنازہ اس عظمت کے ساتھ برگزار نہیں ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اس ترقی یافتہ دور میں بھی معنویت اور عرفان مائل ہیں اور لوگوں کی معنویت اور عرفانی پیاس میں کمی نہیں ہوئی اگرچہ حقیقی عرفاء بہت کم ہیں اگر لوگوں کو آیت اللہ بہجت جیسا عارف مل جائے تو وہ پروانے کی طرف اس کے پاس جائیں گے۔

ان مختصر سطور اور سست اور لرزاں قلم کے ساتھ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس مرد الٰہی کی معنویت، اخلاق اور عرفان میں سے کچھ لکھ سکوں صرف شاگردی وظیفہ کی ادائیگی اور ان دنوں کو یاد کرنے کے لئے جن دنوں بندہ نے اس عظیم اور ہموار پہاڑ کے سامنے زانوئے ادب تلمذ کیا اور علم و اخلاق کے اس دریا سے استفادہ کیا تھا چند نکات بیان کر رہا ہوں:

(الف) جس زمانہ میں آیت اللہ العظمٰی بہجت اپنے بیت الشرف میں صبح کے وقت اصول الفقہ پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد فقہ کا درس دیتے تھے نیز جمعہ کے دن ظہر سے پہلے مجلس کا انعقاد کرتے تھے ان دنوں آپ اپنے دروازہ کے پاس بیٹھ جاتے تھے اور اپنے شاگردوں کو اوپر بیٹھاتے تھے مجالس میں بھی نئے شرکاء کے لئے کاملاً کھڑے ہو

Presented by Ziaraat.Com

جاتے، آپ سعادت اور معصم اقرار کا خاص احترام کرتے تھے۔

(ب) جنگ تحمیلی اور اس زمانہ میں جب عراق کی طرف سے در فول (کے شہر) پر راکٹ پھینکے جا رہے تھے آپ نے بندہ سے شہر کی حالت اور وہاں کے لوگوں کی روحانی کیفیت کے بارے میں پوچھا اور میں نے وضاحت بیان کی تب آپ نے فرمایا:

"ان لوگوں کا ایمان مجھ سے زیادہ قوی ہے۔"

اس طرح آپ نے اپنی عاجزی بھی ظاہر کی اور درفول اور جنگ تحمیلی میں مصروف لوگوں کے لئے اپنی پریشانی کا اظہار بھی کیا۔

(ج) جب حقیر کا ہم مباحثی محمد تقی محمدی (آغا جانی) درجہ شہادت پر فائز ہوا اور ان کے جسد خاکی کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا تب آیت اللہ بہجت نے سب سے پہلے فرمایا:

"آغا محمدی پر خدا کی رحمت ہو"

جبکہ آپ کو کسی نے بھی ان کی شہادت کی اطلاع نہیں دی تھی۔

اس شہید نے میدان جنگ میں جانے سے پہلے آیت اللہ بہجت کے ساتھ مشورہ کیا تھا اور آپ کی اجازت سے درس چھوڑ کر میدان جنگ میں گیا تھا۔

(د) آیت اللہ بہجت کی علمی قابلیت کے بارے میں عرض کروں گا کہ بندہ صبح کو بعض علماء کے اصول کے درس میں جاتا تھا اور اس کے بعد آیت اللہ بہجت کے درس میں شریک ہوتا تھا بعض اوقات نادانی اور

Presented by Ziaraat.Com

جوانی کی وجہ سے (بغیر نام لئے) اس استاد کے اعتراض آغا کے اصول فقہ کے درس میں بیان کرتا تھا اور مرحوم آیت اللہ بہجت اس کی نقد و بررسی کرتے تھے۔

اصل مقصد یہ ہے کہ میری نظر میں آیت اللہ بہجت (قدس سرہ) اپنے زمانہ کے تمام علما سے زیادہ ترجیح رکھتے تھے آپ درس میں فرماتے تھے: ہمارا کسی سے جھگڑا نہیں ہے اس لئے آپ عموماً اپنے درس میں کسی کا قول نقل نہیں کرتے تھے بلکہ صرف اپنے نظریات پر اکتفاد کرتے تھے اسی وجہ سے آپ کا اصول فقہ کا ایک دورہ تقریباً دو سال تک جاری رہتا تھا۔

(۵) جس دن مرحوم علامہ طباطبائی نے "بیمارستان آیت اللہ گلپائیگانی" میں وفات پائی اس دن صبح دس بجے حرم کے لاؤڈ سپیکر سے قرآن مجید کی تلاوت شروع ہوگئی۔

میں آیت اللہ بہجت کے گھر پہنچا تو آپ نے خود دروازہ کھولا اور مجھ سے پوچھا کہ حرم مطہر سے قرآن کی تلاوت کیوں ہورہی ہے؟

میں نے عرض کیا: علامہ طباطبائی فوت ہوگئے ہیں یہ خبر سنتے ہی فوراً آغا کے رونے کی آوازیں بلند ہوگئیں اور آپ نے کچھ کہے بغیر اشارہ سے ہمیں سمجھایا کہ چلے جاؤ، آج درس نہیں ہوگا۔

آپ علامہ طباطبائی سے بہت محبت کرتے تھے شاید اس کی ایک وجہ یہ ہو کہ آپ دونوں آیت اللہ قاضی تبریزی کے شاگرد تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

(و) آیت اللہ بہجت مبتدی طلاب کو افراط وتفریط سے دور رہنے کی بہت تاکید کرتے تھے اور نصیحت کرتے تھے کہ کم مت سوئیں البتہ وقت ضائع کرنے سے پرہیز کریں۔ اسی طرح آپ اچھا اور سالم کھانا کھانے کی نصیحت کرتے تھے آپ بیمار اور کمزور لوگوں کو پستہ کھانے کی ہدایت کرتے تھے۔

میں اس لحاظ سے خود کو آغا کا بہت مقروض و مرہون سمجھتا ہوں۔ طالب علمی کے ابتدائی دنوں میں افراط وتفریط بہت مشکلات پیدا کرتا ہے، آپ کوشش کرتے تھے کہ جوان طالب علموں کو حد اعتدال پر قائم رکھیں بعض اوقات آپ فرماتے تھے:

"جسم روح کی سواری ہے لہٰذا اسے سالم رہنا چاہیئے تاکہ یہ عمر بھر آپ کی خدمت کر سکے۔"

(ز) آیت اللہ بہجت کی نماز کی خصوصیات، نوافل زیارت اس کا وقت و کیفیت نیز آپ کا سولعن وسوسلام پر مشتمل زیارت عاشورہ پڑھنا، آپ کا حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم مطہر سے شرف ہونا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی مجلس میں شرکت کرنا ان تمام مسائل کے بارے میں بہت بیان ہوتا ہے لہٰذا ان چیزوں کے بارے میں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

صرف اس بات کی طرف اشارہ کروں گا کہ ایک رات مغرب کی نماز کے بعد کچھ لوگوں نے ایک عالم کی توہین کی جس پر آپ عشاء کی نماز

Presented by Ziaraat.Com

پڑھے بغیر مسجد سے چلے گئے آپ کا مقصد اس برے عمل کا سدباب کرنا اور اپنی ناپسندگی کا اظہار تھا۔

(ح) "چونکہ دنیا آپ کی نظر میں حقیر تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کی نظروں بزرگ کر دیا تھا"

اس جملے کا حقیقی مصداق آیت اللہ بہجت تھے آپ نے مقام، ریاست اور نام ونشان کے لئے نہ تو کوئی بات کہی اور نہ ہی کوئی اقدام کیا آپ صرف وہ عمل بجالائے تھے جسے اپنا وظیفہ سمجھتے تھے آپ اپنے درس کے دوران فرماتے تھے:

(ط)

(ی) آپ مذکورہ باتوں سے بہت بلند ہیں بلکہ یہ تو صرف اس بزرگ عارف کے بعض غیر عرفانی زاویوں کی طرف اشارہ تھا آپ کی علمی اور عملی سیرت، آپ کا شاگردوں اور دیگر افراد کے ساتھ پیش آنا اور آپ کے فرامین کے لئے بہت بڑی جگہ کی ضرورت ہے لہٰذا میں آپ کی علمی و عملی سیرت، آپ کا اپنے شاگردوں اور دیگر افراد کے ساتھ ملنا اور آپ کے فرامین کو وسیع جگہ کے سپرد کرتا ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی رحلت کی مناسبت سے تعزیتی پیغام

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

رہبر معظم انقلاب اسلامی، مراجع عظام، بزرگان حوزہ اور حوزوی دینی اور فرہنگی مراکز نے عالم ربانی، فقیہ صمدانی حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) کی وفات کو ایسا خلا قرار دیا ہے جو کبھی پر نہیں ہوگا سب نے حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (ارواحنا لہ الفدا) کی خدمت میں اس سنگین مصیبت پر تسلیت پیش کی ہے۔

ذیل میں وہ پیغام پیش کیے جا رہے ہیں!

..............................☆☆☆☆☆..............................

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای (دام ظلہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

ہمیں نہایت افسوس ناک خبر ملی ہے کہ عالم ربانی، فقیہ عالی قدر، روشن ضمیر عارف حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس اللہ نفسہ الزکیہ) اس فانی جہان کو الوداع کہہ کر جوار رحمت حق سے متصل ہو گئے ہیں۔

میرے لئے اور اس عظیم انسان کے ارادتمندوں کے لئے یہ بہت بڑی مصیبت اور ایسا نقصان ہے جس کا جبران نہیں ہو سکتا "إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ"۔ [1] اس بزرگ ہستی کا شمار عصر حاضر کے برجستہ مراجع تقلید میں ہوتا ہے آپ

[1] المحاسن/ ج 1 / 233 / 19 باب حق العالم..... ص:233

Presented by Ziaraat.Com

اخلاق وعرفان کے عظیم استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ختم نہ ہونے والی معنوی فیوضات کا سرچشمہ بھی تھے۔

بندہ دل کی گہرائیوں سے حضرت بقیت اللہ (ارواحنا لہ الفداء) کی بارگاہ میں تسلیت پیش کرتا ہوں نیز علمائے کرام، مراجع عظام اور ان کے بابرکت وجود سے استفادہ کرنے والے شاگردوں ارادتمندوں، اوران سے فیضیاب ہونے والوں خاص طور پر ان کے محترم خاندان اوران کے فرزندان ارجمند کی خدمت میں تعزیت عرض کرتا ہوں۔

نیز اس بزرگ کی پاک وپاکیزہ روح کے لئے مغفرت کا طالب ہوں۔

والسلام علیہ ورحمۃ اللہ

سید علی خامنہ ای

۲۷ / اردیبہشت ۱۳۸۸ سنہ شمسی۔ ۲۶ / جمادی الاول ۱۴۳۰ سنہ ھ

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سیستانی (دام ظلہ العالی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انا للہ وانا الیہ راجعون

عالم ربانی حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت کی رحلت کی خبر بہت غم واندوہ کا باعث ہے اس بزرگ کا فقدان ایک بہت بڑا خلا ہے آپ عظیم علمائے اعلام میں سے تھے اور بہت بڑے معنوی مقام پر فائز تھے، بندہ آستان مقدس حضرت ولی عصر (ارواحناہ فداہ)، حوزات علمیہ خاص طور پر قم مرحوم کے مکرمہ فرزندہ اور اوران کے دیگر محترم رشتہ داروں نیز تمام مومنین کی خدمت میں تعزیت وتسلیت عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اس فقید سعید کے بلندئ درجات اوران کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل اوراجر جزیل کا طالب ہوں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

سید علی حسینی سیستانی ۲۲، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بزرگ عالم ربانی، اور مخلص الٰہی عارف حضرت آیت اللہ العظمٰی بہجت (رحمۃ اللہ علیہ) کی افسوسناک جدائی نے سب کو شدید متاثر کیا ہے۔

اس عظیم انسان نے اپنی ساری زندگی شاگردوں کی تربیت، ارادتمندوں کے نفوس کی پاکیزگی اور لوگوں کو ساحت مقدس امام زمان علیہ السلام کی طرف متوجہ کرنے میں گزاردی۔

ان کی زاہدانہ زندگی، عارفانہ عبادت اور بیدار کرنے والی باتیں تمام عاشقانِ مکتب علوی کے قلوب میں گہرا اثر کرتی تھیں۔

میں اس عظیم مصیبت پر امام زمانہ (ارواحنا لہ الفدا) علمائے دین، حوزات علمیہ اور پوری دنیا کے شیعوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں نیز اللہ تعالیٰ سے اس عظیم مرجع کی بلندی درجات اور ان کے پسماندگاں مخصوصاً اس فقید سعید کے محترم فرزندوں خاص طور پر حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج علی بہجت کے لئے صبر اور اجر کثیر کا طالب ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ صافی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عالی قدر فقیہ، مرجع بزرگوار حضرت آیۃ اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) کی افسوس ناک رحلت پر حضرت بقیہ اللہ مولانا المہدی (ارواح العالمین لہ الفدا)، حوزات علمیہ علمائے اعلام، عموم شیعہ، آپ کے بیت الشرف اور آپ کے فرزندوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں اس علمی شخصیت اور عظیم فقیہ کا فقدان ایسا خلا ہے جو کبھی پر نہیں ہو گا۔

مرحوم نے اپنی بابرکت عمر کا مہم حصہ نجف اشرف اور حرم امیر المومنین علیہ السلام کے جوار کے سپرد کیا اور مشہور مراجع اور نامور اساتید سے علم، معنویت اور فضائل کسب کئے عمر کا آخری حصہ قم میں آیت اللہ العظمیٰ بروجردی (قدس سرہ) سے استفادہ کرنے، تدریس اور طلاب کی تربیت میں گزارا اور اپنے درخشاں ماضی کے ساتھ اس فانی جہاں کو الوداع کہہ کر دار جاودانی اور لقائے حق سے پیوست ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ سے ان کے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے اجر جزیل اور صبر جمیل کا طالب ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ موسوی اردبیلی

حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) کی خبر رحلت سن کر بہت دکھ ہوا آپ نے اپنی بابرکت عمر معارف اہلبیت علیہم السلام کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دی تھی آپ ہمارے زمانہ میں علمائے باللہ کے اکمل اور اتم مصادیق میں سے تھے مرحوم حوزہ علمیہ نجف اشرف (صانہا اللہ عن حوادث الدھر) میں آیات عظام: آیت اللہ شیخ محمد کاظم شیرازی، اور آیت اللہ شیخ محمد حسن غروی اصفہانی سے مستفید ہوئے نیز حوزہ علمیہ قم میں بزرگان اعاظم حوزہ کے فیض سے استفادہ کر کے تدریس اور مجتہد پروری کے عظیم مقام پر فائز ہو گئے۔

آپ کی توفیقات میں سے ایک توفیق آپ کا نجف اشرف میں آیت حق، قاضی طباطبائی سے آشنائی اور ان کے معنوی مکتب سے استفادہ کرنا ہے اس طرح آپ حوزات علمیہ میں رائج علم فقہ و اصول سے آگاہی کے علاوہ تہذیب نفس اور تقویٰ میں بھی عظمیٰ مقام پر فائز ہو گئے اور اس راہ میں با استعداد افراد کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔

بندہ اس فقیہ ربانی و عالم صمدانی کی رحلت کو محضر صاحب العصر والزمان حضرت حجت (عج)، عموم شیعہ، حوزات علمیہ، خاندان معظم لہ مخصوصاً ان کے محترم فرزندوں اور ان سے عقیدت رکھنے والے تمام افراد کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ نوری ہمدانی

اللہ تعالیٰ سے مرحوم کی بلندئ درجات اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کا طالب ہوں، عالم ربانی، فقیہ بزرگوار، اخلاق وفضلیت کا پر جوش چشمہ، علم، عرفان حکمت و فقاہت کا منبع حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد تقی بہجت (اعلیٰ اللہ مقامہ) کی رحلت عالم اسلام کے لئے بہت بڑی مصیبت ہے۔ یہ کامل اور وراستہ فقیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کامل مصداق تھے۔

ترجمہ:-------------------------------()

اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان آپ ہی پر منطبق ہوتا ہے (جس میں آپؐ نے فرمایا): "ایسے عالم کے ساتھ بیٹھو جس کا دیدار تمہیں خدا کی یاد دلا دے جس کا عمل تمہیں آخرت کی ترغیب دے اور کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کا باعث بنے۔"

رحمۃ اللہ علیہ وغفر اللہ وطوبیٰ لہ.

انہوں نے اپنی ساری عمر مفاہیم قرآن کی تحصیل، تعلیم، نشر وتبیین اور اہلبیت عصمت وطہارت کے علمی اور اخلاقی معارف کے حوالے کر دی۔

ترجمہ:-----------------------()

بندہ اس مصیبت پر امام زمانہ علیہ السلام اسلامی انقلاب کے ناخدا رہبر معظم، تشیع کے عظیم مراجع، تمام علماء، فضلاء، حوزات علمیہ، مخصوصاً اس عظیم الشان مرجع کے ارادتمندوں کی خدمت

Presented by Ziaraat.Com

میں تسلیت عرض کرتا ہوں خداوند اکرم الاکرمین کی بارگاہ سے اس فقید علم، اخلاق اورعرفان کی بلندیٔ درجات اوران کے محترم پسماندگان کے لئے صبرواجر کا طالب ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ سبحانی

عالم ربانی، فقیہ عصمت و طہارت، تقویٰ، پرہیز گاری اور یعنی حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت کی وفات نے عالم تشیع کو سوگوار کر کے دلوں کو غم و اندہ میں مبتلا کر دیا ہے۔

آیت اللہ بہجت نے نوجوانی کے دن گزارنے کے بعد ۱۳۱۰ سنہ میں مرحوم آیت اللہ اصفہانی اور آیت اللہ خوئی جیسے نجف کے علماء کرام سے استفادہ کیا۔

آپ نے اخلاق اور عرفان عالم زمانہ مرحوم آیت اللہ حاج سید علی قاضی کے پاس پڑھا۔ معارف مکمل کرنے کے بعد ۱۳۲۴ سنہ میں حوزہ علمیہ قم میں داخل ہوئے اور عمر کے آخری لمحات تک اور آج ۲۷۔ ارد یبہشت کو ندائے حق کو لبیک کہی۔

بندہ اس عظیم مصیبت پر حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف) زعما، مراجع تقلید اور تمام شیعوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ مظاہری

مرجع عالیقدر، پرہیزگار عارف حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس اللہ نفسہ الزکیہ) کی افسوسناک رحلت شہادت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے ایام عزا میں واقع ہوئی ہے بیشک یہ عالم اسلام کے لئے ایسا خلا ہے جو کبھی پر نہیں ہوگا۔ یہ حوزات علمیہ بالخصوص حوزہ مبارکہ قم کے لئے سنگین نقصان ہے آپ دو عظیم حوزوی مکاتب نجف اور قم میں حاضر رہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ ملکوتی

جہانِ اسلام خاص طور پر شیعان اہلبیت علیہم السلام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت پر سوگوار تھے مومنین کے دلوں کو ایک اور غم نے مزید غم زدہ کر دیا اور وہ غم متقی عالم، فقیہ وراستہ اسوۂ زہد وصبر اور لقاء اللہ کے مشتاق حضرت آیت اللہ بہجت کی رحلت کی خبر تھی آپ اس آیت کریمہ کے عینی مصداق تھے:

اَلَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ.

جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں۔ [1]

بندہ اس بزرگ اور کریم عالم دین کی رحلت پر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم، علمائے کرام، حوزات علمیہ اور شریف لوگوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے مرحوم کی بلندی درجات اور ان کے محترم خاندان کے لئے صبر واجر کی دعا کرتا ہوں۔

---

[1] سورۂ مومنون: ۲

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ علوی گرگانی

مرجع عالی قدر، فقیہ اہلبیت عصمت وطہار علیہم السلام، عارف باللہ شیخ الفقہا حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج شیخ محمد تقی بہجت رحمۃ اللہ علیہ (جنہوں نے اپنی پوری زندگی تربیت نفس، تعلیم و تعلم اور تفقّہ فی الدین میں گزار دی) کی افسوسناک رحلت پر ساحت مقدس و منور، قلب عالم امکان حضرت ولی عصر (روحی وارواح العالمین لہ الفداء) حوزات علمیہ مخصوصاً حوزہ علمیہ قم مراجع معظم تقلید خاص طور پر رہبر معظم، مومنین کرام اور اس فقید سعید کے مقلدین اور آپ کے شریف ومعزز بیت الشرف کی خدمت میں تعزیت عرض کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ایزد منان سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کا طالب اور دعا گو ہوں کہ انہیں اپنے اولیائے کرام کے ساتھ محشور فرمائے اور پسماندگان کو صبر و اجر جزیل عطا فرمائے۔

(اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ)

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی

عالم اسلام کے عظیم مرجع حضرت آیت اللہ العظمٰی الحاج شیخ محمد تقی بہجت رحمۃ اللہ علیہ کی افسوس ناک وفات عالم اسلام کے لئے بہت بڑا نقصان ہے اس عالم ربانی اور عظیم المرتبت مرجع نے قم اور نجف کے حوزات علمیہ کے بزرگ اساتذہ کے زیر سایہ مرجعیت اور فقہ واصول کے استاد ہونے کے علاوہ تہذیب نفس عرفان اور اخلاق کے میدان میں بھی بہت بلند اور خاص مقام حاصل کیا تھا۔

آپ اپنی بابرکت اور شریف عمر میں عالم اسلام خاص طور پر تشیع کے لئے بہت سے آثار وبرکات اور حوزات علمیہ میں صالح اور مومن شاگردوں کی تعلیم وتربیت کا باعث تھے اس آزاد مرجع اور معلم اخلاق وعرفان کی جدائی کے نقصان کی مناسبت سے حضرت ولی العصر (عجل اللہ فرجہ الشریف) رہبر معظم انقلاب، مراجع عظام، روحانیت گرانقدر، حوزہ علمیہ قم و نجف، ان کے شاگردوں، ارادت مندوں، خاص طور پر ان کے رشتہ داروں اور فرزندوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں۔

بارگاہ الٰہی سے اس بزرگ عالم کے روح کی خوشنودی کے لئے رحمت واسعہ اور ان کے پسماندگان خاص طور پر ان کے معزز اہل خانہ کے لئے صبر واجر کا طالب ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ ہاشمی شاہرودی

"إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ" [1]

شیخ العلماء حضرت آیت اللہ محمد تقی بہجت فومنی (رحمۃ اللہ علیہ) کی نورانی اور بلند مرتبہ روح کے پرواز کی مناسبت سے صاحب الامر (عجل اللہ فرجہ الشریف) حوزات علمیہ، جہان تشیع، رہبر معظم اور مرحوم کے پسماندگان کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں۔

اس عالم ربانی اور آزاد فقیہ نے معنویات اور معرفت میں عظیم عارف آیت اللہ سید علی قاضی اور فقہی اور اصولی مکتب میں آیت اللہ محقق غروی اصفہانی اور حوزہ علمیہ قم اور نجف کے دیگر فقہاء اور بزرگان سے استفادہ کیا، انہوں نے اپنی بابرکت عمر کے تقریباً سو سال اخلاق و معنویت کے متلاشی فضلا اور طلاب کو اہلبیت علیہم السلام کے فقہی اخلاق اور معنوی مکتب سے مستفید کیا اور فاضل اور مہذب شاگردوں کی تربیت کی آپ کی آزاد اور عظیم روح خدا کے اولیا اور ائمہ اطہارؑ کے ساتھ محشور اور متنعم (نعمتوں میں) ہو۔

---

[1] المحاسن/ ج 1 / 233 / 19 باب حق العالم..... ص: 233

Presented by Ziaraat.Com

جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم

عالی قدرشیعہ مرجع، فقیہ اہلبیتؑ عصمت و طہارت، عالم ربانی حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت کا ملکوتی عروج شدید غم واندوہ کا باعث بنا اس بینظیر فقیہ نے عرفان کو فقہ کے ساتھ کھڑا کیا اور فقہ کو عرفان کے عطر سے معطر کیا آپ نے اپنی پر برکت عمر مکتب علوی میں علم اجتہاد میں صرف کی اور نجف اشرف اور قم المقدس میں علوم اہلبیتؑ کے فیض ناب سے مستفید ہو کر کثیر برکات اور ثمرات کا باعث بنے، فاضل شاگردوں کی تربیت ان کی خالصانہ فعالیت میں سے ہے بے شک یہ نقصان ایسا خلا ہے جس کا جبران با آسانی ممکن نہیں۔

"إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ" [1]

اسی طرح یقیناً طلاب کے درمیان اخلاقیات کی ترویج کے لئے اس فقید سعید کی کوششوں کے ایسے ثمرات ہیں جن کا کوئی بدل نہیں ہوسکتا اس بلند مرتبہ وجود کے ساتھ تمام لوگوں خاص طور پر جوانوں کی ارادت اور آپ کے لوگوں کے درمیان جانے کے حوالے سے نا قابل فراموش واقعات ذہنوں میں ہیں جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم اس اسوۂ فقاہت و مرجعیت کی افسوسناک رحلت پر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (ارواحنالہ الفداء) رہبر معظم انقلاب اسلامی (مد ظلہ العالی) مراجع عظام تقلید (دامت برکاتہم) حوزات علمیہ، بیت معظم لہ خاص طور پر مرحوم کے فرزندوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتے ہوئے ذات باری تعالیٰ سے ان (مرحوم) کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

---

[1] المحاسن/ ج 1/ 233/ 19 باب حق العالم ص:233

Presented by Ziaraat.Com

مرکز مدیریت حوزہ علمیہ قم

دنیا کے شیعوں کے عظیم الشان مرجع، عالم ربانی، فقیہ صمدانی، اسوۂ تقویٰ و پاکیزگی حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) نصف صدی سے زیادہ عرصہ علمی جستجو اور مجاہدت اور نشر معارف اہلبیت علیہم السلام کے بعد دعوت حق کو لبیک کہہ کر جوار رحمت الٰہی میں آرام فرما ہو گئے ہیں، آپ کی رحلت کا یہ افسوسناک نقصان شدید افسوس اور مصیبت کا باعث ہے۔

حوزہ علمیہ قم اس افسوسناک نقصان پر ساحت قدسی حضرت ولی عصر (عجل اللہ فرجہ الشریف) رہبر معظم انقلاب، مراجع تقلید، حوزات علمیہ، طلاب فضلا، عموم شیعہ اور معظم لہ کے مقلدین کی خدمت میں تسلیت عرض کرتا ہوں۔

۲۸ اور ۲۹ / ۲ / ۱۳۸۸ کو تعطیل کا اعلان کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

تولیت آستان قدس رضوی

شدید افسوس اور غم کے ساتھ مرجع عالیقدر اور آزاد فقیہ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس اللہ نفسہ الزکیہ) کی رحلت جو عالم تشیع کے لئے بہت بڑا نقصان ہے آپ "ثلمة لا يسدها شي" کے واضح مصداق تھے۔ اس مناسبت سے حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام زمان (عجل اللہ فرجہ الشریف) رہبر معظم انقلاب اسلامی (مدظلہ العالی)، مراجع عظام، روحانیت مکرم محترم علماء، فضلا، حوزات علمیہ، شہدا کی پرورش کرنے والی عوام اور آپ کے تمام مصیبت زدہ ارادتمندوں خاص طور پر آپ کے محترم اہل خانہ اور صالح فرزندوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتے ہیں۔

یہ پرہیزگار فقیہ بزرگ اور دین پر یقین رکھنے والے ان علماء کے شائستہ وارث تھے جن کی سیرت، فکر اور اجتہاد میں سالکان الی اللہ کے لئے علمی برکتیں اور بہت سے عینی نمونہ ہیں۔

حضرت آیت اللہ بہجتؒ نے اپنی عمر بغیر کسی رکاوٹ اور تھکن کے راہ حق میں تلاش اور اجتہاد میں گزاری اور کوششوں سے معرفت کی بلندترین چوٹیوں پر پہنچ گئے آپ نے اجتہاد کے ذریعے تفقہ اور دین شناسی کے بلندترین مراتب تک رسائی حاصل کی۔

اس خیر و برکت کے فیض سے لبریز منبع کو کھو دینا ایسا خلا ہے جسے پر نہیں کیا جا سکتا "امثالهم في القلوب موجوده" کی مثل اس بزرگ عالم اور عارف کا علم و معنویت آپ

Presented by Ziaraat.Com

کی پر ثمر عمر اور آپ کی سحر کے وقت کی دعاؤں کی برکت سے مومنوں اور علم و معرفت کے متلاشی افراد کی نگاہوں میں ہمیشہ باقی رہے گا۔ ہم اس رؤف امام حضرت علی بن موسی الرضا (الیہ آلاف التحیہ والثناء) کی خواب گاہ کے جوار میں اللہ تعالیٰ سے اس معلم اخلاق و عرفان اور اسوہ علم وفضلیت کے لئے رحمت، ان کی بلندی درجات اور ان کے پسماندگان کے لئے اجر وصبر کی دعا کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مرکز مدیریت حوزات علمیہ خواہران

عالم اسلام کے عظیم مرجع حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت کی افسوسناک رحلت، عالم اسلام اور تشیع کے لئے بہت بڑا نقصان ہے اس بزرگ عارف، متعہد مومن، خیر محض نے اپنی ساری زندگی تہذیب نفس اور علمائے دین کی پرورش میں گزار دی ان کی روح ملکوت اعلیٰ سے متصل ہوگئی ہے (طوبیٰ لہ وحسن مآب)

اس آزاد مرجع، معلم اخلاق وعرفان کی جدائی کے نقصان پر مرکز مدیریت حوزات علمیہ خواہران، حضرت بقیہ اللہ الاعظم (ارواحنا لہ الفدا)، ان کے نائب برحق حضرت آیت اللہ خامنہ ای (مدظلہ العالی) مراجع عظام اور حوزات علمیہ کی خدمت میں تسلیت عرض کرتے ہیں اور اس عالم بزرگوار کی روح کی خوشی کیلئے بارگاہ احدیت سے رحمت واسعہ اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر واجر جزیل کے طالب ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مرکزی مدریت حوزہ علمیہ خراسان

آزاد عالم، اخلاق و پرہیزگاری کے استاد حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی رحلت عالم تشیع کے تمام حوزات علمیہ کے لئے ایسا خلا ہے جس کا کبھی جبران نہیں ہوسکتا۔

اس عظیم علمی اور عرفانی شخصیت نے اپنی بابرکت عمر تہذیب نفس، فقہ آل محمد علیہم السلام کی تعلیم، تربیت طلاب اور دینی علوم کے محققین کی پرورش میں گزاردی آپ حریم ولایت و رہبری اور جمہوری اسلامی ایران کے سخت حامی تھے آپ نے دینی معرفت کی بلندیوں پر قدم رکھا اور "اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ" کے حقیقی مصداق تھے اس غم انگیز نقصان پر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (عجل اللہ فرجہ الشریف) رہبر معظم انقلاب، علمائے کرام، حوزات علمیہ، ایران کی شریف ملت اور آپ کے اہل خانہ بالخصوص آپ کے نیک و صالح فرزندوں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اس جلیل القدر عالم کے لئے رحمت واسعہ اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

دفتر تبلیغات اسلامی

مرجع عالی مقام فقیہ ربانی، آزاد عارف، عبد صالح، ولایت کے مدافع و حامی، پیر ذکر وتذکر، امام راحل اور رہبر معظم کے یار و مددگار حضرت آیت اللہ شیخ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) کی افسوس ناک رحلت نے عالم تشیع کو سوگوار کر کے اس آزاد پیر کے ہزاروں چاہنے والوں کے دلوں کو غم و اندوہ میں مبتلا کر دیا ہے۔

اس طرح کی اسوۂ پاکیزگی و پرہیزگاری کی زاہدانہ زندگی اور خالصانہ بندگی، باصلاحیت لوگوں کو اللہ تعالیٰ، امام زمانہ (عج) اور پاکیزگی اور معنویت کی طرف متوجہ کرتی تھی۔

حوزات علمیہ اس صاحب فضلیت، معنویت اور اخلاص کے معنوی اقدار کو کبھی فراموش نہیں کریں گے اور پاکیزگی کے اس خالص چشمہ سے ہمیشہ درس لیتے رہیں گے۔

اس افسوس ناک مصیبت پر دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم، امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) رہبر معظم انقلاب (مدظلہ العالی) مراجع عظام تقلید، حوزات علمیہ کے علماء، فضلاء طلاب اور دنیا کے تمام شیعوں خاص طور پر معظم لہ کے اہل خانہ کی خدمت میں تسلیت عرض کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مجمع جہانی اہل بیتؑ

ان دنوں جب اہلبیت عصمت و طہارت کے پیروکار یادگار پیغمبرؐ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ایام شہادت پر سوگوار تھے ایک اور تقویٰ و پرہیزگاری اور علم و فضل کے عملی نمونہ کی وفات نے دنیا بھر کے شیعوں کو غمزدہ کر دیا۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت فومنی نے اپنی بابرکت عمر دائمی ذکر اور تہذیب نفس میں گزار دی، آپ نے مرجعیت کی عظیم مسئولیت قبول کرنے اور بہت سے فقہی آثار تالیف کرنے کے علاوہ بہت سے علمی اور اخلاقی شاگرد بھی عالم تشیع کو دیئے ہیں۔

اس عظیم مصیبت پر مجمع جہانی اہلبیت علیہم السلام حضرت بقیہ اللہ الاعظم (عجل اللہ فرجہ الشریف) رہبر معظم، مراجع تقلید اور تمام مسلمانوں (خاص طور پر آپ کے اہل خانہ) کی خدمت میں تسلیت پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ان (مرحوم) کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

امید ہے کہ قدرشناس اور ولایت کے پیروکار اس عارف کامل اور مکتب اہلبیت علیہم السلام کے صدیق خادم کے مراسم تشیع میں بھرپور شرکت کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

مرجع فقید جہان تشیع

شاگردوں اور ارادتمندوں کی نظر میں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

مرجع عظیم الشان حضرت آیت اللہ بہجت کے بعض شاگردوں، ارادتمندوں، حوزہ علمیہ اور مختلف شعبوں سے وابستہ مسئولین نے اسمان فقاہت و معنویت کے اس درخشاں ستارے کی شخصیت کے بارے میں جو نکات بیان کیے ہیں ان میں سے بعض نکات یہاں بیان کیے جارہے ہیں۔

آپ کی برکتیں تمام ابعاد پر چھائی ہوئی تھیں

آیت اللہ یزدی (مدیر شورائی عالی حوزہ)

حضرت آیت اللہ بہجت مختلف مناسبتوں سے اعلانات جاری کرنے اور اجتماعی سیاسی باتوں کو تفصیل سے بیان کرنے کی طرف مائل نہیں تھے آپ اس طرح کے مسائل کے بارے میں صاحب نظر تھے اور غیر مستقیم طریقے سے ملک کو درپیش مہم مسائل کے بارے میں اپنے ارشادات بیان فرماتے تھے۔

کسی کے بارے میں قضاوت سے پہلے دقت کرنی چاہیے۔ انقلاب کی کامیابی سے پہلے آغا کی مسجد ان مراکز میں سے تھی جہاں انقلابیوں کا ہجوم رہتا تھا۔ بندہ انہی دنوں اسی مسجد میں اس عظیم انسان سے آشنا ہوا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ بہجت نے عرفان اور سیاست کو جمع کیا۔ آپ امام راحل رحمۃ اللہ علیہ اور انقلاب سے محبت کرتے تھے اور انتخابات اور دفاع مقدس کے دوران مختصر تعبیروں سے اپنا نظریہ بیان فرماتے تھے۔ رہبر معظم بھی حضرت آیت اللہ بہجت سے بہت محبت کرتے ہیں ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ آپ ان مسائل سے دور تھے۔

آپ کی عظیم شخصیت صرف فقاہت یا اخلاق وعرفان میں منحصر نہیں تھی بلکہ آپ جامع شخصیت کے مالک تھے لہٰذا آپ کی برکتیں تمام ابعاد پر چھائی ہوئی تھیں۔ مرحوم آیت اللہ بہجت کی ختم نہ ہونے والی معنوی برکتوں کے بارے میں رہبر معظم انقلاب کے مختلف اقوال کی حقیقت بیان کرنے کے لئے کافی ہیں۔

آپ کی مرجعیت سے پہلے اور مرجعیت کے اعلان کے بعد کی زندگی (ایک جیسی تھی اور) اس میں کوئی فرق نہیں تھا۔ آپ نے اپنے عمل سے ظاہر کیا کہ آپ آزاد شخصیت کے مالک تھے۔

حضرت آیت اللہ بہجت حوزات علمیہ کے لئے بہت .... تھے آپ سے نہ صرف آپ کے شاگرد بلکہ وہ لوگ بھی کسب فیض کرتے تھے اور علمی اور اخلاقی اثر لیتے تھے جن کا آپ سے مستقیم رابطہ نہیں تھا۔

حوزہ کی جوان نسل اور حوزہ کے مسئولین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ حوزہ علمیہ میں اس طرح کی شخصیت پیدا کرنے پر خاص توجہ دیں اور ان کے لئے پروگرام مرتب کریں۔

حوزات علمیہ میں اخلاقی مباحث

آیت اللہ مقتدائی (مدیر حوزہ علمیہ قم)

مرحوم آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے اخلاقی مباحث کو جمع اور ان کی طبقہ بندی کر کے

Presented by Ziaraat.Com

حوزات علمیہ میں اسے تدریس کرنا چاہئے اور اس مرحوم کے مطالب اور مباحث کو زندہ رکھ کراوران کے مواعظ کو جمع کیا جائے تاکہ مختلف سطح کے طلاب اس سے استفادہ کریں اس آزاد فقیہ کا فقدان حوزات علمیہ کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔آپ نجف اور قم کے بزرگ علماء کے بلند پایہ شاگردوں میں سے تھے اور اخلاق اور تقویٰ کے لحاظ سے آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ اوجِ مرجعیت میں بھی آپ کے مالی حالات ایک معمولی شاگرد جیسے تھے۔

حضرت آیت اللہ بہجت سب کے لئے خاص طور پر حوزات علمیہ کے لئے معلم اخلاق تھے بعض اوقات آپ کے بیانات اور مواعظ کسی کو منقلب کر کے اس کی زندگی کو تبدیل کر دیتے تھے

حضرت آیت اللہ بہجت نے بہت عظیم شاگردوں کی تربیت کی آپ کے بعض شاگرد دورس خارج اور سطوح عالی کی تدریس کرتے ہیں اور بعض اپنے استاد کی طرح جامع علم وعمل ہیں۔

لوگوں کے فکری رشد کی نشانی ہے

(آیت اللہ حائری شیرازی)

آیت اللہ العظمٰی بہجت علم وتقویٰ میں بہت ممتاز تھے آپ ان مراجع تقلید میں سے تھے جنہوں نے اخلاق وعرفان مرحوم آیت اللہ قاضی سے اور اصولی اور فقہی استنباط کو مرحوم آیت اللہ غروی اصفہانی سے کسب کیا، آپ علم وتقویٰ میں بہت ممتاز تھے۔

لوگوں کا آیت اللہ العظمٰی بہجت کی طرف متوجہ ہونا ان کے فکری رشد کی نشانی ہے۔ لوگ جامع عالم کی تلاش میں رہتے ہیں وہ عالم کس شہر اور کس زمین سے تعلق رکھتا ہو ان کے لئے یہ بات زیادہ مہم نہیں ہوتی لوگوں کے فکری رشد کا یہی معنی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

لوگوں کا مراجع وعلماء کی پیروی کرنا ان کی سادہ زندگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تمام اسلامی علوم پر مہارت

(آیت اللہ گرامی)

حضرت آیت اللہ بہجت نہ صرف فقہ کے ماہر تھے بلکہ تمام اسلامی علوم جیسے: اصول، تاریخ اور فلسفہ وکلام میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔

انہوں نے جوانی میں آیت اللہ العظمیٰ بروجردی کے درس میں شرکت کی اور علمی کوششوں اور دقیق اعتراضات بیان کر کے خاص مقام پر پہنچ گئے۔

آیت اللہ بہجت کا عرفانی پہلو ناشناختہ ہے

آیت اللہ حسینی بوشہری (نائب مسئول جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم)

مرحوم آیت اللہ العظمیٰ بہجت جامع علم وعمل تھے اس لئے ان کے کلام میں جاذبیت اور تاثیر پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات آپ کا ایک جملہ مخاطب کو کئی کئی گھنٹے سوچنے پر مجبور کرتا تھا اور وہی جملہ اس کی تقدیر بدل دیتا تھا حضرت آیت اللہ بہجت کا عرفانی پہلو ناشناختہ ہے۔

آپ ہر چیز میں پرودگار عالم سے وابستہ رہتے تھے۔ آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی ایک اہم خصوصیت شاگردوں کی پرورش تھی۔

اپنے شاگردون کو مختلف اقوال سے آشنا کرنے سے زیادہ آپ کوشش کرتے تھے کہ وہ سوچ وفکر کے ذریعے مطلب تک پہنچیں اسلئے آپ اپنے شاگرد کو سوچنے پر مجبور کرتے تھے۔

آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی تیز بینی اور بصیرت بھی قابل توجہ تھی اس آزاد فقیہ کی سیرت

Presented by Ziaraat.Com

کے مطالعہ سے ان کی روحانی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

مرحوم شہید مطہری، آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی بصیرت اور دقیق علمی توجہ کی وجہ سے ان کے درس میں شرکت کی تاکید کرتے تھے۔

یہ جلیل القدر عالم جوانی میں بھی کربلا اور نجف جیسے عظیم حوزات علمیہ میں جانی پہچانی شخصیت تھے ان کا حوزات علمیہ پر بہت حق ہے۔

آپ عاشق اہلبیت تھے

آیت اللہ احمد فقیہ لکھتے ہیں کہ حضرت آیت اللہ بہجت قم اور نجف کے حوزات علمیہ کی باعث افتخار شخصیات میں سے تھے آپ نے بہت سے فقہاء کی تربیت کی فقہ اہلبیتؑ اور فروع فقہی کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی اور آپ آیت اللہ العظمیٰ غروری اصفہانی کے شاگردوں میں سے تھے جن کے درس میں بہت کم لوگ پہنچ پاتے تھے اس عالی قدر فقیہ کے ساتھ سالہا سال مربوط رہنے کے دوران بندہ نے ان میں علمی کوشش اور اہبیتؑ کے ساتھ عشق و محبت کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔

مجسم اخلاق وسلوک

آیت اللہ احمد بہشتی (ممبر مجلس خبرگان رہبری)

آیت اللہ العظمیٰ بہجت کا اخلاق وسلوک لوگوں کی روحانیت سے محبت اور ان کے روحانیت کی طرف مائل ہونے کا باعث تھا آپ تمام لوگوں کی خصوصاً طلاب اور علماء کرام کے لئے سادہ اور .... تھے۔ اسی وجہ سے علمائے کرام کے ساتھ لوگوں کی محبت میں

Presented by Ziaraat.Com

مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔لوگ آپ کی سادگی اور علم پر عمل کی وجہ سے آپ کی طرف مائل تھے۔ معاشرہ زاہدانہ اور.............. سے دور معاشرہ کا تشنہ ہے۔آپ نے کئی سال قم اور نجف کے حوزات علمیہ سے استفادہ کیا اور خود بھی........................

آپ نے اپنی پوری زندگی سادگی اور تکلفات کے بغیر گزاری اور ہمیشہ تظاہر سے دور رہے۔

ائمہ اطہارؑ کے ساتھ حقیقی ارتباط و اتصال

حجت الاسلام والمسلمین آشتیانی (ممبر جامعہ مدرسین)

جب امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے لئے اسلام کی عزت، ارتقا اور تقویت کا راستہ کھولا تو آیت اللہ العظمیٰ بہجت نے بھی اسے تقویت دی اس عظیم مرجع کا فقدان بہت بڑا نقصان ہے اس طرح کے لوگوں کی وفات سے ایسا لگتا ہے کہ گویا روائے زمین پر کوئی خلا آ گیا ہے آپ امام زمانہ علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے محبت کرتے تھے اس لئے جوان بھی آپ سے محبت کرتے ہیں۔

آیت اللہ بہجت کا ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ حقیقی ارتباط اور اتصال تھا اسی ارتباط کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ہے۔

علمی اور سلوک عرفانی کے مختلف پہلوؤں کو آپس میں ملانا

حجۃ الاسلام والمسلمین عبداللہی (ممبر: جامعہ مدرسین وشوریٰ عالی حوزہ)

آیت اللہ العظمیٰ بہجت نے علمی اور سلوک عرفانی کے مختلف پہلوؤں کو آپس میں ملا

Presented by Ziaraat.Com

دیا تھا علمی مباحث مخصوصاً فقہ واصول میں آپ کی دقت نظر آپ کے آثار میں نظر آتی ہے۔

بعض اوقات آیت اللہ بہجت کی فقاہت سے غفلت کی جاتی ہے حالانکہ آپ کی عمر کا قابل توجہ حصہ تحقیق پر صرف ہوا اور آپ فقہ واصول میں صاحب نظر تھے، علاوہ ازیں آپ بہت بڑے عابد اور زاہد بھی تھے دنیا اور عناوین دنیا سے آپ کا کسی قسم کا کوئی ارتباط نہیں تھا۔

حضرت آیت اللہ بہجت نماز اور خدا کے اوامر و نواہی پر عمل کو خدا تک رسائی کا طریقہ سمجھتے تھے جو لوگ غیر عادی راستوں کو سیر وسلوک کے لئے معرفی کرتے ہیں آپ ان کے برخلاف ائمہ سے منقول اذکار اور دعاؤں کی سفارش کرتے تھے زیارت عاشورہ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ توسل کرنا مرحوم آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی خصوصیات میں سے تھا حوزات علمیہ کو ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اپنے لئے نمونہ عمل قرار دینا چاہیے۔

ہمیں چاہیے کہ صرف ان کی تعریف پر اکتفا نہ کریں بلکہ ہمیں چاہیے کہ ان کے علمی نکتہ نظر اور زہد پر خاص توجہ کریں۔

آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی کامیابی کا راز

آیت اللہ مہمان نواز (امام جمع بجنورد)

آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی کامیابی کا راز بندگی اور خدا ترسی میں تھا آپ علمی لحاظ سے صاحب نظر عالم اور جامع الشرائط فقیہ تھے، آپ اخلاق اور عرفان میں بھی کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔

نماز میں آپ کا تقویٰ اور عرفان دیکھنے کے قابل تھا آپ ہمیشہ تمام بزرگ فقہا کے منظور نظر تھے اور زاہد اور پرہیزگار عالم کے عنوان سے مشہور تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

جوان نسل کو اسلامی عرفان کا گرویدہ بنانا

آپ نے جوان نسل کو اسلامی عرفان کا گرویدہ بنا دیا۔ حجۃ الاسلام والمسلمین سلیمانی (نمائندہ ولی فقیہ صوبہ سیستان، بلوچستان)

آیت اللہ العظمیٰ بہجت، عالم اور عارف کامل تھے، آپ نصف صدی میں پوری دنیا کے شیعہ حوزات علمیہ کے کم نظیر ستونوں میں شمار ہونے لگے۔

بزرگ عارف آیت اللہ قاضی سے آپ کا اچھی طرح استفادہ کرنا اور معارف اہلبیت علیہم السلام کے خالص پانی سے ان کے سیراب ہونے کی وجہ سے آیت اللہ العظمیٰ بہجت سیراب ہوئے تھے جس سے آپ کو بہت بڑی شائستگی حاصل ہوئی اس عظیم انسان نے جوان نسل کو خالص اسلامی عرفان کا گرویدہ بنایا تھا جوان نسل کا آپ کے افکار سے وابستہ ہونا باعث تعجب ہے آپ جہانِ تشیع کے لئے عرفان عملی کی تجلی تھے معاشرہ حقیقی عرفان کی طرف جانا چاہے تو وہ اسے آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی شخصیت میں دیکھ سکتا ہے۔ آپ نے امام خمینی کی طرح فقہ نظری اور فقہ عملی کو ملا دیا۔

ہدایت الٰہی اس عظیم انسان کے ساتھ تھی

ہدایت الٰہی ایک عرصہ تک اس عظیم انسان کے ساتھ تھی؛ حجۃ الاسلام والمسلمین واعظی (نمائندہ ولی فقیہ، صوبہ زنجان)

اگر انسان میں تہذیب نفس اپنے کمال کو پہنچ جائے تو اس کا خلاصہ آیت اللہ العظمیٰ بہجت ہوگا اس بزرگ عالم نے خاص بصیرت کے ساتھ اپنی شخصی اور تحصیلی زندگی کا آغاز کیا آپ محنت کے ساتھ حصول علم میں مصروف رہے اور تہذیب نفس سے بھی غافل نہ ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

ہدایت الٰہی ایک عرصہ تک اس عظیم انسان کے ساتھ تھی۔

آپ نے تحصیل کے دوران مرحوم آیات عظام: قاضی اور غروی اصفہانی کو درک کیا اور ان کی طرح حوزات علمیہ کے لئے ایک مستثنیٰ عنصر بنے آپ کا زادراہ علم و عمل تھا پھر بھی آپ حوزہ میں چمکتے سورج کی طرح روشنی دیتے تھے اور فضلا اور اساتذہ آپ کے وجود سے مستفید ہوتے تھے۔

آپ کا اس عارف عالم کی طرف مائل ہونا، فطری اور عقلی طور پر مائل ہونے کے سوا کچھ نہیں تھا؟ کیونکہ انہیں الٰہی فطرت مجبور کرتی ہے کہ جوان ایسے انسانوں کی طرف رجوع کریں جو الٰہی مربی ہیں عقلمند انسان اس طرح کی شخصیات کو غنیمت اور فرست سمجھتا ہے اور انسان کو عقل اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس طرح کے درفشاں نور ج سے استفادہ نہ کرے۔

آپ کا تدیسی اور درسی پروگرام بہت جامع تھا اور مختلف فقہی اور اصولی مسائل پر آپ کے وقت نظر کو تمام علماء اور فضلاء قبول کرتے تھے۔

آپ گفتار سے زیادہ کردار کے ذریعے دعوت دیتے تھے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین ہادوی تہرانی

حضرت آیت اللہ بہجت تقویٰ اور خودسازی کا نمونہ اور جامع علم وعمل تھے اس عظیم انسان کی بارگاہ میں جانا، اگرچہ یہ خاموش رہیں تب بھی خدا کی یاد دلاتا ہے اور انہیں دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے۔

یہ ربانی فقیہ گفتار سے زیادہ اپنے کردار کے ذریعے دعوت دیتے تھے اور آپ

Presented by Ziaraat.Com

"كُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ"[1] کے واضح ترین مصادیق میں سے تھے۔

علمی ابحاث میں آپ بہت دقت کرتے تھے، آپ عالم اسلام کے فقہا اور دانشمندوں کے احترام کو مدنظر رکھتے تھے اور فکری حریت و آزادی بھی آپ میں پائی جاتی تھی (جس کی وجہ سے) آپ علمی اعتراضات کرتے تھے۔

آپ کا فقدان، ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا آپ عالم تشیع کے بہت بڑے حامی اور مورد اعتماد تھے حجۃ الاسلام والمسلمین صدیقی

شیخ الفقہا، صفوۃ الاولیا، جمال السالکین حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت عالم اسلام کی کم نظیر شخصیت اور عالم تشیع، نظام اسلامی اور رہبر معظم کے بہت بڑے حامی تھے رہبر معظم کے ساتھ آپ کے بہت پرانے تعلقات تھے۔

روایات پر عمل کا نمونہ حجۃ الاسلام والمسلمین غرویان

آیت اللہ العظمیٰ بہجت، روایات پر عمل کا عملی نمونہ تھے، آپ کی رحلت حوزات علمیہ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے آیات و روایات میں دنیا سے دور رہنے کے بارے میں بہت سے مطالب بیان ہوئے ہیں، آپ اپنے زہد و تقویٰ کے ذریعے ان پر عمل کرتے تھے آپ نے اپنی ساری زندگی صرف خدا کے لئے کام کیا اور یہ سب کے لئے خاص طور پر طلاب

---

[1] المحاسن: ج ۱ ص ۱۸

Presented by Ziaraat.Com

کے لئے بہت بڑا درس ہے۔

جہاں بھی آپ کا نام لیا جاتا ہے انسان کا ذہن فوراً تقویٰ اور معنویت کی طرف چلا جاتا ہے، یہ ایک بہت مہم نکتہ ہے۔

آپ ہمیشہ علم پر عمل کی نصیحت کرتے تھے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین نائنی

آپ روایت کو صرف اس کی سند کے ضعیف ہونے کی وجہ سے رد نہیں کرتے تھے آپ کے اجتہاد کی روش اصحاب قدماء کی روش کے نزدیک تھی، ظواہر دینا کی طرف توجہ نہ کرنا، اہلبیتؑ کی عزاداری پر خصوصی عنایت کرنا اور زندگی کے آخری دن تک علمی تدریس کرنا یہ چیزیں آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی واضح ترین خصوصیات میں شمار ہوتی ہیں آپ سے جو بھی کسی دستور العمل کا تقاضا کرتا تھا آپ اسے ہر اس بات پر علم کرنے کا حکم دیتے تھے جو اس کے معلوم ہوتی تھی۔

آپ سب کچھ خدا کیلئے کرتے تھے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین رئیسی (معاون اول قوۂ قضائیہ)

نظام کے مسئول جب بھی آیت اللہ بہجت کے پاس جاتے تھے، آپ انہیں سب کی خدمت کی تشویق کرتے تھے۔ آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی ایک مہم خصوصیت ان کا اچھا اخلاق تھا آپ کا اخلاق عام و خاص میں مشہور تھا آپ روحی، اخلاقی اور عرفانی مدارج طے کر کے اس مرحلہ پر پہنچ گئے تھے جس میں خدا کے علاوہ کوئی آپ کو نظر نہیں آتا تھا حقیقت میں

Presented by Ziaraat.Com

آپ معصومین علیہم السلام کے اس جملہ کے حقیقی مصادیق میں سے تھے جس میں وہ فرماتے ہیں۔"جو بھی عبودیت کے اس مرحلہ تک پہنچ جائے کہ اسے خدا کے سوا کوئی اور نظر نہ آتا ہو، اس کے ہاتھ اور زبان خدائی ہو جاتے ہیں۔"

آیت اللہ العظمیٰ بہجت عرفان کے بلند مقام پر فائز ہونے کے ساتھ امام، انقلاب اور رہبر معظم سے بھی محبت کرتے تھے اور پوری طرح سے انقلاب کا دفاع کرتے تھے۔لوگوں کو اس مرجع سے اس لئے محبت تھی کیونکہ آپ نے اپنا دل خدا کو دے دیا تھا اور جو بھی اپنا دل خدا کو دیتا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کا عاشق بنا دیتا ہے۔

آیت اللہ بہجت کی روش تمام لوگوں اور مسئولین کیلئے درس ہے۔ حجۃ الاسلام و المسلمین حکیم الٰہی (معاون: جامعۃ المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی)

آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی شان وشوکت اور ہمیشہ یاد رہنے والے تشییع جنازہ میں لوگوں کا شریک ہونا، ان آخری سالوں میں کم نظیر ہے۔

اس الٰہی انسان کا خلوص نیت ملک اور ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کو قم لے آیا ان میں بوڑھے، جوان، مرد وخواتین سب شامل تھے۔

آیت اللہ بہجت نے علم وعمل کو جمع کیا تھا آپ حوزہ علمیہ کے برجستہ عالم و عارف اور معنوی باپ شمار ہوتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کی باتوں سے اخلاقی نکات

شہر عنقریب بزرگ علما سے خالی ہو جائیں گے

یہ اہل علم ہیں جو لوگوں کو دینی امور سے باخبر کر کے ان کے دین کی حفاظت کرتے ہیں اور لوگوں تک ضروریات دین پہنچاتے ہیں۔

ایک شخص نے ایک جگہ دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے جنازوں کو دیوار میں گاڑتے تھے۔ بہت سے ایسے شیعہ بھی ہیں جو غیر اسلامی یا اسلامی ممالک میں رہتے ہیں اور کسی عالم تک ان کی رسائی نہیں تا کہ اس سے اپنے ابتدائی مسائل دریافت کریں۔ ترکی میں بہت سے شیعہ بکھرے ہوئے ہیں خدا جانتا ہے کہ کیا ان کے پاس دس ایسے علماء ہیں جو انہیں توضیح المسائل پڑھائیں؟ اسی طرح دنیا کے دوسرے حصول میں بھی اس طرح کے لوگ موجود ہیں کیا ہمیں ان کی فکر نہیں کرنی چاہئے؟!

کیا اگر ہم ان چیزوں یعنی واجب، حلال اور حرام کی تبلیغ چھوڑ دیں گے تو کیا ہم پر مصیبت نازل نہیں ہوگی؟!

Presented by Ziaraat.Com

مرحوم آغا شیخ غلام رضا یزدی بہت بڑے عالم تھے، اور دیہاتوں اور دور افتادہ علاقوں میں (تبلیغ کے لئے) جاتے تھے۔

الحاج آغا حسین قمی فرماتے تھے:

"دو لوگوں کی مجالس سے استفادہ کرنا چاہئے۔ ان میں سے ایک شیخ غلام رضا ہیں میں بھی ان کی ایک مجلس میں گیا تھا۔ آپ جو کی روٹی اور مکھن اٹھا کر مختلف علاقوں میں جاتے اور وہاں کے لوگوں کو نماز اور دیگر مسائل کی تعلیم دیتے تھے اور پھر دوسری آبادیوں اور گاؤں کا رخ کرتے تھے اس طرح آپ ہمیشہ سیر و سفر میں رہتے تھے آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے پھر بھی اس طرح (تبلیغ) کرتے تھے اگر کوئی طالب علم دیندار ہوں اگرچہ مغنی ہی کیوں نہ پڑھا ہوا ہو یہ کام کرسکتا ہے۔"

محروم علاقوں میں تبلیغ

کیا محروم و دور رفتادہ اور مستضعف لوگ جو اسلامی یا غیر اسلامی ممالک میں پریشان رہتے ہیں اور کسی روحانی عالم تک نہیں پہنچ پاتے یا ان میں (ان تک رسائی کی) طاقت نہیں ہوتی کیا انہیں نظر انداز کیا جائے؟! اگر ہم انہیں کالعدم فرض کریں گے۔ کیا اس صورت میں ہم سے اوپر دیگر افراد ہمیں کالعدم اور نظر انداز فرض نہیں کریں گے؟

وہ اہل علم جو تبلیغ کے لئے جاتے ہیں اور خود کو (تبلیغ پر) جانے سے معذور نہیں سمجھتے انہیں ان جگہوں پر جانا چاہئے جہاں دوسرے لوگ نہیں جاتے اتنے بلند مقام و منزلت کے باوجود اس آغا کا تبلیغ پر جانا ہم پر بھی تمام حجت کرتا ہے وہ کام جو چند واسطوں کے ذریعے اس کے شاگرد بھی انجام دے سکتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

آل محمد علیہ السلام کے یتیموں کی سرپرستی

مرزا شیرازی بزرگ، اجتہاد کی صلاحیت نہ رکھنے والے طلاب کو مشخص کر کے انہیں جامع المقدمات اور توضیح المسائل پڑھا کر تبلیغ، مسائل کی تبلیغ اور لوگون کی نماز کی اصلاح کے لئے ان کے علاقوں میں بھیج دیا کرتے تھے۔

صحرا نشین لوگوں کے پاس جب اتنی رقم نہیں ہوتی تھی کہ وہ احکام کی تبلیغ کے لئے کسی عالم کو دعوت دیں اور اس کی خدمت کریں تو وہ رکوع اور سجود کے لئے......................

قم کے ایک محلہ میں ایک عالم نماز پڑھاتا تھا اور احکام کی تعلیم دیتا تھا، انہوں نے بتایا کہ: اہل محلہ اور اہل مسجد سے انہیں ایک پیسہ بھی نہیں ملتا لیکن جب بھی میں اس مسجد میں جاتا ہوں تو دوسری جگہوں سے رقم مل جاتی ہے اور جب نہیں جاتا تو (وہ رقم) بند ہو جاتی ہے!

جو اہل علم اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں انہوں نے (اس سلسلے میں) بہت معجزات دیکھے ہیں۔!

کامل عارف حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت کے اخلاقی نکات

قرآن آئینہ بہشت و جہنم

اگر کوئی کتاب ہوتی جو چیزوں کی تصویریں دکھاتی وہ کتاب قرآن ہے جو بہشت اور جہنم دکھاتی ہے پھر بھی باجود ہم متوجہ نہیں اور دنیا سے دل بستہ ہیں۔

دینا اور اس کے عہدوں کی کیا اہمیت ہے؟ خدا ہی جانتا ہے کہ خلوت اور مناجات

Presented by Ziaraat.Com

کے اوقات میں معنوی مقامات کے حامل افراد کی کیا حالت ہوتی ہے اور فکر کی خاموشی انہیں انوار الٰہی کے مشاہدہ کے اثر سے کس طرح جلاتی ہے اگر چہ اس کی مدت کم ہوتی ہے۔

جس میں صلاحیت ہوتی ہے دور دیوار اس کے معلّم بن جاتے ہیں۔

معرفت اللہ اعظم العبادات میں سے ہے، اور تمام شرعی وظائف خدا کی معرفت کے لئے مقدمہ ہیں اور معرفت خدا واجب اور مطلوب نفسی ہے اگر کسی میں صلاحیت ہو یعنی معرفت کا طالب ہو اور طلب میں جدیت اور خلوص رکھتا ہو تو اللہ کے حکم سے درو دیوار اس کے معلم بن جاتے ہیں ورنہ ابوجہل کی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات بھی اس میں اثر نہیں کرتی۔

گویا ہم "عین اللہ الناظرۃ" سے کلی طور پر غافل ہیں

اہلبیتؑ عصمت وطہارت خدا کی وہ مخلوق ہیں جن کا علم اور بہت وسیع ہے یعنی چونکہ وہ عصمت کے مقام پر فائز ہیں اس لئے نہ خطا کرتے ہیں اور نہ ہی خطیئہ کے مرتکب ہوتے ہیں امام زمانہ علیہ السلام عین اللہ الناظرۃ و اذنہ السامعۃ و لسانہ الناطق و یدہ الباسط ہیں اور ہمارے اقوال، افعال، افکار اور نیتوں سے باخبر ہیں اس کے باوجود گویا ہم ائمہ اطہارؑ خاص طور پر امام زمانہ علیہ السلام کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے بلکہ گویا عامہ کی طرح انہیں زندہ بھی نہیں سمجھتے اور کلی طور پر ان سے غافل ہیں۔

اہلبیتؑ کی بعض کرامات اور مکارم اخلاق

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے رات کے وقت دفن ہونے کی جو وصیت کی تھی [1]

[1] بحار الانوار: ج۲۹، ص ۳۸۷

Presented by Ziaraat.Com

اس میں آپ کامیاب تھیں اور کامیاب ہیں شہادت (واقعہ کربلا) کے بعد حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اسیری میں ایسے خطبے دیئے کہ گویا آپ تخت حکومت پر بیٹھی تھیں امام سجاد علیہ السلام نے اسارت اور غل جامعہ (زنجیر اور بیڑی جن کے ذریعے آپ کے ہاتھوں کو گردن سے باندھا گیا تھا) باوجود فقیر کی شاہانہ مدد کی۔

ہمارے پاس ایسے بزرگ (مرد و خواتین) ہیں ہمارے پاس جو کچھ ہے سب انہیں کا ہے لیکن گویا ہمارے پاس وہ نہیں ہیں۔

ہم موت کے کتنا قریب ہیں لیکن ہمیں اس کی فکر تک نہیں

انسان موت کے کتنا قریب ہے اس کے باوجود وہ اسے کتنا دور سمجھتا ہے اور اس سے غافل ہے۔ آغا حائری (آیت اللہ شیخ مرتضیٰ حائری) فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ عزرائیلؑ مجھ سے کہہ رہے تھے آپ کو آرام کرنا چاہئے۔

حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ مر جائیں گے صرف موت کے وقت کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں ہے یا ہمیں اس کا گمان نہیں ہے ہم روزانہ رات کو برزخ کے ایک عالم میں جاتے ہیں جس کا اختیار ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوتا جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرے (ان کی روحیں) ان کی نیند میں (کھینچ لی جاتی ہیں) بس جن کے بارے میں

Presented by Ziaraat.Com

خدا موت کا حکم دے چکا ہے ان کی روحوں کو روک رکھتا ہے اور باقی (سونے والوں کی روحوں کو) پھر ایک مقرر وقت تک کے واسطے بھیج دیتا ہے جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لیے (قدرتِ خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں۔ [۱]

قرآن و اہلبیتؑ کا عاشقانہ طواف

خدا کرے کہ ہمیں قرآن و عترت سے عشق ہو جائے تا کہ اولاً ہم قرآن و عترت کے ایک ہونے کو جان لیں اور ان دونوں سے معجون حاصل کرلیں اور ثانیاً پیروی اور عمل میں ان دونوں کی طرف متوجہ ہو کر ان کے گرد عاشقانہ طواف کریں اور جان لیں کہ یہ دوسروں سے زیادہ عشق کے لئے مناسب ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ:

"جماله في نفسه اعلى من جماله في بدنه، و جماله النفساني اعظم من جماله الجسماني، و كل نبي او وصي نبي جماله الروحاني اعظم من جمال الجسماني"

ان کا اندرونی اور باطنی حسن و جمال ان کے ظاہری اور جسمانی حسن و جمال سے زیادہ خوبصورت تھا۔

واضح ہے کہ یہ صرف حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام انبیاء اوصیاء اور جانشینوں کا روحانی حسن د جمال حضرت یوسف علیہ السلام کے جسمانی حسن و جمال سے زیادہ خوبصوت ہے۔

---

[۱] سورۂ زمر: ۴۲

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے اعمال محفوظ ہیں اور ان کی عکس برداری ہو چکی ہے۔

ہماری شناخت ہو چکی ہے ہمارے اعمال محفوظ ہیں اور ان کی عکس برداری ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ مجرموں کی زبانی فرماتا ہے:

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝٤٩

اور (لوگوں کے اعمال کی) کتاب سامنے رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہے دیکھ دیکھ کر سہمے ہوئے ہیں اور کہتے جاتے ہیں ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹے ہی گناہ کو بے قلمبند کیے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو اور جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے۔ اور تیرا پروردگار کسی پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کرے گا۔ [۱]

کیا ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء و جوارح کی گواہی مذاق ہے۔ [۲]

باصلاحیت لوگوں سے مسائل اور شبہات پوچھنا ضروری ہے

اگر تمہیں دینی یا عقیدتی مسائل پر کوئی اعتراض ہے تو اس کے اہل سے پوچھو تا کہ تمہارا اعتراض برطرف ہو جائے۔ بعض اوقات انسان کو دینی امور پر کوئی اعتراض ہوتا ہے یا وہ

---

[۱] سورۂ کہف: ۴۹

[۲] نور/ ۲۳، یٰسین: ۵۶، فصلت: ۲۰ / ۲۲

Presented by Ziaraat.Com

کسی شبہ کا شکار ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں اور اس کا کوئی جواب نہیں ہے لہٰذا وہ اپنی طرف سے اور اس کے اہل کی طرف رجوع کرنے سے پہلے خود ہی فیصلہ کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ دین باطل ہے اور اس پر اعتراض وارد ہے!

تم اہل دین کے پاس جانے سے کیوں ڈرتے ہو اور ان سے کیوں نہیں پوچھتے کیا تمہیں اپنے اس شبہ اور اعتراض سے ڈر نہیں لگتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمہاری دائمی ہلاکت اور نابودی کا باعث بن جائے؟!

حدیث ثقلین سے غیبت امام زمانہؑ کا اثبات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے اثبات کے دلائل میں سے ایک دلیل حدیث ثقلین ہے اس حدیث میں "اِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا" بیان ہوا ہے یعنی فرقان اور اہلبیتؑ ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے، چاہے حاضر ہوں یا غائب! اگر کوئی شخص اس حدیث میں تحقیق کرے اور اس کا معنی سمجھ لے تو اس کے لئے مسئلہ غیبت واضح ہو جائے گا کیونکہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں "لزم الانفکاك بين القرآن و العترت" قرآن اور اہلبیتؑ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

امام رضاؑ کی زائرین پر خصوصی عنایات

یہ بات دیکھی اور سنی گئی ہے کہ مشاہد مشرفہ میں کچھ لوگوں نے صاحب ضریح امام کو سلام کیا اور ان کے سلام کا جواب سنا ایک شخص نے بتایا کہ جب بھی میں امام رضاؑ کی زیارت کے لئے مشہد مقدس جاتا ہوں (شاید وہ سال میں ایک مرتبہ زیارت کے لئے جاتا تھا) تو

Presented by Ziaraat.Com

اژدہام (رش) کے باوجود پہلی مرتبہ میرے لئے ضریح تک پہنچنے کا راستہ کھل جاتا ہے اور میں ضریح کے قریب جا کر زیارت کرتا ہوں اور امام رضاؑ مجھے کرایہ اور سوغات خرید نے کی رقم عطا فرماتے ہیں۔

مشہد میں جس گھر میں ہم (آیت اللہ بہجت) رہتے تھے وہاں ایک علوی نے بتایا کہ: میں جب بھی زیارت کے لئے حرم میں جاتا ہوں میرے لئے بھی استلام ضریح (ضریح کو بوسہ دینا اور اس پر ہاتھ پھیرنا) کے لئے راستہ کھل جاتا ہے۔

نماز کے آثار کے بارے میں روایات

نماز کی فضیلت کے بارے مں اس وقت میری نظر میں اس روایت سے بہتر کوئی روایت نہیں ہے (جس میں ارشاد ہے کہ)

اَلصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ.[1]

نماز مومن کی معراج ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ:

لَوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّي مَا يَغْشَاهُ مِنْ جَلَالِ اللهِ مَا سَرَّهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنْ سُجُودِهِ.[2]

نمازی اگر جان لے کہ اسے جلال خدا کتنا گھیرے ہوئے ہے تو وہ نماز کے سجدے سے کبھی سر نہ اٹھائے۔

---

[1] سفینۃ البحار/ ج ۲ /ص ۲۶۸

[2] الخصال/ ج ۲ /ص ۶۳۲

Presented by Ziaraat.Com

یہ روایت ان دو روایات سے ماخوذ ہے۔

لَوْ یَعْلَمُ الْمُصَلِّی مَنْ یُنَاجِی مَا انْفَتَلَ.[۱]

نیز اس حدیث سے:

اِعْلَمْ أَنَّ کُلَّ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِكَ تَبَعٌ لِصَلَاتِكَ.[۲]

تیرے سارے اعمال قبولیت میں یا تیری نماز کے تابع ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ نماز تمام عبادی اعمال سے بالاتر ہے۔

لَمْ یُنَادَ بِشَیْءٍ کَمَا نُودِیَ بِالْوَلَایَةِ.[۳]

"ولایت کی طرف جتنا بلایا گیا ہے اتنا کسی اور چیز کی طرف نہیں بلایا گیا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور ولایت) میں سب سے عظیم عبادت ولایت ہے۔

اس کا اصل سبب کیا ہے؟ کیا اس کا سبب یہ ہے کہ ولایت عقائد اور اصول میں سے ہے اور نماز فروع ہے؟ یا یہ کہ ولایت اس چیز کے ساتھ ہوتی ہے جس چیز کو نمازی مومن نماز میں حاصل کرتا ہے؟

کمالات حاصل کرنے کا طریقہ

ہم جانتے ہیں کہ اسی تعلیم و تعلم، لکھنے اور حوزات علمیہ کے دروس میں مصروف رہنے

---

[۱] المحاسن/ ج۱ /ص ۵۰

[۲] نهج البلاغة (للصبحی صالح) / 385 / 27 و من عهد له ع إلى محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ حین قلده مصر ..... ص: 383

[۳] الکافی (ط- الاسلامیة) / ج 2 / 18 / باب دعائم الاسلام ..... ص: 18

Presented by Ziaraat.Com

اور معمول بہ مستحبات پر عمل کرنے کے ذریعے بہت سے علماء کو بلند مقامات حاصل ہوئے ہیں وہ (اس کے علاوہ کوئی اور کام نہیں کرتے تھے یقینا یہی (اعمال) تھے (جنہیں وہ انجام دیتے تھے) اس کے باوجود وہ صاحب کرامت تھے اگر بندہ نے ان کی کرامتوں اور مقامات کو نہ دیکھا ہوتا تو یقینی طور کہتا کہ وہ ان مقامات پر فائز نہیں تھے۔

علمائے باللہ اور بے عمل عالم

حالانکہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی روایات دیگر معصومین علیہم السلام سے کم ہیں لیکن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا صاحب مصحف ہیں۔ [۱]

آپ کی وہ کم روایات بھی بڑی اہمیت کی حامل ہیں ان روایات میں سے ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے ایک مسئلہ پوچھا اور پھر زحمت کی معافی مانگنے لگی۔ آپ نے اس سے فرمایا:

"استاد کا اجر وثواب اس شخص کی طرح ہے جو بڑی زحمت سے پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ جاتا ہے اور وہاں اسے کچھ سونا ملتا ہے" [۲]

آپ نے جو کام انجام دیئے یا جن کاموں کا حکم دیا وہ کام بہت عجیب ہیں۔ ان میں آپ کی وہ وصیت بھی شامل ہے جو آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے کی تھی آپ نے اس وصیت میں فرمایا کہ آپ کو قمیص کے اوپر سے غسل دیا جائے، آپ کو رات کے وقت دفن کیا جائے، اور معین لوگ آپ کے تشییع جنازہ میں نہ ہوں۔ [۳]

---

[۱] اصول کافی: ج ۱ ص ۱۱۱

[۲] مستدرک الوسائل ج: ۱۷: ۳۱۷

[۳] وسائل الشیعہ: ج: ۳ ص ۱۵۹

Presented by Ziaraat.Com

اسی طرح آپ نے ایسا تابوت بنانے کا حکم دیا جس سے آپ کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آتا ہو۔

نیز کام کرتے وقت آسانی سے ذکر کرنے کے لئے آپ کا چونتیس یا سو دانوں پر مشتمل تسبیح بنانا۔ [١]

آپ کا شیر کی طرح خلیفہ کو جواب دینا کہ

أترث أباك ولا أرث أبي؟ أين أنت من قوله تعالىٰ:

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ⑯ [٢]

اور (علم وحکمت جائیداد منقولہ غیر منقولہ سب میں) سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہا: لوگو! ہم کو (خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی (خدا کا) صریحی فضل وکرم ہے۔ [٣]

پس اس آیت کریمہ کا کیا معنی ہوگا جس میں ہے کہ سلیمان داؤد کا وارث بنا۔ [٤]

---

[١] من لا یحضرہ الفقیہ: ج٢ ص ٣٢٠

[٢] سورۂ نمل: ١٦

[٣] إثبات الهداة بالنصوص والمعجزات/ ج3 / 393 / الفصل السادس عشر..... ص: 391

[٤] شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید: ج١٦، ص ٢٥١۔٢٥٧

Presented by Ziaraat.Com

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت
کے اخلاقی دستورالعمل

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پہلا دستور العمل

بسمہٖ تعالیٰ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ علی سید الانبیاء والمرسلین، وعلیٰ آلہٖ سادۃ الاوصیاء الطاہرین وعلیٰ جمیع العترۃ المعصومین، واللعن الدائم علی اعدائہم اجمعین o

مجھے کچھ لوگوں کے وعظ ونصیحت کا کہا ہے اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ ہم بیان کریں اور وہ سنیں تو جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ حقیر اس سے عاجز ہے اور اگر وہ کہیں کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جوام الکلمات ہو اور سعادت مطلقہ کے لئے کافی ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ حقیر کی باتوں سے اسے کشف کر کے آپ لوگوں تک پہنچوائے۔ عرض یہ ہے کہ خلقت کا مقصد عبودیت ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

[1]

عبودیت کی حقیقت اعتقاء (جو قلبی عمل ہے) اور جسمانی عمل میں معصیت ترک کرنا ہے اور ترک گناہ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ ترک گناہ انسان کی عادت نہ بن جائے اور یہ حاصل ہوتا ہے اس طرح کہ انسان کا ملکہ ہو جائے، دائمی مراقبہ، اور ہر حال، ہر زمان، ہر مکان، تنہائی اور لوگوں کے درمیان خدا کی یاد میں رہنے سے؟

ولا اقول سبحان اللہ والحمد للہ، لکنہ ذکر اللہ عند حلالہ وحرامہ

ہم امام زمانہ علیہ السلام سے اس لئے محبت کرتے ہیں کیونکہ آپ امیر کل ہیں۔ ہمارے تمام امور انہیں کے وسیلے ہم تک پہنچتے ہیں اور انہیں رسول خداؐ نے ہمارا امیر مقرر کیا ہے۔ ہم پیغمبر سے اس لئے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے اور اپنے درمیان واسطہ بنایا ہے اور ہم خدا سے اسلئے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ تمام نیکیوں کا منبع ہے اور ممکنات کا وجود اسی کے فیض کی بدولت ہے۔

پس اگر ہم خود کو اور اپنے کمال کو چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ خدا سے محبت کریں اور اگر ہم خدا سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں فیض رسانی کے واسطوں (یعنی) نبی اور وصی سے محبت کرنی چاہیے ورنہ یا ہم خود سے محبت نہیں کرتے یا دوست اور اہل عطا یا نہیں ہیں یا پھر فیض کے واسطوں سے محبت نہیں کرتے۔

دوسرا دستور العمل

بسمہ تعالیٰ

چھوٹے اور بڑے سب جان لیں کہ دنیا اور آخرت میں سعادت کا واحد راستہ اللہ

---

[1] سورۂ ذاریات: ۵۶

Presented by Ziaraat.Com

تبارک وتعالیٰ کی بندگی ہے اور بندگی اعتقادات اور عملیات میں ترک معصیت (کا نام) ہے جو جانتے ہو اس پر عمل کرو اور جو نہیں جانتے اس کے بارے میں معلوم ہونے تک اس سے احتیاط کرتے رہو، اس صورت میں ہم نہ تو پشیمان ہوں گے اور نہ ہی ہمیں نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو شخص اپنے اس ارادہ میں ثابت اور راسخ ہوگا تو اللہ تعالیٰ دوسروں سے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ. والصلوٰۃ علیٰ محمدٍ و آلہ الطاھرین، واللعن علیٰ اعدائھم اجمعین

(مشہد، ربیع الثانی، ۱۴۲۰ ہجری)

تیسرا دستور العمل

بسمہٖ تعالیٰ

میں نے "الف" کہا، انہوں نے کچھ اور کہا، میں نے کہا اگر گھر میں کوئی ہے تو اس کے لئے ایک ہی حرف کافی ہے میں نے بارہا کہا ہے پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ:

"جو بھی یہ بات جانتا ہے کہ جو خدا کو یاد رکھے گا، خدا اس کا ہمنشین ہوگا۔ اسے کسی اور نصیحت کی ضرورت نہیں۔ اسے معلوم ہوگا کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا وہ یہ بھی جانتا ہوگا کہ وہ جو جانتا ہے اسے چاہئے کہ اس پر انجام کرے اور جو بات نہیں جانتا اسے اس سے احتیاط کرنا چاہیے"۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

(الاقل: محمد تقی البہجۃ)

Presented by Ziaraat.Com

چوتھا دستور العمل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی سید انبیائہ وعلیٰ آلہ الطاھرین واللعن علیٰ اعدائھم اجمعین.

کچھ مومنین و مومنات نے نصیحت کا تقاضا کیا ہے ان کے اس مطالبہ پر کچھ اعتراضات ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱)۔ نصیحت جزئیات میں ہوتی ہے جبکہ موعظہ کلیات اور جزئیات دونوں میں ہوتا ہے۔ اجنبی ایک دوسرے کو نصیحت نہیں کرتے۔

(۲)۔ مَنۡ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلۡمَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ.[1]

مَنۡ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ كُفِيَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ.[2]

وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا.[3]

جو جانتے ہو اس پر عمل کرو اور جو نہیں جانتے اس سے اس وقت تک احتیاط کرتے رہو جب تک وہ تمہارے لئے واضح نہیں ہوجاتے اگر واضح نہ ہو تو جان لو کہ تم نے بعض معلومات کو نظر انداز کر دیا ہے، وہ شخص جو (اپنے علم پر) عمل نہیں کرتا اس سے نصیحت حاصل کرنا محل اعتراض ہے۔ یقیناً وہ نصیحتیں سنتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ وہ ان پر عمل نہیں کرتے،

---

[1] الخرائج والجرائح / ج3 / 1058 / باب فی مقالات من یقول بصحۃ النبوۃ منھم علی الظاھر ومن لا یقول و الکلام علیھما..... ص:1054

[2] التوحید (للصدوق) / 416 / 64 باب التعریف والبیان والحجۃ والھدایۃ

[3] سورۂ عنکبوت:۶۹

Presented by Ziaraat.Com

ورنہ وہ تمہارے لئے روشن ہوتے۔

(۳)۔سب جانتے ہیں کہ توضیح المسائل لینا ہے، پڑھنا ہے، سمجھنا ہے اور اس کے مطابق اعمال انجام دینے ہیں، اسی سے حلال اور حرام کو مشخص کیا جا سکتا ہے۔اگر اہل استنباط ہو تو مدارکِ شرعیہ بھی اسی طرح ہیں۔لہٰذا کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ:

ہمیں معلوم نہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔آپ جس کے معتقد ہیں ان کے اعمال کو دیکھیں؛ جو وہ کرتے ہیں، وہ کریں اور جو وہ نہیں کرتے، اس سے اجتناب کریں۔ یہ ان کے لئے بہترین راہوں میں سے ہے جن کے ذریعے بلند مقاصد تک پہنچا جا سکتا ہے: "کُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ"[1] مواعظہ عملیہ (عملی نصیحت) مواعظہ قولیہ (زبانی نصیحت) سے زیادہ موثر اور عظیم ہے۔

(۵)۔روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا، تعقیبات اور غیر تعقیبات میں مختلف اوقات اور جگہوں کی مناسبت سے دعائیں پڑھنا، مساجد اور مشاہد مشرفہ میں کثرت سے جانا، اور علماء، صالحین کی زیارت اور ان کی ہم نشینی میں خدا اور رسولؐ کی رضایت ہے۔لہٰذا روزانہ بصیرت، عبادت، تلاوت اور زیارت کے ساتھ انس میں اضافہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس کے برعکس ہے اور عبادت اور زیارت میں قلبی تاریکی اور سقاوت کا باعث بنتا ہے اسی وجہ سے عبادات، زیارات اور عبادات سے حاصل ہونے والی اچھائیاں ضعیف الایمان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے سوء حال اور نقصان میں بدل جاتی ہیں۔لہٰذا (اضطراراً یا ہدایت کے علاوہ) ضعیف الایمان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ملکات حسنہ کے ضائع ہو جانے کا باعث بنتا ہے بلکہ (ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والوں پر) ان کے بُرے اخلاق کا اثر بھی پڑتا ہے۔

---

[1] المحاسن۔ج:۱،ص:۱۸

Presented by Ziaraat.Com

٦۔ یہ بات واضح ہے کہ اعتقاد اور عمل میں ترک معصیت، خدا کے علاوہ کسی اور کا محتاج ہونے سے بے نیاز کردیتا ہے یعنی غیر اس کا محتاج ہے لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ وہ مولد حسنات اور دافع سیئات (نیکیاں ایجاد کرنے والا اور برائیوں کو دفع کرنے والا) ہے "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦" (اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں)[1] عبودیت (یعنی) عقیدہ اور عمل میں معصیت ترک کرنا۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم معصیت سے عبور کرچکے ہیں وہ اس بات سے غافل ہیں کہ معصیت مشہور و معروف گناہانِ کبیرہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ صغیرہ گناہوں کا اصرار بھی (گناہ) کبیرہ ہے۔

مثلاً: فرمانبردار کو ڈرانے کے لئے اس کی طرف غصہ سے دیکھنا، ایسے شخص کو تکلیف دینا ہے جسے تکلیف دینا حرام ہے۔ اسی طرح گناہگار کی تشویق کے لئے مسکرانا، گناہ میں مدد کرنا ہے۔

اخلاقِ شرعیہ کے محاسن اور مفاسد مختلف کتابوں اور توضیح المسائل میں بیان ہوئے ہیں۔ علماء اور صلحاء سے دوری اس بات کا باعث بنتی ہے کہ سارقین دین (دین کے چور) فرصت سے فائدہ اٹھا کر ایمان اور اہل ایمان کو غیر مبارک قیمت سے خرید لیں۔

یہ ساری باتیں مجرب اور دیکھی جاچکی ہیں۔

پانچواں دستور العمل

بسمہ تعالیٰ

---

[1] سورۂ ذاریات:٥٦

Presented by Ziaraat.Com

جو شخص خالق و مخلوق پر یقین رکھتا ہو اور اس کا معتقد ہو، انبیاء و اوصیاء (صلوٰۃ اللہ علیہم) سے مربوط ہو اور ان کا معتقد ہو اور ان کے ساتھ اعتقادی و عملی توسل رکھتا ہو اور ان کے حکم کے مطابق حرکت کرے اور خاموش رہے، عبادات میں اپنے دل کو غیر خدا سے خالی کردے اور نماز کو فارغ القلب کے ساتھ ادا کرے، مشکوک امور میں اپنے امام عصرؑ کا تابع ہو۔ امام جس کا مخالف ہو وہ بھی اس کا مخالف ہو اور امام جس کا موافق ہو، وہ بھی اس کا موافق ہو۔ وہ ان کے ملعون پر لعن اور ان کے مرحوم پر رحم کرے، اگرچہ اجمالی طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے شخص سے کوئی بھی کمال فاسد نہیں ہوگا اور اسے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ (العبد: محمد تقی البہجۃ)

چھٹا دستور العمل

بسمہ تعالیٰ

کوئی بھی ذکر "عملی ذکر" سے بڑا نہیں اور کوئی بھی عملی ذکر اعتقادات اور عملیات میں ترک معصیت سے بڑا نہیں ہے۔ ظاہراً ترک معصیت "مراقبہ دائمیہ" کے بغیر صرف باتوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ واللہ الموفق (العبد: محمد تقی البہجۃ)

ساتواں دستور العمل

بسمہ تعالیٰ

حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے:

Presented by Ziaraat.Com

اِعۡلَمۡ أَنَّ کُلَّ شَیۡءٍ مِنۡ عَمَلِكَ تَابِعٌ لِصَلَاتِكَ. [۱]

"جان لو کہ تمہارا سارا عمل، تمہاری نماز کے تابع ہے۔"

علیکم بالمحافظة علی الصلوات الخمس فی اوائل اوقاتها و بالاقبال بالکل الیه تعالیٰ فیها، لا تفوتکم السعادة ان شاء الله تعالیٰ.

"تمہیں چاہئے کہ اول وقت میں نماز پنجگانہ کی حفاظت کرو اور اپنے پورے وجود کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ رہو (اس صورت میں) انشاء اللہ تعالیٰ سعادت تمہارے ہاتھوں سے نہیں جائے گی۔"

وفقنا الله و ایاکم لمراضیه و جَنَّبنا سَخَطِه بمحمد و آلِهِ الطاهرین، صلوات الله علیهم اجمعین.

آٹھواں دستو العمل

نصیحت، خطابت اور تقریر کے لئے مقدمہ ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو (اسے ذی المقدمہ سمجھتے ہیں اور) اس کے ساتھ ذی المقدمہ والا عمل کرتے ہیں۔ گویا وہ کہنے اور سننے کے لئے کہتے ہیں اور سنتے ہیں جبکہ یہ غلط ہے۔ تعلیم و تعلیم (پڑھنا اور پڑھانا) عمل کے لئے ہے مستقل نہیں ہے۔

یہ بات سمجھنے اور اور اس کی طرف ترغیب دلانے کے لئے فرمایا گیا ہے کہ "کُونُوا دُعَاةً إِلَی أَنۡفُسِکُمۡ بِغَیۡرِ أَلۡسِنَتِکُمۡ" [۲] اپنے عمل کے ذریعے بولو، عمل کے ذریعے یاد کرو اور کچھ لوگ استاد کو پڑھانا چاہتے ہیں یہاں تک کہ وہ پڑھانے کی کیفیت بھی شاگردوں سے

---

[۱] تحف العقول/ النص/ ۱۷۹/ ثم کتب إلی أہل مصر بعد مسیرہ ما اختصر ناہ..... ص:۱۷۶

[۲] المحاسن۔ ج:۱، ص:۱۸

Presented by Ziaraat.Com

سیکھتے ہیں، کچھ لوگ "التماس دعا" کا تقاضا کرتے ہیں جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کس لئے (دعا کریں) تو وہ اپنا درد بیان کرتے ہیں۔ ہم دوا بتاتے ہیں تو بجائے شکریہ ادا کرنے اور عمل کرنے کے دوبارہ کہتے ہیں دعا کریں۔ ہم جو کہتے ہیں اور وہ جو کچھ تقاضا کرتے ہیں دونوں ایک دوسرے سے بہت دور ہیں، وہ دعا کی شرط کو دعا کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ ہم اپنی ذمہ داری سے دور نہیں جاسکتے بلکہ عمل سے نتیجہ لینا چاہیے۔ محال ہے کہ عمل کا کوئی نتیجہ نہ ہو اور عمل کے علاوہ کسی اور چیز سے نتیجہ لیا جائے۔ ہمیں اس (شعر کی) طرح نہیں ہونا چاہیے۔

پی مصلحت، مجلس آراستند

نشستند و گفتند و برخاستند

خدا کرے کہ ہم صرف قوال (باتیں کرنے والے) نہ ہوں بلکہ فعال ہوں۔ (ایسا نہ ہو کہ) ہم علم کے بغیر عمل انجام دیں اور علم پر توقف کریں۔ جو جانتے ہیں وہ انجام دیں اور جو نہیں جانتے اس کے بارے میں جاننے تک اس سے احتیاط کرتے رہیں۔ اس صورت میں کبھی بھی پشیمان نہیں ہوں گے، ایک دوسرے کو دیکھنے کے بجائے دفتر شرع (توضیح المسائل) کو دیکھیں، کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا اس (توضیح المسائل) پر عمل کریں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نواں دستور العمل

بسمہ تعالیٰ

وہ لوگ جو وعظ و نصیحت کے طالب ہیں ان سے پوچھا جاتا ہے کہ: تم نے آج تک جو نصیحتیں سنیں ہیں ان پر عمل کیا ہے یا نہیں؟ کیا تم جانتے ہو کہ جو بھی اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مجہولات (جو وہ نہیں جانتا) کو معلومات میں تبدیل کر دیتا ہے اگر کوئی (اختیاراً)

Presented by Ziaraat.Com

اپنے علم پر عمل نہ کرے کیا اس کے لئے علم میں اضافہ کی توقع کرنا مناسب ہے۔

کیا صرف زبان سے حق کی دعوت دینی چاہیے؟

کیا نہیں فرمایا گیا کہ "اپنے اعمال کے ذریعے حق کی دعوت دو"۔

تعلیم کا طریقہ دوسروں کو سکھانا چاہیے یا (دوسروں سے) سیکھنا چاہیے؟ کیا قرآن مجید "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ" (اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انہیں ہم ضرور اپنی راہ کی ہدایت کریں گے)[1] اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے کلام "مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ"[2] اور "مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ كُفِيَ مَا لَمْ يَعْلَمْ"[3] میں ان سوالوں کا جواب نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جو جانتے ہیں اسے نظر انداز نہ کرنے اور جو نہیں جانتے اس کے بارے میں جاننے تک اس سے احتیاط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

پی مصلحت مجلس آراستند

نشستند و گفتند و برخاستند

"کسی مصلحت کے تحت مجلس آراستہ کی گئی (لوگ آئے) بیٹھے، کچھ گفتگو کی اور اٹھ کر چلے گئے۔"

وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

---

[1] سورۂ عنکبوت: ۶۹

[2] الخرائج والجرائح؛ ج ۳، ۱۹۵۸

[3] التوحید (للصدوق): ۴۱۶، باب ۶۴، التعریف والبیان والحجۃ والهدایۃ

Presented by Ziaraat.Com

الاقل: محمد تقی بہجت (مشہد مقدس)

ربیع الاول ۱۴۱۷ ہجری (۱۳۷۵ ش)

دسواں دستور العمل

بسمہ تعالیٰ

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگرچہ غنی بالذات (ہے) اور اسے لوگوں کے ایمان اور لوازم ایمان کی ضرورت نہیں ہے، پھر بھی خداوند اجل کی رضائیت اس میں ہے کہ مخلوق ہمیشہ مقام قرب میں رہے۔ ہم جانتے ہیں کہ چونکہ مخلوق کے لئے مبدأ الطاف کے قرب اور اس قرب کو جاری رکھنے کے لئے اس کی یاد سے محبت اور اسے ہمیشہ یاد رکھنا ضروری ہے، اس لئے ہم جانتے ہیں کہ اس کی یاد میں مصروف رہنے سے اس کا قرب ہمارے لئے مفید ہوگا۔ ہم اس کی اطاعت اور خدمت میں جتنی زیادہ کوشش کریں گے اتنا زیادہ ہمیں اس کا قرب اور فائدہ حاصل ہوگا۔ اور ہمارے اور سلمان (سلام اللہ علیہ) کے درمیان اطاعت اور اس کی یاد کے اس درجہ میں فرق ہوگا جو ہمارے قرب کے درجہ میں موثر ہوگا۔

ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں کچھ ایسے اعمال ہیں جو ہمارے لئے باعث امتحان ہیں ہمیں یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ان میں سے ہر (عمل) میں خدا کی رضا شامل ہے۔ لہٰذا اس کا شمار بھی اس کی خدمت، عبادت اور اطاعت میں ہوتا ہے۔

پس ہمارا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ ہماری ساری عمر خدا کی یاد، اس کی اطاعت اور اس کی عبادت میں بسر ہو تا کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق فرق کے آخری درجہ تک پہنچ جائیں۔ ورنہ بعد میں جب ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ بلند مقام پر پہنچ گئے ہیں اور ہم بغیر سبب کے پیچھے رہ گئے ہیں اس وقت ہمیں پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِتَرْكِ الْاِشْتِغَالِ بِغَيْرِ رِضَاهُ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

(الاقل: محمد تقی بہجت (مشہد مقدس، ربیع الاول)

کتاب ھٰذا کا اردو ترجمہ

۹ جنوری ۲۰۱۵ء بمطابق ۱۷ ربیع الاول

(روزِ ولادت باسعادت رسول خدا و امام جعفر صادق علیہما السلام)

بروز جمعۃ المبارک۔ بمقام جامعۃ المہدیؑ ڈھاڈر۔

بولان۔ بلوچستان میں اختتام کو پہنچا۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدًا وَّ اٰلِهِ الْاَطْهَارِ.

ذوالفقار علی سعیدی سولنگی

Presented by Ziaraat.Com